

سکون قلب

اریبہ شاہد

**Novels
Mania**

www.urdu novelsmania.com



**Novels
Mania**

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novelsmania.com

#ناول۔ سکون۔ قلب



#از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

#قسط۔ نمبر۔ 1



"ہر طرف آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔ آگ کے دہکتے ہوئے شعلے ہر ایک چیز کو اپنی پلیٹ میں لے رہے تھے۔۔۔۔۔ ننگے پیر جلنے گرم فرش پر وہ کبھی اپنا ایک پیر اوپر اٹھاتی تو دوسرے میں جلن کا احساس ہونے لگتا دوسرا اٹھاتی تو پہلے میں۔۔۔۔۔ پسینے میں شرابور وہ گرم فرش پر بمشکل چل رہی تھی۔۔۔۔۔"

"بچاؤ۔۔۔۔۔ وہ لمبی لمبی سانسیں لیتی ہوئی مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔۔۔"

"تکلیف کی وجہ سے اس پر غشی طاری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ ہمت ہارتے ہوئے وہی پر گر گئی۔۔۔۔۔"

"آآ۔۔۔۔۔ اس کو اپنا پورا بدن جلتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔"

"پیاں کی شدت سے گلے میں کانٹے چھنے لگے۔۔۔۔۔"

"وہ ایک بار پھر ہمت کرتے ہوئے اٹھی۔۔۔۔۔ اور چلنے لگی۔۔۔۔۔"

"بال پورے چہرے پر بکھرے ہوئے، ننگے پیر، ننگے سر۔۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی چلتی جا رہی

تھی۔۔۔۔۔"

"اااا۔۔۔۔۔ تکلیف تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔ اس نے رک کر اپنے ہاتھوں پر نظر ڈالی جو جلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ اور گوشت نظر آ رہا تھا۔۔۔ وہ ہاتھ جو کبھی سفید نرم ملائم ہوا کرتے تھے آج اس میں سے چربی تک نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کی آنسوؤں تیزی سے بہنے لگے۔۔۔۔۔"

"اس نے اپنے پیروں پر نظر ڈالی تو ان کی بھی وہی حالت تھی۔۔۔۔۔"

"اسے گرمی کا احساس پہلے سے زیادہ شدت سے ہوا تو اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو سامنے ایک بڑا سا گول دائرہ سا تھا جس میں سے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔۔۔ اس نے خوف کے مارے پیچھے جانا چاہا لیکن پیچھے کا راستہ ختم ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔"

"آاااا۔۔۔۔۔ اسے شدت سے جلن کا احساس ہوا۔۔۔۔۔"

"وہاں کی زمین بھی پھٹی اور وہ اس دائرے میں گر گئی۔۔۔۔۔"

"ااااااااا۔۔۔۔۔ ایک ذوردار چخ مارتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔"

"پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔ وہ پسینے میں شرابور لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔۔۔"

"آج پھر سے وہی خواب۔۔۔۔۔"

"وہ گہری سانس لیتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔"

"ایسے خواب کیوں آتے ہیں مجھے۔۔۔۔۔؟؟"

"وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔۔"

"اس نے ہاتھ بڑھا کر لیمپ جلایا تو کمرے کے کا کچھ حصہ روشن ہو گیا۔۔۔۔۔ سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس نے پانی پیا۔۔۔۔۔ اور کمرے پرے کر کے بیڈ سے نیچے اتر گئی۔۔۔۔۔"

"نیند تو اب اسے آنی نہیں تھی۔۔۔۔۔ ایسا اس کے ساتھ کافی عرصے سے ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس طرح کے خواب دیکھتی اور ڈر کر اٹھ جاتی اس کے بعد باقی رات جاگ کر گزارتی۔۔۔۔۔"

"نینا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کھڑکی کے پاس آگئی اور کھڑکی کھول کر وہی کھڑی ہو کر چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔"

"نینا تم بہت خوش قسمت ہو۔۔۔۔۔"

"پوجا کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔"

"میں خوش قسمت تو نہیں ہوں۔۔۔۔۔ پھر سب ایسا کیوں کہتے ہیں۔۔۔۔۔ میں تو اتنی بد قسمت ہوں کہ میں سکون کی نیند سو بھی نہیں سکتی۔۔۔۔۔ نا جانے کتنی راتیں مجھے اور اس طرح گزارنی پڑے گی۔۔۔۔۔ کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ ایسا کیوں میں سکون سے نہیں سو سکتی۔۔۔۔۔ کیوں آتے ہیں مجھے اس طرح کے خواب۔۔۔۔۔ کیوں مجھ سے میری راتوں کی نیندیں روٹھ گئی ہیں۔۔۔۔۔؟"

"وہ چاند کو دیکھتی ہوئی سوچنے لگی۔۔۔۔۔"

"کسی سوچ کے تحت وہ پیچھے مڑی اور کمرے کی ساری لائٹس آن کر دی۔۔۔۔۔"

"پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا۔۔۔۔۔"

"کمرے کی دیواروں پر لائٹ پر پل کلر کا پینٹ کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ بڑی بڑی کھڑکیاں پر سفید رنگ کے پردے جھول رہے تھے۔۔۔۔۔ کمرے کی سینٹر میں بیڈ رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ کمرے کی دائیں جانب بہت ساری پینٹنگز

رکھی ہوئی تھی کچھ مکمل اور کچھ ادھوری۔۔۔۔۔ کمرے کی دیواروں پر بھی جگہ جگہ لگی ہوئی پینٹنگز لگی اس بات کی گواہ تھی کہ اسے پینٹنگ بہت پسند ہے۔۔۔۔۔ بیڈ کے سامنے والی دیوار پر نینا کی ایک بڑی سی پینٹ کی ہوئی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔"

"نینا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے کے دائیں جانب والے حصے میں آگئی۔۔۔۔۔"

"بالوں کو جوڑے میں مقید کر کے اس نے پینٹ برش اور کلر اٹھائے اور اپنی ادھوری پینٹنگ میں رنگ بھرنے لگی۔۔۔۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"ویشال کو مار انڈیا کے ایک بڑے بزنس مین تھے۔۔۔۔۔ ویشال اور سندھیا کی ایک ہی بیٹی تھی۔۔۔۔۔" نینا۔۔۔۔۔"

(سفید رنگت، بڑی بڑی آنکھیں، گھنی پلکیں، لمبے کمر تک آتے سلکی ڈارک براؤن بال اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے تھے۔۔۔۔۔)

"نینا میں ان دونوں کی جان بستی تھی۔۔۔۔۔ جو وہ مانگتی تھی ویشال صاحب وہ چیز اس کے قدموں میں رکھ دیتے تھے۔۔۔۔۔ نینا کو پینٹنگ کرنے کا بہت شوق تھا۔۔۔۔۔ اور وہ اپنے اس شوق کو دل و جان سے پورا کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اپنے اسی شوق کو پروان چڑھانے اور اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے لیے وہ ترکی آئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ترکی میں پڑھنا اس کی بڑی خواہشات میں سے ایک خواہش تھی لیکن وہ خوش نہیں

تھی۔۔۔ اور خوش کیوں نہیں تھی اس کی وجہ وہ خود نہیں جانتی تھی۔۔۔ کچھ سالوں سے اس کے ساتھ کچھ عجیب ہو رہا تھا جو اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔"



"پیننگ کرنے کے باوجود بھی اسے سکون نہیں ملا تو وہ اٹھ کر واپس بیڈ پر آ گئی اور گہری سانس لیتے ہوئے بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ گئی۔۔۔"

"کیا کروں کیوں سکون نہیں آ رہا ہے مجھے۔۔۔؟"

"اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو جکڑ لیا۔۔۔"

"سکون کی تلاش میں ہو۔۔۔؟"

"سکون کی تلاش میں ہو تو پھر اللہ کو تلاش کرو اللہ کا پتہ مل جائے گا تو سکون اپنے آپ مل جائے گا۔۔۔"

"نینا کے کانوں میں اس فقیر کی آواز گونجی۔۔۔"

"اللہ۔۔۔"

"نینا اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ اور اب اسے شدت سے صبح کا انتظار تھا۔۔۔"



"نینا ادھر ادھر دیکھتی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔ جب کسی سے اس کی ٹکر ہوئی اور ان کے ٹوکری کے پھل زمین پر بکھر گئے۔۔۔۔"

"آئی ایم سوری۔۔۔۔ آئی ایم ریلی سوری۔۔۔۔"

"نینا پھل سمیٹ کر ٹوکری میں ڈالتی ہوئی شرمندگی سے بولی۔۔۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔۔"

"وہ ترکش زبان میں بولے۔۔۔۔"

"نینا نے ان کی آواز پر سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔۔"

"(درمیانہ قد، ہلکی ہلکی سفید داڑھی، آنکھوں کے کنارے پر جھریاں تھی جب وہ مسکراتے تو آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی ہو جاتی۔۔۔۔ چہرے پر ایک الگ سا سکون۔۔۔۔ ہونٹوں پر نرم سی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔)"

"نینا نے سب پھل سمیٹ کر ٹوکری ان کی طرف بڑھادی۔۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔۔ ویسے کسی کو ڈھونڈ رہی ہو کیا۔۔۔؟"

"وہ نرم لہجے میں پوچھنے لگے۔۔۔۔"

"شاید۔۔۔۔"

"نینا نے ایک گہری سانس لی۔۔۔۔"

"مجھے بتاؤ شاید میں مدد کر سکوں۔۔۔۔"

"وہ مسکرا کر بولے۔۔۔۔"

"نینا سوچنے لگی۔۔۔"

"کس کی تلاش میں ہو۔۔۔۔۔؟"

"نینا کو خاموش پا کر انہوں نے پوچھا۔۔۔۔"

"اللہ کی۔۔۔۔"

"نینا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔۔"

"اپنے دل میں جھانکو۔۔۔"

"وہ مسکرائے۔۔۔۔"

"لیکن کیوں۔۔۔۔؟"

"وہ تعجب سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔"

"وہ تمہارے اندر ہے۔۔۔۔"

"انہیں نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔"

"لیکن میں تو مسلمان نہیں۔۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

"نینا نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔۔"

"لیکن وہ سب کے دل میں موجود ہے۔۔۔۔"

"لبوں پر پھر ایک بار مسکراہٹ آئی۔۔۔۔"

"وہ کیسے۔۔۔۔؟"

"نینا پل پل حیران ہو رہی تھی۔۔۔۔"

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

(سورۃ ق آیت نمبر 16)

"انہوں نے تلاوت کی۔۔۔۔"

"اس کا مطلب۔۔۔؟؟"

"نینا نے پوچھا۔۔۔"

"اور ہم تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔۔۔"

"وہ مسکرا کر بتانے لگے۔۔۔"

"انہوں نے یہ خود آپ کو بتایا ہے کیا۔۔۔؟؟"

"نینا حیران ہوئی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔"

"وہ نرم لہجے میں بولے۔۔۔۔"

"آپ ان سے ملے ہیں۔۔۔"

"نینا نے تجسس سے پوچھا۔۔۔"

"کہہ سکتی ہو بلکہ میں روز ملتا ہوں۔۔۔"

"وہ دلچسپی سے بتانے لگے۔۔۔"

"کیسے۔۔۔۔؟"

"نینا نے حیرت سے پوچھا۔۔۔"

"اللہ اکبر اللہ اکبر۔۔۔۔"

"چاروں طرف عصر کی اذان کی آواز گونج اٹھی۔۔۔۔"

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟"

"نینا انہیں جاتا دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔"

"اللہ سے ملنے۔۔۔۔"

"انہوں نے مڑتے ہوئے کہا چہرے پر ایک نرم سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔"

"نینا ان کے چہرے پر چھایا سکون دیکھا تھا۔۔۔۔"

"انہوں نے ایک نظر نینا پر ڈالی اور واپس مڑ گئے۔۔۔۔"

"نینا انہیں جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

www.urdu novels mania.com

"ہائے نینا۔۔۔ آ جاؤ تمہارا ہی انتظار تھا۔۔۔۔"

"پو جانے نینا کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔"

"میرا انتظار وہ کیوں کوئی خاص بات ہے کیا۔۔۔؟"

"نینا نے بیگ سائیڈ پر رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"مجھے تمہیں کسی سے ملوانا ہے اندر آ جاؤ۔۔۔۔"

"پوجا اسے کھینچی ہوئی اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔"

"نینا یہ ہے میری نئی دوست ایلا اور ایلا یہ ہے جس کے بارے میں میں نے تمہیں بتایا تھا
نینا۔۔۔۔"

"پوجا نے دونوں تعارف کروایا۔۔۔"

"خوش آمدید۔۔۔"

"ایلا نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"خوش آمدید۔۔۔"

"جواباً نینا نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"نینا میں نے اسے تمہاری پیٹنگز کے بارے میں بتایا تھا تو یہ تمہاری پیٹنگز دیکھنا چاہ رہی تھی اس
لیے میں اسے یہاں لے آئی۔۔۔۔"

"پوجا نے بتایا۔۔۔"

"ہاں پوجا تمہاری پیٹنگز کی بہت تعریف کرتی ہے مجھے بھی دیکھاؤ۔۔۔۔"

"ایلا نے پرجوش ہو کر کہا۔۔۔"

"تم ہندوستان سے ہو۔۔۔؟"

"نینا اسے ہندی بولتے دیکھ حیران ہوئی۔۔۔"

"نہیں میری ماما پاکستانی تھی۔۔۔"

"ایلا نے بتایا۔۔۔"

"اوہ اچھا۔۔۔ آجاؤ۔۔۔"

"نینا کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔۔۔"

"پوجا اور ایلا بھی اس کے پیچھے کمرے سے نکل گئی۔۔۔"

"نینا نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر آگئی۔۔۔"

"واویہ سب تم نے بنائی ہیں۔۔۔؟"

"ایلا دیوار پر لگی پینٹنگز دیکھ کر بولی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"

"نینا نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔"

"انہیں چھوڑو یہ دیکھو۔۔۔"

"پوجا اسے پینٹنگز ایریا میں لے آئی۔۔۔"

"واقعہ سب بہت پیاری ہیں۔۔۔ امیزنگ جتنی تعریف پوجا نے کی تھی اس سے کئی زیادہ"

خوبصورت ہے۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

"ایلا پینٹنگز دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔"

"نینا مسکرائی۔۔۔"

"تم انہیں بیچتی ہو۔۔۔؟"

"ایلا نے پوچھا۔۔۔"

"نہیں اب تک تو نہیں نیچی۔۔۔"

"نینا نے بتایا۔۔۔"

"اگر کوئی خریدنا چاہے تو کیا نیچوگی۔۔۔؟"

"ایلا نے پوچھا۔۔۔"

"ابھی تک سوچا نہیں اس بارے میں۔۔۔۔"

"نینا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اگر نیچنے کا ارادہ بناؤ تو مجھے ضرور بتانا۔۔۔"

"ایلا ذور دیتی ہوئی بولی۔۔۔"

"ضرور۔۔۔"

"نینا مسکرا دی۔۔۔۔"

"کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد ایلا چلی گئی۔۔۔۔"



[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"تپتی دھوپ میں پسینے میں شرابور وہ ریت پر چل رہی تھی۔۔۔۔ بھوک پیاس سے نڈھال ایک قدم

بھی اٹھانا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔"

"دور کہیں اسے پانی نظر آیا خوشی سے پانی کی طرف دوڑنے لگی تھی کہ پیر مڑا اور وہ وہی گر گئی۔۔۔۔"

"نینا اٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ اندر دہتی جا رہی تھی۔۔۔"

"اسے یہ سمجھنے میں کچھ ہی وقت لگا تھا کہ وہ کسی ریت کی دلدل میں کر گئی ہے۔۔۔"

"بچاؤ۔۔۔ کوئی۔۔۔ ہے۔۔۔ نکالو۔۔۔ مجھے۔۔۔ یہاں۔۔۔ سے۔۔۔"

"وہ نکلنے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی چلانے لگی۔۔۔ لیکن دور دور تک اس کی مدد کے لیے وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔"

"بچاؤ۔۔۔ چنچ مارتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔"

"آس پاس نگاہ دوڑائی تو وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔۔، گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے اس

نے سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ بٹھایا اور لیمپ آن کر کے پانی کی بوتل اٹھائی۔۔۔"

"اور پانی پینے لگی۔۔۔"

"پانی کی بوتل جگہ پر رکھ کر وہ خالی خالی نظروں سے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔۔۔ گھڑی پر نظر پڑی جو

رات کے ڈھائی بج رہی تھی۔۔۔۔۔"

"نینا اٹھ کر واش روم میں چلی گئی۔۔۔"

"چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے اور خود کو شیشے میں دیکھنے لگی۔۔۔۔"

"وہ بالکل اجڑی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔ آنکھوں کے نیچے پڑتے سیاہ ہلکے اس بات کی گواہی دے

رہے تھے کہ وہ کئی راتوں سے سو نہیں سکی ہے۔۔۔۔"

"نینا نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اور پھر سر جھٹک کر باہر آ گئی۔۔۔"

"تو لیے سے منہ صاف کرتی ہوئی بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔"

"اپنے دل میں جھانکو۔۔۔"

"نینا کے کانوں سے آواز ٹکرائی۔۔۔"

"وہ آنکھیں بند کر کے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔"

"وہ اسے کیوں کہہ رہے تھے۔۔۔ ان کی باتوں نے مجھے اور الجھا دیا ہے لیکن مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ

میری ان تمام الجھنوں کو وہ سلجھا سکتے ہیں۔۔۔"

"نینا آنکھیں بند کیے خود سے ہمکلام تھی۔۔۔"

"مجھے ان سے پھر ملنا چاہیے۔۔۔"

"اس نے ارادہ کیا۔۔۔"

"لیکن۔۔۔ میں تو ان کا نام بھی نہیں جانتی ان کو کس طرح ڈھونڈوں گی۔۔۔؟"

"وہ خود سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔۔"

"مجھے پھر سے اسی جگہ جانا چاہیے شاید وہ مجھے وہی مل جائے۔۔۔۔۔"

"نینا اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔"

"ہاں میں کل پھر سے جاؤں گی۔۔۔ وہاں۔۔۔ شاید میرے مسئلے کا حل ہو ان کے پاس۔۔۔۔۔"

"نینا نے پکا ارادہ کیا۔۔۔"

"اگلے دن یونیورسٹی سے فری ہو کر نینا اسی جگہ آگئی لیکن وہاں آس پاس ڈھونڈنے کے اور کافی انتظار کرنے کے بعد بھی جب اسے وہ نہیں ملے تو وہ واپس گھر چلی گئی اور اپنی ادھوری پینٹنگ کو پورا کرنے لگی۔۔۔۔۔"

"نینا پینٹنگ کرنے میں مگن تھی۔۔۔ جب اس کے کانوں میں آذان کی آواز گونجی۔۔۔۔۔"

"آذان۔۔۔۔۔"

"نینا کے منہ سے فقط ایک لفظ نکلا۔۔۔۔۔"

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔؟"

"اللہ سے ملنے۔۔۔۔۔"

"نینا کے ذہن میں ان سے کل ہونے والی گفتگو کی آوازیں گونجنے لگی۔۔۔۔۔"

"اوہ ہاں۔۔۔۔۔ شاید میں جانتی ہوں وہ مجھے کہاں ملے گے۔۔۔۔۔"

"وہ پینٹ برش رکھتی ہوئی تیزی سے کمرے سے نکلی۔۔۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

[LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI]

!!Don't Copy Paste Without my Permission

Long Episode 🎨🎨

#ناول۔ سکون۔ قلب



از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

قسط۔ نمبر۔ 2



"نینا واپس اسی جگہ آئی جہاں ان سے وہ پہلی بار ملی تھی اور وہاں کی سب سے قریب مسجد کے باہر جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ اور ان کے نکلنے کا انتظار کرنے لگی نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس کو یہی ملے گے۔۔۔"

"اللہ حافظ اسحاق صاحب۔۔۔ اللہ نے چاہا تو ان شاء اللہ پھر ملے گے۔۔۔۔۔ آپ سے مل کر اچھا لگا۔۔۔۔۔"

"ایک آدمی ان سے ہاتھ ملاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔"

"ان شاء اللہ ضرور۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔"

"وہ مسکراتے ہوئے مسجد کی سیڑھیاں اترنے لگے۔۔۔۔۔"

"انکل۔۔۔۔۔"

"نینا کی نظر ان پر پڑی تو اس نے خوش ہوتے ہوئے انہیں آواز دی۔۔۔۔۔"

"وہ الجھ ادھر ادھر دیکھنے لگے۔۔۔۔۔"

"انکل ادھر۔۔۔۔۔"

"وہ قریب گئی۔۔۔۔"

"بیٹا آپ۔۔۔۔؟"

"وہ حیران ہوئے۔۔۔"

"کیا ہم کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر۔۔۔ اگر آپ فری ہو تو۔۔۔۔؟"

"نینا نے پوچھا۔۔۔۔"

"کیوں نہیں۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔"

"وہ مسکرائے۔۔۔۔"

"نینا ان کو لے کر ایک کیفے میں آگئی۔۔۔۔"

"بولو بیٹا کیا بات کرنی ہے۔۔۔۔؟؟"

"وہ نرم لہجے میں پوچھنے لگے۔۔۔۔"

"میں جو بھی آپ کو بتانے لگی ہوں شاید آپ سب جان کر مجھے پاگل کہے لیکن مجھے ایسا لگتا ہے آپ

www.urdu novels mania.com

میری مدد کر سکتے ہیں۔۔۔۔"

"نینا لب کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"جی بیٹا آپ کو کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔ میں ضرور مدد کروں گا اگر کر سکا تو۔۔۔۔"

"وہ مسکرائے۔۔۔۔"

"میرا نام نینا ہے اور میں ہندوستان سے ہوں ابھی یہاں پڑھنے آئی ہوں۔۔۔ میرے پاس سب ہے

سب کچھ ماما ہے بابا ہے اچھا گھر ہے پیسہ ہے سب کچھ ہے میری خواہش تھی میں ترکی آکر پڑھوانوں

نے وہ بھی پوری کی مجھے یہاں بھیج دیا میری تمام خواہشات پوری ہوتی آتی ہے لیکن مجھے پھر بھی کچھ خالی پن محسوس ہوتا ہے ایک عجیب سا خالی پن مجھے ایسا لگتا ہے ابھی بھی کسی ہے میں نے سب کیا جس سے مجھے لگا کہ یہ کمی دور ہو جائے گی لیکن نہیں ہوئی کچھ ضرور ہے کوئی تو ہے کوئی ہے جو مجھے اپنی طرف کھینچتا ہے کوئی عجیب سی کشش ہے۔۔۔۔۔ مجھے کچھ محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی مجھے بلارہا ہے میرے اندر کوئی ہے مجھے آواز آتی ہے۔۔۔۔۔"

مجھے ایک پل بھی سکون نہیں آتا ہے میں برے برے خواب دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔ بہت عجیب۔۔۔۔۔ دن بہ دن یہ بے چینی بڑھتی ہی جا رہی ہے مجھے نہیں سمجھ آتا ہے میں کہاں جاؤں۔۔۔۔۔ مجھے ایک فقیر نے کہا تھا اللہ کو ڈھونڈو وہ تمہاری یہ کمی پوری کر دے گا جب سے میں اللہ کی تلاش میں ہوں لیکن وہ مجھے ملتا نہیں ہے میرے پاس اس کا کوئی پتا بھی نہیں ہے کیا آپ کو پتا ہے۔۔۔۔۔؟

"نینا پریشانی سے ایک سانس میں بولتی ہی چلی گئی۔۔۔۔۔"

"میں نے ہماری پہلی ملاقات میں اللہ کا پتا دیا تھا۔۔۔۔۔"

"وہ دھیمی لہجے میں بولے۔۔۔۔۔"

"میں پھر بھی نہیں پہنچ پائی اس تک میں اور الجھ گئی ہوں آپ کی باتوں سے۔۔۔۔۔"

"نینا غم آنکھوں سے بولی۔۔۔۔۔"

"پھر مجھ سے کیا چاہتی ہو۔۔۔۔۔؟"

"انہوں نے پوچھا۔۔۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے آپ کے پاس میرے مسئلے کا حل ہے۔۔۔۔۔"

"وہ نم آنکھوں سے بولی۔۔۔"

"تم پینٹنگ کرتی ہو۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نے اس کے ہاتھوں اور چہرے پر رنگ کے نشان دیکھ کر پوچھا۔۔۔"

جی لیکن آپ کو کیسے پتہ۔۔۔؟

"نینا حیران ہوئی۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے اس کے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔"

"اوہ ہاں۔۔۔ میں آپ کے پاس آنے سے پہلے پینٹ ہی کر رہی تھی تب لگ گیا ہوگا۔۔۔"

"وہ رنگ صاف کرتی ہوئی بولی۔۔۔"

"کیا پینٹ کرتی ہو۔۔۔؟"

"انہوں نے پوچھا۔۔۔"

"بہت کچھ۔۔۔"

"نینا نے بولی۔۔۔۔۔"

"جاندار چیزوں کی تصویریں بھی بناتی ہو۔۔۔؟"

"انہوں نے پوچھا۔۔۔۔"

"نینا ان کے سوالوں پر حیرت سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔"

"جی۔۔۔۔"

"اس نے جواب دیا۔۔۔۔"

"تم مجھ سے پوچھ رہی تھی ناکہ تم بے سکون کیوں ہو۔۔۔"

"وہ مسکرائے۔۔۔"

"نینا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

"یہ ہے تمہاری بے سکونی کی وجہ۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔"

"پینٹنگ کا میری بے سکون ہونے سے کیا تعلق۔۔۔؟"

"وہ ابھی۔۔۔"

"بہت گہرا تعلق ہے۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے میز پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کیسے۔۔۔؟"

"وہ تعجب پوچھنے لگی۔۔۔۔"

"کسی جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔۔۔ اللہ کو یہ کام نہیں پسند۔۔۔ اگر واقع سکون چاہتی ہو تو

چھوڑ دو اسے۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔"

"لیکن یہ میرا شوق ہے۔۔۔ میری زندگی میں بہت اہم ہے یہ۔۔۔ میں کیسے چھوڑ سکتی ہوں

اسے۔۔۔۔"

"نینا فوری بولی۔۔۔"

"اللہ کی راہ میں اللہ کے لیے اپنی سب سے قیمتی شے کو قربان کرنے کا بہت ثواب ہے۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے ٹھر ٹھر کر بتایا۔۔۔"

"لیکن میں تو اللہ کو نہیں جانتی ہوں۔۔۔"

"نینا بولی۔۔۔"

"لیکن وہ تو تمہیں جانتا ہے نا۔۔۔"

"اسحاق صاحب نرم لہجے میں بولے۔۔۔۔"

"نینا کی الجھن بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔"

"تم نے کہا نا کہ کوئی کمی ہے کوئی خالی پن محسوس کرتی ہو تم۔۔۔ کوئی کشش ہے جو تمہیں اپنی جانب کھینچتی ہے۔۔۔ اور ایسا لگتا ہے کوئی آواز دے رہا ہے بلا رہا ہے۔۔۔ یہ تمہاری روح ہے جو بے

سکون ہے۔۔۔ اور روح کا سکون اللہ کے پاس ہے۔۔۔ تمہاری روح پیاسی ہے اللہ کے ذکر

کی۔۔۔ اور جس چیز سے تم اس کی پیاس بجھانا چاہ رہی ہو وہ اس کی غذا نہیں ہے۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"نینا اپنے ہاتھوں میں لگے پیٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔"

"اگر میں پیننگ چھوڑ دوں تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔؟"

"وہ معصومیت سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"اس سے روح کا وہ غذا ملنی تو بند ہو جائے گی جو تم اسے دے رہی ہو لیکن جو اس کی اصل غذا ہے وہ پھر بھی اسے نہیں مل پائے گی۔۔۔ اور وہ یونہی مر جھاتی رہے گی۔۔۔ اور تم یونہی بے چین رہو گی۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے کہا۔۔۔"

"تو پھر اس سب کا کیا حل ہے۔۔۔ میں بہت پریشان ہوں۔۔۔ میں راتوں کو سو نہیں پاتی ہوں۔۔۔ برے برے خواب دیکھ کر ڈر جاتی ہوں۔۔۔ کہیں سکون نہیں ملتا ہے۔۔۔ کہیں بھی نہیں۔۔۔"

"نینا بھرائی ہوئی آوازیں بولی۔۔۔"

"اللہ کی طرف آ جاؤ۔۔۔"

"اسحاق صاحب کے لبوں پر مدھم مسکراہٹ سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔"

"نینا تم نے کبھی سوچا ہے یہ سب تمہارے ساتھ کیوں ہو رہا ہے دنیا میں بہت سے لوگ ہیں ان کے ساتھ تو نہیں ہوتا۔۔۔ اپنی آدھی سے زیادہ زندگی اس دنیا میں گزاری ہے اور بہت سے لوگوں سے ملا ہوں۔۔۔ کچھ تھے۔۔۔ جو خدا کی راہ سے غافل بھی تھے۔۔۔ بھٹکے ہوئے تھے۔۔۔ لیکن پھر بھی بے فکر تھے۔۔۔"

"اور کچھ تھے جو بالکل تم جیسے تھے۔۔۔"

"بے سکون، بے چین، ڈرے ہوئے۔۔۔"

"ان سب کو دیکھ کر میں نے ایک بات سیکھی تھی۔۔۔ کہ اللہ ہر ایک کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔۔۔ وہ کسی خاص کو چنتا ہے اپنی عبادت کے لیے۔۔۔ جب میں تم سے پہلی بار ملا تھا نا میں سمجھ گیا تھا۔۔۔ کہ تمہیں بھی اللہ نے چن لیا ہے۔۔۔ میری ایک بات یاد رکھنا کہ اللہ جہنم اپنی عبادت کے لیے چنتا ہے وہ لوگ نایاب ہوتے ہیں۔۔۔"

"اسحاق صاحب نرم لہجے میں ٹھٹھہرا کر اسے سمجھانے لگے۔۔۔"

"انکل مجھے کچھ وقت چاہیے اس سب کو سمجھنے میں۔۔۔"

"نینا الجھی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔"

"بیٹا جتنا چاہے وقت لے لو۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔"

"شکریہ میں اب چلتی ہوں۔۔۔ میرے لیے آپ نے اپنا قیمتی وقت نکالا اس کے لیے بہت بہت

شکریہ۔۔۔"

"نینا نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ اللہ کی بندوں کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔۔۔"

"وہ مسکرائے۔۔۔"

"نینا سر اثبات میں ہلاتی ہوئی کیفے سے نکل گئی۔۔۔"

"کمرے میں آتے ہی اس نے اپنا بیگ ایک سائیڈ پر رکھا اور صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی۔۔۔"

"نینا تم نے کبھی سوچا ہے یہ سب تمہارے ساتھ کیوں ہو رہا ہے دنیا میں بہت سے لوگ ہیں ان کے ساتھ تو نہیں ہوتا۔۔۔ اپنی آدھی سے زیادہ زندگی اس دنیا میں گزاری ہے اور بہت سے لوگوں سے ملا ہوں۔۔۔۔۔ کچھ تھے۔۔۔ جو خدا کی راہ سے غافل بھی تھے۔۔۔۔۔ بھٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی بے فکر تھے۔۔۔۔۔"

اور کچھ تھے جو بالکل تم جیسے تھے۔۔۔۔۔"

"بے سکون، بے چین، ڈرے ہوئے۔۔۔۔۔"

"نینا کے دماغ میں اسحاق صاحب کی باتیں گردش کر رہی تھی۔۔۔۔۔"

"نینا گہری سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔۔"

"سوچتے سوچتے وہ وہی صوفے پر سو گئی۔۔۔۔۔"

[LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI]

"ہائے۔۔۔۔۔ نینا۔۔۔۔۔ ہائے پوجا۔۔۔۔۔"

"ایلا نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

"ہائے۔۔۔۔۔"

"دونوں ساتھ میں بولیں۔۔۔"

"میٹ مائے کرن ذوالقرنین۔۔۔"

"ایلا نے برابر میں کھڑے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔"

"مرجا۔۔۔"

"ذوالقرنین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

(لمباقد، کسرتی جسم، براؤن بال، سبز رنگ آنکھیں جو ہر ایک کی توجہ اپنی طرف کھینچتی تھی۔۔۔)

"اینڈنین یہ میں میری نیو فرینڈز نینا اینڈ پوجا۔۔۔"

"ایلا نے ان دونوں کا تعارف کروایا۔۔۔"

"ہائے۔۔۔"

"دونوں مسکرا دی۔۔۔"

"کہیں چلیں اگر تم لوگوں کا کوئی اور پلان نہیں ہے تو۔۔۔؟"

"ایلا نے پوچھا۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

"نہیں میرا تو کوئی پلان نہیں ہے۔۔۔ باقی نینا کا پتہ نہیں۔۔۔"

"پوجا نے شانے اچکائے۔۔۔"

"آئی ایم سوری گاڑ میں چلتی مگر مجھے لائبریری سے کچھ کتابیں لینا ہیں۔۔۔ اور اسائنمنٹ بھی مکمل کرنا"

"ہے اس لیے میں نہیں چل سکتی۔۔۔"

"نینا نے معذرت کی۔۔۔"

"او کے کوئی بات نہیں۔۔۔۔"

"ایلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اب میں چلتی ہوں تم لوگ اینجھوٹے کرو۔۔۔۔۔ ہائے۔۔۔"

"نینا کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔"



"کافی دن اس بارے میں سوچنے کے بعد اس نے ایک فیصلہ کیا اور اسحاق صاحب سے ملنے چلی آئی۔۔۔"

"آج بھی وہ وہی مسجد کے باہر کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ اسحاق صاحب باہر آئے تو اسے اپنا منتظر پا کر مسکرا دیے۔۔۔"

"میں جانتا تھا تم ضرور آؤ گی۔۔۔"

"انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔"

"وہ کیسے۔۔۔ آپ کو اللہ نے بتایا۔۔۔؟"

"وہ ان کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔"

"ہاں ایسا ہی سمجھو میرا دل کہتا تھا تم ضرور آؤ گی۔۔ اور دل میں تو اللہ رہتا ہے نا۔۔"

"وہ نرم مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے گویا ہوئے۔۔۔"

"اوہ تو میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔"

"نینا نے سڑک پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کیسا فیصلہ۔۔۔؟"

"انہوں نے رک کر بغور اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔"

"آپ نے کہا تھا نا کہ اللہ مجھے جانتا ہے۔۔۔"

"نینا بولی۔۔۔"

"بے شک وہ جانتا ہے۔۔۔"

"انہوں نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تو پھر میں بھی اللہ کو جاننا چاہتی ہوں۔۔۔ کیا آپ اس میں میری مدد کریں گے۔۔۔؟"

"نینا نے امید سے پوچھا۔۔۔"

"ضرور مجھے خوشی ہوگی۔۔۔"

"انہوں نے کھلے دل سے کہا۔۔۔"

"آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔"

"نینا خوشی سے بولی۔۔۔"

"چائے پیوگی۔۔۔؟"

"انہوں نے رک کر پوچھا۔۔۔"

"نینا ان کے اچانک کے سوال پر چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔۔۔"

"میرا گھر آگیا۔۔۔"

"وہ ہنسے۔۔۔"

"اوہ آپ یہاں رہتے ہیں۔۔۔"

"نینا سامنے لکڑی کے خوبصورت گھر کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔"

"انہوں نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔"

"میرا گھر بھی یہی اگلی گلی میں ہے۔۔۔"

"نینا بولی۔۔۔"

"اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔"

"وہ کہتے ہوئے گھر کے اندر جانے لگے۔۔۔"

"نینا نے کچھ پل سوچا اور پھر ان کے پیچھے چلی گئی۔۔۔"

www.urdu novels mania

[LRI] [PDI] [PDI] [LRI] [PDI]

"اسحاق صاحب اسے لاؤنج میں بیٹھا کر خود چائے بنانے چلے گئے تھے۔۔۔"

"ہم سب کا رب کون ہے۔۔۔؟؟"

"نینا ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔ جب اس کے کانوں سے کسی آواز ٹکرائی۔۔۔۔"

"اللہ۔۔۔۔"

"پھر بہت سے بچوں کی یکجا آواز سنائی دی۔۔۔۔"

"چائے۔۔۔"

"نینا ان سب کو سننے میں محو تھی کہ اسحاق صاحب کی آواز پر ایک دم سے چونک گئی۔۔۔"

"یہ کون ہے۔۔۔؟"

"نینا نے کہ تھا متے ہوئے کہا۔۔۔ اس کا اشارہ اندر سے آتی آواز کہ طرف تھا۔۔۔"

"میرا بھانجا ہے۔۔۔۔ روزیو نیورسٹی سے واپس آکر محلے کے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا

ہے۔۔۔۔"

"وہ مسکرا کر بتانے لگے۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔"

"نینا نے چائے کا ایک سیپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"ہاں تو تم اللہ کو جاننا چاہتی تھی نا۔۔۔۔"

"انہوں نے کہا۔۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

"نینا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔"

"میں بتاتا ہوں وہ کون ہے۔۔۔۔ اور بتانے لگے۔۔۔۔"

"وہ مسکرائے۔۔۔۔۔"

"نینا غور سے انہیں سننے لگی۔۔۔۔"

■ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ■

■ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی

■ شیطان مردود کے شر سے بچنے کیلئے ■

■ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ■

■ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے ■

www.urdu novelsmania.com

■ سورۃ اخلاص مکہ ■

■ آیت نمبر ۱ ————— ■

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔۔۔ (1)

■ تفسیر ■

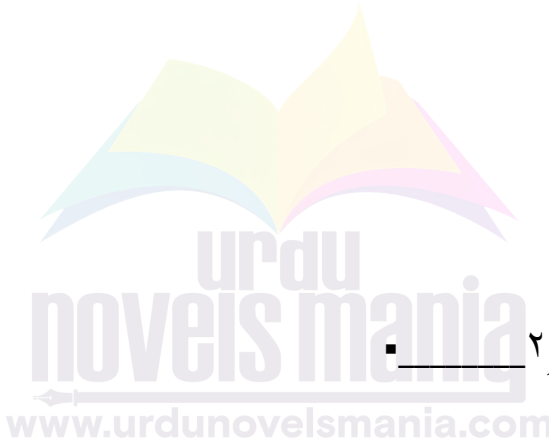
1:- یہ قرآن کریم کے لفظ ”احد“ کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ صرف ”ایک“ کا لفظ اس کے پورے معنی ظاہر نہیں کرتا۔ ”ہر لحاظ سے ایک“ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ذات اس طرح ایک ہے کہ اس کے نہ اجزاء ہیں، نہ حصے ہیں، اور نہ اس کی صفات کسی اور میں پائی جاتی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے، اور اپنی صفات میں بھی۔۔۔۔۔“

”قل“ میں اشارہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کی طرف کہ انکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کا حکم ہو رہا ہے۔۔۔۔۔“

اللہ اس ذات کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام کمالات کا جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے۔۔۔۔۔“

"بعض کافروں نے حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا تھا کہ آپ جس خدا کی عبادت کرتے ہیں، وہ کیسا ہے؟ اس کا حسب نسب بیان کر کے اس کا تعارف تو کرائیے۔ اس کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی (روح المعانی بحوالہ بیہقی و طبرانی وغیرہ)

یہ آیت جواب ہے ان لوگوں کے سوال کا جو اللہ تعالیٰ کے متعلق پوچھتے تھے کہ کس چیز سے بنا ہے۔ اس ایک مختصر جملے میں ذات و صفات پر کئے گئے سارے اشکال کا جواب آگیا اور لفظ قل میں نبوت و رسالت بھی بیان ہوگئی۔



■ آیت نمبر ۲ ■

اللَّهُ الصَّمَدُ

اللہ بے نیاز ہے (۲)

■ تفسیر ■

2: یہ قرآن کریم کے لفظ ”الْضَّمَّة“ کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس لفظ کا مفہوم بھی اردو کے کسی ایک لفظ سے ادا نہیں ہو سکتا۔ عربی میں ”ضم“ اس کو کہتے ہیں جس سے سب لوگ اپنی مشکلات میں مدد لینے کے لیے رجوع کرتے ہوں، اور سب اس کے محتاج ہوں، اور وہ خود کسی کا محتاج نہ ہو۔ عام طور سے اختصار کے پیش نظر اس لفظ کا ترجمہ ”بے نیاز“ کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اس کے صرف ایک پہلو کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ لیکن یہ پہلو اس میں نہیں آتا کہ سب اس کے محتاج ہیں۔ اس لیے یہاں ایک لفظ سے ترجمہ کرنے کے بجائے اس کا پورا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔۔۔۔۔“

■ آیت نمبر ۳ ■

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا (۳)

■ تفسیر ■

3: یہ ان لوگوں کی تردید ہے جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے، یا حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔۔۔"

■ _____ آیت نمبر 4 _____ ■

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

اور اسکا کوئی ہمسر نہیں (4)

■ _____ تفسیر _____ ■

4: لفظ (کفو) کے لفظی معنی مثل اور مماثل کے ہیں، معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ نہ کوئی اسکا مثل ہے نہ کوئی اس سے مشابہت رکھتا ہے۔۔۔۔ یعنی کوئی نہیں ہے جو کسی معاملے میں اس کی برابری یا ہمسری کر سکے۔۔۔۔"

■ _____ خلاصہ فیسر _____ ■

اس سورۃ کی ان چار مختصر آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو انتہائی جامع انداز میں بیان فرمایا گیا ہے، پہلی آیت میں ان کی تردید ہے جو ایک سے زیادہ خداؤں کے قائل ہیں، دوسری آیت میں ان کی تردید ہے جو اللہ تعالیٰ کو ماننے کے باوجود کسی اور کو اپنا مشکل کشا، کارساز یا حاجت روا قرار دیتے ہیں، تیسری آیت میں ان کی تردید ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد مانتے ہیں، اور چوتھی آیت میں ان لوگوں کا رد کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی کسی بھی صفت میں کسی اور کی برابری کے قائل ہیں۔۔۔

اس سورۃ میں مکمل توحید اور ہر طرح کے شرک کی نفی ہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک سمجھنے والے منکرین توحید کی دنیا میں مختلف اقسام ہوئی ہیں۔ سورۃ اخلاص نے ہر طرح کے مشرکانہ خیالات کی نفی کر کے مکمل توحید کا سبق دیا ہے کیونکہ منکرین توحید میں ایک گروہ تو خود اللہ کے وجود ہی کا منکر ہے بعض وجود کے تو قائل ہیں مگر وجوب وجود کے منکر ہیں بعض دونوں کے قائل ہیں مگر کمال صفات کے منکر ہیں۔ بعض یہ سب مانتے ہیں مگر پھر بھی عبادت میں غیر اللہ کو شریک ٹھراتے ہیں، ان سب خیالات باطلہ کا رد "اللہ احد" میں ہو گیا، بعض لوگ عبادت میں بھی کس کو شریک نہیں کرتے مگر حاجت روا اور کارساز اللہ کے سوا دوسروں کو بھی سمجھتے ہیں ان کے خیال کا ابطال لفظ (صمد) میں ہو گیا، بعض لوگ اللہ کے لئے اولاد کے قائل ہیں ان کا رد (لم یلد) میں ہو گیا۔۔۔

مثلاً بعض مجوسیوں کا کہنا یہ تھا کہ روشنی کا خالق کوئی اور ہے اور اندھیرا کا خالق کوئی اور ہے، اسی طرح اس مختصر سورت نے شرک کی تمام صورتوں کو باطل قرار دیکر خالص توحید ثابت کی ہے، اس لئے

اس سورت کو سورۃ اخلاص کہا جاتا ہے، اور ایک صحیح حدیث میں اس کو قرآن کریم کا ایک تہائی حصہ قرار دیا گیا ہے، جس کی وجہ بظاہر یہ ہے کہ قرآن کریم نے بنیادی طور پر تین عقیدوں پر زور دیا ہے: توحید، رسالت اور آخرت اور اس صورت نے ان میں توحید کے عقیدے کی پوری وضاحت فرمائی ہے، اس سورۃ کی تلاوت کے بھی احادیث میں بہت فضائل آئے ہیں۔۔۔۔۔"



Don't Copy Paste Without my Permission!!

Long Episode

urdu
novels mania

www.urdu novels mania .com

ناول۔ سکون۔ قلب

از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

قسط۔ نمبر۔ 3



"بیٹا جب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کرتے تھے کوئی کہتا کہ اللہ تعالیٰ کا نسب اور خاندان کیا ہے؟

"اس نے ربو بیت کس سے میراث میں پائی ہے؟

"اور اس کا وارث کون ہوگا؟

"کسی نے یہ سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ سونے کا ہے یا چاندی کا؟ لوہے کا ہے یا لکڑی کا؟

"کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کیا کھاتا پیتا ہے؟

"ان سوالوں کے جواب میں اللہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قل ھو اللہ نازل فرمائی۔۔۔"

"اور اپنی ذات و صفات کا واضح بیان فرما کر اپنی معرفت کی راہ روشن کر دی اور کفار کے جاہلانہ خیالات و اوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے نورانی بیان سے دور فرما دیا۔۔۔"

(تفسیر۔ خزائن العرفان، ص ۱۰۸۶، پ ۳، اخلاص: ۱)

"اسحاق صاحب ٹھر ٹھر کر اسے بتا رہے تھے اور نینا مہبوت سے سب سن رہی تھی۔۔۔۔"

"کچھ سمجھ آیا۔۔۔؟

"انہوں نے بتا کر پوچھا۔۔۔۔"

"میرے ذہن میں ایک سوال ہے۔۔۔۔"

"نینا نے پوچھا۔۔۔۔"

"جی پوچھو۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اللہ نظر کیوں نہیں آتا۔۔۔؟"

"نینا الجھی ہوئی تھی۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب مسکرانے لگے۔۔۔"

"آپ مسکرا کیوں رہے ہیں۔۔۔؟"

"وہ انہیں مسکراتا دیکھ کر الجھی۔۔۔"

"ایک قصہ یاد آگیا۔۔۔۔ سننا چاہو گی۔۔۔؟"

"انہوں سوال کیا۔۔۔"

"جی ضرور۔۔۔"

نینا غور سے ان کی ایک ایک بات سن رہی تھی اسلام میں اس کی دلچسپی بڑھ رہی تھی۔۔۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ یہ باتیں کبھی ختم نہ ہو وہ اللہ کی باتیں بتاتے رہے اور وہ سنتی رہے۔۔۔ اللہ کی کشش اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔ لیکن شاید وہ اپنے دل کی آواز کو سمجھ نہیں پا رہی تھی شاید وہ اس بات سے بے خبر تھی۔۔۔ لیکن اللہ باخبر کروا ہی دیتا ہے ایک دن۔۔۔۔۔"

"ایک غیر مسلم مسلمان سے کہتا ہے کہ اگر تم میرے تین سوالوں کے جواب دے دو تو میں مسلمان ہو جاؤنگا۔۔۔"

سوال نمبر 1

"جب سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے تو تم لوگ انسان کو کیوں ذمے دار ٹھہراتے ہو۔۔؟

سوال نمبر 2

"جب شیطان آگ کا بنا ہوا ہے تو اس پر آگ کیسے اثر کرے گی۔۔؟

سوال نمبر 3

"جب اللہ تعالیٰ تمہیں نظر نہیں آتا تو تم لوگ اسے مانتے کیوں ہو۔۔؟

"مسلمان نے جواب میں ایک پاس پڑا ہوا مٹی کا ڈیلا اس کو دے مارا۔۔۔"

"اس کو بہت غصہ آیا اور اس نے عدالت میں مسلمان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔۔۔"

"عدالت نے مسلمان کو بلایا اور پوچھا تم نے اس کے سوال کے جواب میں مٹی کا ڈیلا اسے کیوں

مارا۔۔۔؟

"مسلمان نے کہا یہ اس کے تینوں سوالوں کے جواب ہیں!!

"عدالت نے پوچھا وہ کیسے تو اس نے جواب دیا۔۔۔"

"پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں نے ڈیلا اسے اللہ کی مرضی سے مارا ہے تو اس کا ذمہ دار یہ مجھے

کیوں ٹھہراتا ہے۔۔۔؟

"دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ انسان تو مٹی کا بنا ہوا ہے تو اس پر مٹی کے ڈیلے نے کس طرح

اثر کیا۔۔۔؟

"تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ جب اس کو درد نظر نہیں آتا تو محسوس کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟

"غیر مسلم اپنے تینوں سوالوں کے جواب سن کر فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے مسکراتے ہوئے اسے سارا قصہ سنا دیا۔۔۔"

"سمجھی اب۔۔۔ کہ اللہ دیکھتا نہیں ہے محسوس ہوتا ہے۔۔۔ وہ ایک خوبصورت احساس ہے اسے سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔ وہ تمہارے دل کی آواز ہے۔۔۔ اسے سننے کی کوشش کرو۔۔۔ آنکھیں بند کرو اور اسے محسوس کرو۔۔۔ وہ ہے تمہارے اندر تمہارے دل میں وہ ہر جگہ ہے ہر جگہ۔۔۔"

"وہ دل پر ہاتھ رکھے آنکھوں کو بند کیے بول رہے تھے۔۔۔"

"نینا نے انہیں دیکھا اسے محسوس ہوا جیسے وہ کسی دیوانے سے باتیں کر رہی ہے۔۔۔"

"شاید وہ دیوانے ہی تھے اللہ کے دیوانے جو اس کا ذکر کرتے ہوئے جھوم اٹھتے ہیں۔۔۔"

"ابھی تو میں نے تمہیں کچھ نہیں بتایا اس سورۃ کی تفسیر اگر تمہیں سارا دن بھی بتاتا رہوں تو ختم نہیں ہوگی۔۔۔"

"انہوں نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

"وہ کیوں۔۔۔؟"

"وہ حیران ہوئی۔۔۔"

"کیونکہ بیٹا اللہ کی ایک بات میں ہزار مطلب چھپے ہیں۔۔۔"

"وہ اپنی ایک بات میں ہزار باتیں کہہ جاتا ہے۔۔۔ انسان کو بس سمجھنے کی ضرورت ہے۔۔۔"

"انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔"

"نینا ان سب باتوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔"

"چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔"

"انہوں نے چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اوہ ہاں۔۔۔"

"اس نے چائے کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگایا۔۔۔"

"اللہ اکبر اللہ اکبر۔۔۔۔۔"

"مغرب کی اذانوں کی آواز گونج اٹھی۔۔۔"

"اسحاق صاحب اذان کا جواب دینے لگے نینا بغور انہیں دیکھ کر رہی تھی اور حیران ہو رہی تھی کہ یہ کر کیا رہے ہیں۔۔۔۔۔"

"اب میں چلتی ہوں۔۔۔ اجازت دیں۔۔۔"

"نینا جانتی تھی کہ وہ اب نماز پڑھنے جائے گے اسی لیے وہ احتراماً کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔"

"آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔۔۔ کیا کل میں یہاں آ سکتی ہوں۔۔۔؟"

"نینا جاتے جاتے مڑتے ہوئے بولی۔۔۔"

"ضرور جب دل چاہے تمہارا تم آ سکتی ہو۔۔۔"

"وہ کھلے دل سے بولے۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔"

"نینا مسکراتی ہوئی چلی گئی۔۔۔"

"کوئی آیا تھا ماموں جان۔۔۔؟"

"اس نے کمرے سے نکلتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔ میری نئی شاگرد آئی تھی۔۔۔۔ اچھا چلو نماز کے چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور باہر نکل گئے۔۔۔"

"جو پڑھایا ہے کل یاد ہونا چاہیے میں سب سے پوچھوں گا اب جلدی کرو نماز پڑھنے جانا ہے نا۔۔۔؟"

"وہ بچوں کی جانب مڑتا ہوا سب سے پوچھنے لگا۔۔۔"

"جی۔۔۔۔"

"سب بچے ذور سے بولے۔۔۔۔"

"چلو پھر۔۔۔"

"وہ مسکراتا ہوا باہر چلا گیا اور بچے بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر چلے گئے۔۔۔"

novelsmania
www.urdu novelsmania.com

LRI: PDI: LRI: PDI: LRI: PDI:

"آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہر لحاظ سے ایک ہے۔۔۔"

"نینا جب سے گھر واپس آئی تھی اس کے دماغ میں بس اسحاق صاحب کی باتیں ہی گھوم رہی

تھی۔۔۔"

"نینا۔۔۔۔ نینا۔۔۔۔ نینا۔۔۔۔"

"پوجا کے بار بار پکارنے کے بعد بھی جب اس نے نہیں سنا تو اس نے اس کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہ۔۔۔ ہاں۔۔۔"

"نینا اپنے خیالوں سے باہر آتے ہوئے چونک کر بولی۔۔۔"

"کہاں گھم ہو۔۔۔ کھانا کھاؤ کیا چمچ کو پلیٹ میں گھمائے جا رہی ہو کب سے۔۔۔۔"

"پوجا نے اس کی پلیٹ کی طرف اشارہ کیا جہاں کھانا ویسا کا ویسا ہی تھا۔۔۔۔"

"اوہ۔۔۔۔۔ بس دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔"

"اس نے اداسی سے کہا۔۔۔"

"طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔؟"

"پوجا فکر مند ہوئی۔۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے تو پریشان نہ ہو۔۔۔۔"

"نینا نے اسے تسلی دی۔۔۔۔"

"اچھا کھانا کھاؤ پھر میں میڈیسن دوں گی وہ کھا کر آرام کرنا تم۔۔۔۔"

"پوجا نے کھانے پر ذور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہمسلم۔۔۔۔"

"نینا چپ چاپ کھانا کھانے لگی۔۔۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"کھانے سے فارغ ہو کر نینا اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔"

"نینا بیڈ پر سیدھی لیٹی پھٹت کو تک رہی تھی۔۔۔"

"اسحاق صاحب کی تمام باتیں اس کے ذہن سے نکل نہیں رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ان

باتوں کے حصار میں بری طرح جکڑی ہوئی ہے۔۔۔۔۔"

"اللہ دیکھتا نہیں ہے محسوس ہوتا ہے۔۔۔ وہ ایک خوبصورت احساس ہے اسے سمجھنے کی کوشش

کرو۔۔۔ وہ تمہارے دل کی آواز ہے۔۔۔ اسے سننے کی کوشش کرو۔۔۔ آنکھیں بند کرو اور اسے

محسوس کرو۔۔۔ وہ ہے تمہارے اندر تمہارے دل میں وہ ہر جگہ ہے ہر جگہ۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔۔۔"

"نینا نے دھیرے سے آنکھیں بند کر لی۔۔۔ اور اپنے دل کی دھڑکن کو محسوس کرنے لگی۔۔۔"

"سوچتے سوچتے دنیا سے دور کسی اور جہاں میں آگئی تھی اسے ایک سکون سا محسوس ہو رہا تھا برسوں بعد

اس سکون کو محسوس کر کے اس کے لب مسکرا اٹھے تھے۔۔۔۔۔ لیکن وہ سکون چند پل کا تھا۔۔۔ نینا کی

نظروں کے سامنے کینوس پر بنی پینٹنگز لہرائی اور اچانک سے اسے دھکتی ہوئی آگ کی شعلیں نظر آنے

لگے۔۔۔۔۔ اور نینا نے گھبرا کر آنکھیں کھول لیں۔۔۔۔۔"

"پسینے کی بوندیں اس کے ماتھے پر نمودار ہونے لگی۔۔۔۔۔"

"نینا نے گردن موڑ کر دائیں جانب دیکھا جہاں اس کی کئی شاہکار پینٹنگز رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔"

"کسی جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔۔۔ اللہ کو یہ کام نہیں پسند۔۔۔ اگر واقع سکون چاہتی ہو تو چھوڑ دو اسے۔۔۔"

"اللہ کی راہ میں اللہ کے لیے اپنی سب سے قیمتی شے کو قربان کرنے کا بہت ثواب ہے۔۔۔۔۔"

"نینا کے کانوں میں اسحاق صاحب کی باتیں گونجنے لگی۔۔۔۔۔"

"تم نے کہا نا کہ کوئی کسی ہے کوئی خالی پن محسوس کرتی ہو تم۔۔۔ کوئی کشش ہے جو تمہیں اپنی جانب کھینچتی ہے۔۔۔ اور ایسا لگتا ہے کوئی آواز دے رہا ہے بلا رہا ہے۔۔۔ یہ تمہاری روح ہے جو بے سکون ہے۔۔۔ اور روح کا سکون اللہ کے پاس ہے۔۔۔ تمہاری روح پیاسی ہے اللہ کے ذکر کی۔۔۔ اور جس چیز سے تم اس کی پیاس بجھانا چاہ رہی ہو وہ اس کی غذا نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"اس سے روح کا وہ غذا ملنی تو بند ہو جائے گی جو تم اسے دے رہی ہو لیکن جو اس کی اصل غذا ہے وہ پھر بھی اسے نہیں مل پائے گی۔۔۔ اور وہ یونہی مرجھاتی رہے گی۔۔۔ اور تم یونہی بے چین رہو گی۔۔۔۔۔"

"اس نے ایک گہری سانس لی اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔"

[LRI] [PDI] [LRI] [PDI] [LRI] [PDI] [LRI] [PDI]

"اگلے دن وہ عصر کے بعد اسحاق صاحب کے گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔۔۔"

"نینا گھڑی میں ٹائم دیکھتی ہوئی دروازہ بجانے لگی۔۔۔۔۔"

"کچھ ہی لمحوں کے بعد دروازہ کھل گیا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ ایک پل کو حیران تو ہوئی تھی۔۔۔"

"اسحاق۔۔ انکل ہیں گھر پر۔۔۔؟"

"اپنی بے اوسانی پر قابو پاتے ہوئے اس نے پوچھا۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔"

"اس نے جواب دیا۔۔۔"

"لگتا ہے میں جلدی آگئی ہوں۔۔۔"

"وہ شرمندہ نظر آرہی تھی۔۔۔"

"نہیں نہیں ماموں بس آتے ہی ہو گے دراصل نماز کے بعد انہوں ان کے دوست مل گئے تھے ان سے بات کرنے میں لگ گئے۔۔۔ آپ آئیے اندر۔۔۔۔"

"اس نے خوش دلی سے کہتے ہوئے راستہ دیا۔۔۔"

"نینا نے ایک پل کو سوچا اور پھر اندر چلی گئی۔۔۔"

"تو آپ ہیں ان کی نئی شاگرد۔۔۔؟"

"وہ دروازہ بند کرتا ہوا مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔"

"جی۔۔۔۔ ایسا ہی سمجھے۔۔۔"

"نینا دھیمے لہجے میں بولی۔۔۔"

"مجھے پہلے لگا آپ ایلا سے ملنے آئی ہو۔۔۔"

"اس نے اس کے مقابل چلتے ہوئے کہا۔۔۔"

"یہ ایلا کا گھر ہے۔۔۔؟"

"نینا نے پوچھا۔۔۔"

"جی۔۔۔"

"اس جواب دیا۔۔۔۔"

"وہ کہاں ہے۔۔۔؟"

"نینا ادھر ادھر دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔۔"

"وہ یہاں نہیں رہتی وہ ہاسٹل میں رہتی ہے۔۔۔۔"

"اس نے نینا کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔"

"نینا کو مزید سوال کرنا مناسب نہ لگا۔۔۔ اس لیے وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔"

"Dokuzerkek kardeş bugün bize bir hikaye anlatacağını söylemiştin"

(نین بھائی آپ نے کہا تھا کہ آپ آج ہمیں ایک قصہ سنائیں گے۔۔۔۔)"

"ایک بچہ نین کے پاس آتے ہوئے ترکش زبان میں معصومیت سے بولا۔۔۔۔"

"İçerigel"

(تم چلو میں آ رہا ہوں۔۔۔۔)

"نہیں نے اس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اوکے۔۔۔۔"

"وہ کہتا ہوا وہاں سے اندر کمرے میں چلا گیا۔۔۔"

"آپ چاہیں تو چل سکتی ہیں اندر جب تک ماموں نہیں آجاتے۔۔۔"

"نہیں نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔"

"نینا نے ایک پل کو سوچا اور پھر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔"

"نین مسکراتا ہوا کمرے میں چلا گیا نینا بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آگئی۔۔۔ جہاں پہلے سے بہت سے بچے موجود تھے۔۔۔"

"تو پھر شروع کروں۔۔۔؟"

"نین مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔"

"جی۔۔۔۔۔"

"وہ سب ذور سے بولے۔۔۔۔۔"

"آج میں آپ سب کو بتاؤ گا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی ملاقات کے بارے میں ایک دفعہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے پہلی بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے دیکھا؟"

"تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ میں مکے کے لوگوں کو بہت ہی کم جانتا تھا۔ کیونکہ غلام تھا اور عرب میں غلاموں سے انسانیت سوز سلوک عام تھا، انکی استطاعت سے بڑھ کے ان سے کام لیا جاتا تھا تو مجھے کبھی اتنا وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ باہر نکل کے لوگوں سے ملوں، لہذا مجھے حضور پاک یا اسلام یا اس طرح کی کسی چیز کا قطعی علم نہ تھا۔۔۔۔۔"

"ایک دفعہ کیا ہوا کہ مجھے سخت بخار ہو گیا۔ سخت جاڑے کا موسم تھا اور انتہائی ٹھنڈا اور بخار نے مجھے کمزور کر کے رکھ دیا، لہذا میں نے لحاف اوڑھا اور لیٹ گیا۔ ادھر میرا مالک جو یہ دیکھنے آیا کہ میں جو پیس رہا ہوں یا نہیں، وہ مجھے لحاف اوڑھ کے لیٹا دیکھ کے آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے لحاف اتارا اور سزا کے طور پر میری قمیض بھی اترا دی اور مجھے کھلے صحن میں دروازے کے پاس بٹھا دیا کہ یہاں بیٹھ کے جو پیس۔۔۔۔۔"

"اب سخت سردی، اوپر سے بخار اور اتنی مشقت والا کام، میں روتا جاتا تھا اور جو پیتا جاتا تھا۔ کچھ ہی دیر میں دروازے پہ دستک ہوئی، میں نے اندر آنے کی اجازت دی تو ایک نہایت متین اور پر نور چہرے والا شخص اندر داخل ہوا اور پوچھا کہ جوان کیوں روتے ہو؟

"جواب میں میں نے کہا کہ جاؤ اپنا کام کرو، تمہیں اس سے کیا میں جس وجہ سے بھی روؤں، یہاں پوچھنے والے بہت ہیں لیکن مدد ادا کوئی نہیں کرتا۔۔۔۔۔"

"قصہ مختصر کہ حضرت بلال نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافی سخت جملے کہے۔۔۔"

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جملے سن کے چل پڑے، جب چل پڑے تو حضرت بلال نے کہا کہ بس؟ میں نہ کہتا تھا کہ پوچھتے سب ہیں مدد کوئی نہیں کرتا۔۔۔۔۔"

"حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر بھی چلتے رہے۔۔ حضرت بلال کہتے ہیں کہ دل میں جو ہلکی سی امید جاگی تھی کہ یہ شخص کوئی مدد کرے گا وہ بھی گئی۔۔۔۔۔ لیکن حضرت بلال کو کیا معلوم کہ جس شخص سے اب اسکا واسطہ پڑا ہے وہ رحمت اللعالمین ہے۔۔۔۔۔"

حضرت بلال کہتے ہیں کہ کچھ ہی دیر میں وہ شخص واپس آگیا۔ اس کے ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا پیالہ اور دوسرے میں کھجوریں تھیں۔ اس نے وہ کھجوریں اور دودھ مجھے دیا اور کہا کھاؤ پیو اور جا کے سو جاؤ۔۔۔۔۔"

"میں نے کہا تو یہ جو کون پیسے گا؟ نہ پیسے تو مالک صبح بہت مارے گا۔ اس نے کہا تم سو جاؤ یہ پیسے ہوئے مجھ سے لے لینا۔۔۔۔۔"

ب"لال سو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری رات ایک اجنبی حبشی غلام کے لئے چکی پیسی۔۔۔۔۔"

"صبح بلال کو پیسے ہوئے جو دیے اور چلے گئے۔ دوسری رات پھر ایسا ہی ہوا، دودھ اور دو بلال کو دی اور ساری رات چکی پیسی۔۔ ایسا تین دن مسلسل کرتے رہے جب تک کہ بلال ٹھیک نہ ہو گئے۔۔۔۔۔"



Don't Copy Paste Without my Permission!!

Special Double Episode ❁❁❁

#ناول۔ سکون۔ قلب



#از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

#قسط۔ نمبر۔ 4۔ اور۔ 5



"جب چوتھی رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو حضرت بلال نے پوچھا کہ تم کون ہو اور میرا اتنا خیال کیوں رکھ رہے ہو۔۔۔؟

"جب آپ نے اپنے بارے میں بتایا تو وہ آپ پر ایمان لے آئے اور اسلام قبول کر لیا۔۔۔۔"

"حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور صحابی تھے۔۔۔ وہ حبشی نسل کے غلام تھے۔۔۔ اسلام کے پہلے مؤذن تھے۔۔۔ حضرت بلال کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے کفار نے ان پر بہت سے ظلم ڈھائے۔۔۔ سیدنا بلال حبشی امیہ بن خلف کے غلام تھے جو

مسلمانوں کا سخت دشمن تھا وہ بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت پر سیدھا لٹا کر ان کے سینہ پر پتھر کی بڑی چٹان رکھ دیتا تھا تاکہ وہ حرکت نہ کر سکیں اور کہتا تھا کہ یا اس حال میں مرجائیں اور زندگی چاہیں تو اسلام سے ہٹ جائیں مگر وہ اس حالت میں بھی اُحد اُحد کہتے تھے۔۔۔ رات کو زنجیروں میں باندھ کر کوڑے لگائے جاتے اور اگلے دن ان زنجیروں کو گرم زمین پر ڈال کر اور زیادہ زخمی کیا جاتا تاکہ بے قرار ہو کر اسلام سے پھر جائیں یا ٹپ ٹپ کر مر جائیں۔۔۔ عذاب دینے والے اُلتا جاتے۔۔۔ کبھی ابو جہل کا نمبر آتا۔۔۔ کبھی امیہ بن خلف کا، کبھی اوروں کا، اور ہر شخص اس کی کوشش کرتا کہ تکلیف دینے میں زور ختم کر دے۔۔۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں دیکھا تو اُن کو خرید کر آزاد فرمایا۔۔۔

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں نہ رہ سکے۔ کیسے رہتے، مسجد نبوی کا ہر گوشہ، انہیں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دلاتا۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم کی تاب نہ لا سکے اور آخر کار مدینہ منورہ سے ہجرت کر کے ملک شام کے شہر حلب چلے گئے۔ تقریباً ایک سال بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اے بلال! تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا ہے، کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔"

"اضطراب بڑھ گیا بلبلک یا سیدی ﷺ کہتے ہوئے اٹھے اور راتوں رات مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔ مدینہ پہنچتے ہی سیدھے مسجد نبوی ﷺ پہنچے اور روضہ انور پر حاضر ہوئے اور اتنا روئے کہ روتے روتے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدت غم سے بے ہوش ہو گئے، مدینہ منورہ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد کا شہرہ ہو چکا تھا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب ہوش آیا تو دیکھا ہر طرف لوگوں کا ہجوم ہے۔ لوگ التجائیں کر رہے تھے، اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ پھر وہی اذان سنا دو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے۔۔۔ لوگوں نے بہت ہی اصرار کیا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کے لئے راضی نہیں ہوئے۔ اتنے میں جناب حسن رضی اللہ تعالیٰ اور جناب حسین رضی اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لائے اور سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ سے درخواست کیا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج ہمیں وہی اذان سنا دو جو ہمارے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گود میں اٹھالیا اور کہا "تم تو میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہو تم جو کو گے وہی ہو گا۔ اگر میں نے انکار کر دیا اور کہیں تم روٹھ گئے، تو روضہ انور میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی رنجیدہ ہو جائیں گے۔ مہینوں کے بعد جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان کی پرسوز آواز مدینہ کی فضاؤں میں گونجی تو اہل کی فضاؤں میں گونجی تو اہل مدینہ کے دل ہل گئے لوگ روتے ہوئے بے تابانہ مسجد نبوی کی طرف دوڑ پڑے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت "اشہدان محمد رسول اللہ" زبان سے ادا کیا، ہزار ہا چنچیں ایک ساتھ فضا میں بلند ہوئیں۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظریں بے اختیار منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اٹھ گئیں۔ آہ! منبر

خالی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نہ ہوسکا، بے چینی بڑھ گئی، ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے اور بے ہوش ہو گئے۔ اس واقعے کے کچھ عرصے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے رخصت ہوئے اور واپس شام چلے گئے، جہاں 20 ہجری (641ء) کو آپؐ نے اپنا سفر حیات مکمل کر لیا۔ آپؐ کو دمشق میں باب الصغیر کے قریب دفن کیا گیا۔۔۔۔۔

"قصہ سناتے ہوئے نین کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔"

"نینا نے محسوس کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں وہ اپنے رونے کی وجہ جان نہ سکی۔۔۔"

"یہ تھا وہ تعارف جس کے بطن سے اس لافانی عشق نے جنم لیا کہ آج بھی بلال کو صحابی رسول بعد میں، عاشق رسول پہلے کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔"

"وہ بلال جو ایک دن اذان نہ دے تو خدا تعالیٰ سورج کو طلوع ہونے سے روک دیتا ہے، اس نے حضور کے وصال کے بعد اذان دینا بند کر دی کیونکہ جب اذان میں اُشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تک پہنچتے تو حضور کی یاد میں ہچکیاں بندھ جاتی تھیں اور زار و قطار رونے لگتے تھے۔۔۔"

"نین نے آنکھوں کے کنارے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

"بچے مہوت سے نین کو سن رہے تھے۔۔۔۔۔"

"میرے قلب کو بھی نصیب ہو تیری ذات کی وہ نصبتیں۔۔۔"

"جو عظمتیں تھی اوئیں کی جو رابطے تھے بلال کے۔۔۔"

"اسحاق صاحب کی آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی پیچھے کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔"

"خوش آمدید ماموں جان آپ کب آئے۔۔۔؟"

"نین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"بس ابھی کچھ دیر پہلے جب تم عاشق رسول کا قصہ سنارہے تھے۔۔۔"

"اسحاق صاحب کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ تھی۔۔۔"

"آپ چائے پیئے گے۔۔۔؟۔۔۔ نین نے پوچھا۔۔۔"

"نہیں بیٹا ابھی تو نہیں پینی ہوگی میں بنا لوں گا تم فکر نہیں کرو۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔"

"نین نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔"

"تم اپنے شاگردوں کو پڑھاؤ میں اپنی شاگرد کو پڑھاتا ہوں۔۔۔"

"انہوں نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"نین بھی مسکرا دیا۔۔۔"

"آ جاؤ بیٹا۔۔۔"

"انہوں نے نینا کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا کر کھڑی ہو گئی اور ان کے ساتھ باہر آ گئی۔۔۔۔"

"سوری بیٹا مجھے دیر ہو گئی۔۔۔"

"اسحاق صاحب بولے۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔"

"نینا مسکرا دی۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور اسے لے کر لاؤنج میں آگئے۔۔۔"

"انکل آپ سے ایک سوال پوچھنا تھا۔۔۔"

"نینا نے اسحاق صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا جو بوک شلف سے بوک نکال رہے تھے۔۔۔"

"جی جی پوچھو۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے بنا مڑے جواب دیا۔۔۔"

"انکل محمد کون ہیں۔۔۔ میں نے کل آپ کو دیکھا تھا کہ اذان کے وقت جب بھی محمد کا نام آتا آپ اپنے انگھوٹوں کو چوم کر آنکھیں سے لگا رہے تھے۔۔۔ اور آج نین بھی ان کے بارے میں بچوں کو بتا رہے تھے۔۔۔"

"نینا کی نظریں اسحاق صاحب پر تھی۔۔۔"

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں۔۔۔ اور ان کا نام ادب سے لینا ہر ایک

مسلمان کا فرض ہے۔۔۔ ان کا احترام کرنا اور ان کی سنت پر عمل کرنا ہم سب کا فرض

ہے۔۔۔ جہاں اللہ کا ذکر ہو اور اس کے محبوب کا نہ ہو ایسا تو کبھی ہوا ہی نہیں ہے۔۔۔ تو پھر وہ

اذان میں اس کا نام اپنے نام ہے ساتھ کیوں نہ شامل کرتا۔۔۔ اس نے تو کلمے میں بھی اپنے محبوب

کے نام کو شامل کیا ہے۔۔۔ اس کے محبوب کا نام لیے بغیر ہماری نماز ادھوری ہے کیونکہ دورِ پاک میں ان کا نام ہے۔۔۔ اللہ کو وہ اتنے عزیز ہیں کہ اللہ نے ان سے ملاقات کے لیے عرش کو سجوایا تھا۔۔۔ ساتوں آسمان سجائے گئے تھے۔۔۔ اور وقت کو روک دیا تھا۔۔۔ بے شک میرا رب ہر شے پر قادر ہے۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے مڑ کر مسکرا کر کہا۔۔۔"

"عرش پر۔۔۔۔۔؟"

"نینا حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"جی عرش پر۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب اس کے حیران ہونے پر مسکرائے۔۔۔۔۔"

"وہ کتنے خوش نصیب تھے نہ اللہ نے ان سے خود ملاقات کی۔۔۔۔۔"

"نینا پر جوش ہو کر بولی۔۔۔۔۔"

"خوش نصیب تو میں بھی ہوں۔۔۔۔۔ اور عنقریب تم بھی ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے کتاب کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب کی بات پر نینا نے الجھ کر انہیں دیکھا۔۔۔۔۔"

"میری خوش نصیبی یہ ہے کہ میں اس کے محبوب کا امتی ہوں۔۔۔۔۔ اس سے بڑھ کر خوش نصیبی ایک

مسلمان کے لیے اور کیا ہوگی۔۔۔۔۔ کہ جس نبی کی وہ امت سے ہے وہ نبی سجدوں میں صرف اپنی امت

کے لیے دعا کرتے تھے۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب پر مسرت لہجے میں بولے۔۔۔"

"نینا پل پل حیران ہو رہی تھی۔۔۔۔"

"معراج کا قصہ سننا چاہو گی۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نے کتاب اٹھاتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔۔۔"

"مطلب۔۔۔؟"

"نینا نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔۔"

"اللہ نے جب اپنے محبوب کو عرش پر بلایا تھا وہ قصہ سننا چاہو گی۔۔۔؟"

"انہوں نے پوچھا۔۔۔۔"

"ضرور آپ سنائے گے مجھے۔۔۔۔؟"

"نینا خوشی سے بولی۔۔۔۔"

"ضرور۔۔۔۔"

"وہ مسکرائے۔۔۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

واقعہ معراج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو چشم زدن میں بظاہر رونما ہوا لیکن حقیقت میں اس میں کتنا وقت لگا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ میں اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرایا۔ واقعہ معراج اعلان نبوت کے دسویں سال اور مدینہ ہجرت سے ایک سال

پہلے مکہ میں پیش آیا۔ ماہ رجب کی ستائیسویں رات ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! آج کی رات میری تسبیح بیان مت کرو میری حمد و تقدیس کرنا بند کر دو آج کی رات میری اطاعت و بندگی چھوڑ دو اور آج کی رات جنت الفردوس کو لباس اور زیور سے آراستہ کرو۔ میری فرمانبرداری کا کلاہ اپنے سر پر باندھ لو۔ اے جبرائیل! میرا یہ پیغام میکائیل کو سنا دو کہ رزق کا پیما نہ ہاتھ سے علیحدہ کر دے۔ اسرافیل سے کہہ دو کہ وہ صور کو کچھ عرصہ کے لئے موقوف کر دے۔ عزرائیل سے کہہ دو کہ کچھ دیر کے لئے روحوں کو قبض کرنے سے ہاتھ اٹھالے۔ رضوان سے کہہ دو کہ وہ جنت الفردوس کی درجہ بندی کرے۔۔۔۔ کہہ دو کہ دوزخ کو تالہ لگا دے۔۔۔۔۔ خلد بریں کی روحوں سے کہہ دو کہ آراستہ و پیراستہ ہو جائیں اور جنت کے مخلوق کی چھتوں پر صف بستہ کھڑی ہو جائیں۔ مشرق سے مغرب تک جس قدر قبریں ہیں ان سے عذاب ختم کر دیا جائے۔ آج کی رات (شب معراج) میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کے لئے تیار ہو جاؤ۔

novels mania
www.urdu novels mania.com

(معارج النبوة)

چشم زدن میں عالم بالا کا نقشہ بدل گیا۔ حکم ربی ہوا: اے جبرائیل! اپنے ساتھ ستر ہزار فرشتے لے جاؤ۔ حکم الہی سن کر جبریل امین علیہ السلام سواری لینے جنت میں جاتے ہیں اور آپ نے ایسی سواری کا انتخاب کیا جو آج تک کسی شہنشاہ کو بھی میسر نہ ہوئی ہوگی۔ میسر ہونا تو دور کی بات ہے دیکھی تک نہ ہوگی۔ اس سواری کا نام براق ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے براق پر کوئی سوار نہیں ہوا۔

ماہ رجب کی ستائیسویں شب کس قدر پر کیف رات ہے مطلع بالکل صاف ہے فضاؤں میں عجیب سی کیفیت طاری ہے۔ رات آہستہ آہستہ کیف و نشاط کی مستی میں مست ہوتی جا رہی ہے۔ ستارے پوری آب و تاب کے ساتھ جھلملارہے ہیں۔ پوری دنیا پر سکوت و خاموشی کا عالم طاری ہے۔ نصف شب گزرنے کو ہے کہ یکایک آسمانی دنیا کا دروازہ کھلتا ہے۔ انوار و تجلیات کے جلوے سمیٹے حضرت جبرائیل علیہ السلام نورانی مخلوق کے جھرٹ میں جنتی براق لئے آسمان کی بلندیوں سے اتر کر حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لاتے ہیں۔ جہاں ماہ نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخواب ہیں۔ آنکھیں بند کئے، دل بیدار لئے آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت جبرائیل امین ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ اگر آواز دے کر جگا گیا تو بے ادبی ہو جائے گی۔ فکرمند ہیں کہ معراج کے دولہا کو کیسے بیدار کیا جائے؟ اسی وقت حکم ربی ہوتا ہے یا جبریل قبل قدمیہ اے جبریل! میرے محبوب کے قدموں کو چوم لے تاکہ تیرے لبوں کی ٹھنڈک سے میرے محبوب کی آنکھ کھل جائے۔ اسی دن کے واسطے میں نے تجھے کافور سے پیدا کیا تھا۔ حکم سنتے ہی جبرائیل امین علیہ السلام آگے بڑھے اور اپنے کافوری ہونٹ محبوب دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے ناز سے مس کر دیئے۔

یہ منظر بھی کس قدر حسین ہو گا جب جبریل امین علیہ السلام نے فخر کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کو بوسہ دیا۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ہونٹوں کی ٹھنڈک پا کر حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں اے جبرائیل! کیسے آنا ہوا؟ عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے بلاوے کا پروانہ لے کر حاضر ہوا ہوں۔

ان اللہ اشاق الی لقا تک یا رسول اللہ۔

”یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے چلے زمین سے لے کر آسمانوں تک ساری گزرگاہوں پر مشتاق دید کا ہجوم ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔ (معراج النبوة)

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سینہ چاک کرنے کے بعد قلب مبارک کو زم زم کے پانی سے دھویا اور سینہ مبارک میں رکھ کر سینہ بند کر دیا۔

(مسلم شریف جلد اول صفحہ: 92)

سینہ اقدس کے شق کئے جانے میں کئی حکمتیں ہیں۔ جن میں ایک حکمت یہ ہے کہ قلب اطہر میں ایسی قوت قدسیہ شامل ہو جائے جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور عالم سماوات کا مشاہدہ کرنے بالخصوص دیدار الہی کرنے میں کوئی دقت اور دشواری پیش نہ آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانور پر عمامہ باندھا گیا۔ علامہ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شب معراج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو عمامہ شریف پہنایا گیا وہ عمامہ مبارک حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے سات ہزار سال پہلے کا تیار کیا ہوا تھا۔ چالیس ہزار ملائکہ اس کی تعظیم و تکریم کے لئے اس کے ارد گرد کھڑے تھے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور کی ایک چادر پہنائی۔ زمر کی نعلین مبارک پاؤں میں زیب تن فرمائی، یا قوت کا کمر بند باندھا۔

(معارج النبوة، صفحہ: 601) www.urdu novels mania .c

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے براق کا حلیہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سینہ سرخ یا قوت کی مانند چمک رہا تھا، اس کی پشت پر بجلی کوندتی تھی، ٹانگیں سبز زمر، دُم مرجان، سر اور اس کی گردن یا قوت سے بنائی گئی تھی۔ بہشتی زین اس پر کسی ہوئی تھی جس کے ساتھ سرخ یا قوت کے دور کا ب آویزاں تھے۔ اس کی پیشانی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

چند لمحوں کے بعد وہ وقت بھی آگیا کہ سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رکاب تھام لی۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے لگام پکڑی۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے زین کو سنبھالا۔ حضرت امام کا شفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات اسی ہزار فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف اور اسی ہزار بائیں طرف تھے۔

(معارج النبوة، ص 606)

فضا فرشتوں کی درود و سلام کی صداؤں سے گونج اٹھی اور آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود و سلام کی گونج میں سفر معراج کا آغاز فرماتے ہیں۔ اس واقعہ کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے :

www.urdu novels mania.com

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ الْإِيْنَاءِ.

”وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرب) بندے کو مسجد حرام سے (اس) مسجد اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندہ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔“

(بنی اسرائیل، 17: 1)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت شان و شوکت سے ملائکہ کے جلوس میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ یہ گھڑی کس قدر دلنواز تھی کہ جب مکاں سے لامکاں تک نور ہی نور پھیلا ہوا تھا، سواری بھی نور تو سوار بھی نور، باراتی بھی نور تو دولہا بھی نور، میزبان بھی نور تو مہمان بھی نور، نوریوں کی یہ نوری بارات فلک بوس پہاڑیوں، بے آب و گیاہ ریگستانوں، گھنے جنگلوں، چٹیل میدانوں، سرسبز و شاداب وادیوں، پرخطر ویرانوں پر سے سفر کرتی ہوئی وادی بطن میں پہنچی جہاں کھجور کے بیشمار درخت ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں کہ حضور یہاں اتر کر دو رکعت نفل ادا کیجئے یہ آپ کی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ ہے۔ نفل کی ادائیگی کے بعد پھر سفر شروع ہوتا ہے۔ راستے میں ایک سرخ ٹیلا آتا ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں سرخ ٹیلے سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ وہاں موسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے بیت المقدس بھی آگیا جہاں قدسیوں کا جم غفیر سلامی کے لئے موجود ہے۔ حور و غلمان خوش آمدید کہنے کے لئے اور تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین استقبال کے لئے بے چین و بے قرار کھڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام پر تشریف فرما ہوئے جسے باب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہا جاتا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام ایک پتھر کے پاس آئے جو اس جگہ موجود تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس پتھر میں اپنی انگلی مار کر اس میں سوراخ کر دیا اور براق کو اس میں باندھ دیا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد 3، ص 7)

آفتاب نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد اقصیٰ میں داخل ہوتے ہیں۔ صحن حرم سے فلک تک نور ہی نور چھایا ہوا ہے۔ ستارے ماند پڑ چکے ہیں، قدسی سلامی دے رہے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام اذان دے رہے ہیں، تمام انبیاء و رسل صف در صف کھڑے ہو رہے ہیں۔ جب صفیں بن چکیں تو امام الانبیاء فخر دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت فرمانے تشریف لاتے ہیں۔ تمام انبیاء و رسل امام الانبیاء کی اقتداء میں دو رکعت نماز ادا کر کے اپنی نیاز مندی کا اعلان کرتے ہیں۔ ملائکہ اور انبیاء کرام سب کے سب سر تسلیم خم کئے ہوئے کھڑے ہیں۔ بیت المقدس نے آج تک ایسا دنواز منظر اور روح پرور سماں نہیں دیکھا ہوگا۔ وہاں سے فارغ ہی عظمت و رفعت کے پرچم پھر بلند ہونے شروع ہوتے ہیں۔ درود و سلام سے فضا ایک مرتبہ پھر گونج اٹھتی ہے۔ سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوری مخلوق کے جھرمٹ میں آسمان کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ثم عرج بی پھر مجھے اوپر لے جایا گیا۔ براق کی رفتار کا عالم یہ تھا کہ جہاں نگاہ کی انتہاء ہوتی وہاں براق پہلا قدم رکھتا۔ فوراً ہی پہلا آسمان آگیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دربان نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا جبرائیل! دربان نے پوچھا، من

معک تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دربان نے کہا: مر جادروازے انہی کے لئے کھولے جائیں گے۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ آسمان اول پر حضرت آدم علیہ السلام نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہا۔ دوسرے آسمان پر پہنچے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش آمدید کہا۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام نے، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام نے، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت کی سیر کرائی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام پر پہنچے جہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اس کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہی تک پہنچے۔ سدرہ وہ مقام ہے جہاں مخلوق کے علوم کی انتہاء ہے۔ فرشتوں نے اذن طلب کیا کہ اے اللہ تیرے محبوب تشریف لارہے ہیں، ان کے دیدار کی ہمیں اجازت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تمام فرشتے سدرۃ المنتہی پر جمع ہو جائیں اور جب میرے محبوب کی سواری آئے تو سب زیارت کر لیں۔ چنانچہ ملائکہ سدرہ پر جمع ہو گئے اور جمال محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھنے کے لئے سدرہ کو ڈھانک لیا۔

اس مقام پر حضرت جبرائیل علیہ السلام رک گئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم سب کے لئے ایک جگہ مقرر ہے۔ اب اگر میں ایک بال بھی آگے بڑھوں گا تو اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات میرے پروں کو جلا کر رکھ دیں گے۔ یہ میرے مقام کی انتہاء ہے۔ سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت و عظمت کا اندازہ لگائیے کہ جہاں شہباز سدرہ کے بازو تھک جائیں اور روح الامین کی حد ختم ہو جائے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرواز شروع ہوتی ہے۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، اے جبرائیل کوئی حاجت ہو تو بتاؤ۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ مانگتا ہوں کہ قیامت کے دن پل صراط پر آپ کی امت کے لئے بازو پھیلا سکوں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ایک غلام آسانی کے ساتھ پل صراط سے گزر جائے۔

(روح البیان، جلد خامس، صفحہ: 221)

حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل امین کو چھوڑ کر تنہا انوار و تجلیات کی منازل طے کرتے گئے۔ مواہب الدنیہ میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش کے قریب پہنچے تو آگے حجابات ہی حجابات تھے تمام پردے اٹھا دیئے گئے۔ اس واقعہ کو قرآن مجید اس طرح بیان فرماتا ہے:

فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝

(النجم: 6، 7)

”پھر اُس (جلوہِ حُسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایا۔ اور وہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبِ معراج عالمِ مکاں کے) سب سے اونچے کنارے پر تھے (یعنی عالمِ خلق کی انتہاء پر تھے)۔“

(عرفان القرآن)

اس آیت کی تفسیر میں مفسر قرآن حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرورِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبِ معراج آسمانِ بریں کے بلند کناروں پر پہنچے تو تجلی الہی متوجہ نمائش ہوئی۔ صاحبِ تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ فاستوی کے معنی یہ ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افقِ اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر جلوہ فرمایا۔

پھر وہ مبارک گھڑی بھی آگئی کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم الہی میں پہنچے اور اپنے سر کی آنکھوں سے عین عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی۔ قرآن مجید محبوب و محب کی اس ملاقات کا منظر ان دلکش الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے :

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝

(النجم: 8، 9)

”پھر وہ (رب العزت اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا۔ پھر (جلوۂ حق اور حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میسر) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہو گیا)۔“

www.urdu novels mania.com

(عرفان القرآن)

صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قرب سے مشرف ہوئے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اپنے قرب سے نوازا۔ (روح البیان)

جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ الہی میں پہنچے تو ارشاد فرمایا:

فَاَوْحِيْ اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى.

(النجم: 10)

”پس (اُس خاص مقام قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبد (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی۔“

(عرفان القرآن)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وحی اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنے محبوب کو ارشاد فرمائی درمیان میں کوئی وسیلہ نہ تھا۔ پھر راز و نیاز کی گفتگو ہوئی۔ اسرار و رموز سے آگاہی فرمائی جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پوشیدہ رکھا۔ اس گفتگو کا علم اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :

مَا كَذَّبَ الشُّعْرَاءُ مَا رَأَى.

(النجم: 11)

” (اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھا۔“

اس آیت مبارکہ میں حضور سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب انور کی عظمت کا بیان ہے کہ شب معراج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس آنکھوں نے انوار و تجلیات اور برکات الہی دیکھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے تو آنکھ نے جو دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی یعنی آنکھ سے دیکھا اور دل نے گواہی دی اور اس دیکھنے میں شک و تردد اور وہم نے راہ نہ پائی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے محبوب کی آنکھوں کا ذکر فرماتا ہے :

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى.

(النجم: 17)

”اُن کی آنکھ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی (جس کو تنہا تھا اسی پر جمی رہی)۔“

اس آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس آنکھوں کا ذکر ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج کی رات اس مقام پر پہنچے جہاں سب کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدار الہی سے مشرف ہوئے تو اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں بائیں کہیں بھی نہیں دیکھا۔ نہ آپ کی آنکھیں بہکیں بلکہ خالق کائنات کے جلوؤں میں گم تھی۔ واقعہ معراج کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مزید ارشاد فرماتا ہے :

لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ.

(النجم: 18)

”بے شک انہوں نے (معراج کی شب) اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔“

اس آیت مقدسہ میں بتایا گیا ہے کہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس آنکھوں نے اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نشانیاں ملک و ملکوت کے عجائب کو ملاحظہ فرمایا اور تمام معلومات غیبیہ کا آپ کو علم حاصل ہو گیا۔

(روح البیان)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رایت ربی فی احسن صورة فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردہا...

”میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا پھر اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنا
ید قدرت رکھا اس سے میں نے اپنے سینہ میں ٹھنڈک پائی اور زمین و آسمان کی ہر چیز کو جان لیا۔“

(مشکوٰۃ شریف صفحہ: 28)

www.urdu novelsmania.com

ایک موقع پر مزید ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے:

رایت ربی بعینی و قلبی

”میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔“

(مسلم شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا مشاہدہ فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل، موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دیدار کا اعزاز بخشا۔ حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قائل ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ قسم کھاتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

www.urdu novels mania.com

فخر و عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج اللہ تعالیٰ نے تین تحفے عطا فرمائے۔ پہلا سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں۔ جن میں اسلامی عقائد ایمان کی تکمیل اور مصیبتوں کے ختم ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ دوسرا تحفہ یہ دیا گیا کہ امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جو شرک نہ کرے گا وہ ضرور بخشا جائے گا۔ تیسرا تحفہ یہ کہ امت پر پچاس نمازیں فرض ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان تینوں انعامات و تحائف کو لے کر اور جلوہ الہی سے سرفراز ہو کر عرش و کرسی، لوح و

قلم، جنت و دوزخ، عجائب و غرائب، اسرار و رموز کی بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ فرمانے کے بعد جب پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپسی کے لئے روانہ ہوئے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا، کیا عطا ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت پر پچاس نمازوں کی فرضیت کا ذکر فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نے اپنی قوم (بنی اسرائیل) پر خوب تجربہ کیا ہے۔ آپ کی امت یہ بار نہ اٹھا سکے گی۔ آپ واپس جائیے اور نماز میں کمی کرائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر تشریف لے گئے اور دس نمازیں کم کر لیں۔ پھر ملاقات ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام نے پھر کم کرانے کے لئے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بارگاہ الہی میں پہنچے دس نمازیں کم کر لیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشوروں سے بار بار مہمان عرش نے بارگاہ رب العرش میں نماز میں کمی کی التجا کی کم ہوتے ہوتے پانچ وقت کی نماز رہ گئی اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اے محبوب! ہم اپنی بات بدلتے نہیں اگرچہ نمازیں تعداد میں پانچ وقت کی ہیں مگر ان کا ثواب دس گنا دیا جائے گا۔ میں آپ کی امت کو پانچ وقت کی نماز پر پچاس وقت کی نمازوں کا ثواب دوں گا۔“

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار ہوئے اور رات کی تاریکی میں مکہ معظمہ واپس تشریف لائے۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد سوئم صفحہ: 32)

اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑی بڑی نشانیاں موجود ہیں۔ یہ ساری کائنات جو کہ کارخانہ قدرت ہے اور اس کارخانہ عالم کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھانے کے لئے بلوایا تو اس میں کتنا وقت لگا، اس کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ اللہ تعالیٰ جو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے اس رب کائنات نے اس کارخانہ عالم کو یکدم بند کر دیا سوائے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان چیزوں کے جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متحرک پایا۔ باقی تمام کائنات کو ٹھہرا دیا، چاند اپنی جگہ ٹھہر گیا، سورج اپنی جگہ رک گیا، حرارت اور ٹھنڈک اپنی جگہ ٹھہر گئی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر مبارک کی حرارت اپنی جگہ قائم رہی، حجرہ مبارک کی زنجیر ہلتے ہوئے جس جگہ پہنچی تھی وہیں رک گئی، جو سویا تھا سوتا رہ گیا جو بیٹھا تھا بیٹھا رہ گیا غرض یہ کہ زمانے کی حرکت بند ہو گئی۔

جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راتوں رات ایک طویل سفر کر کے زمین پر تشریف لائے تو کارخانہ عالم بحکم الہی پھر چلنے لگا۔ ہر شے از سر نو مراحل کو طے کرنے لگی، چاند سورج اپنی منازل طے کرنے لگے، حرارت و ٹھنڈک اپنے درجات طے کرنے لگی۔ غرض یہ کہ جو جو چیزیں سکون میں آگئی تھیں مائل بہ حرکت ہونے لگیں۔ بستر مبارک کی حرارت اپنے درجات طے کرنے لگی۔ حجرہ مبارک کی زنجیر ہلنے لگی۔ کائنات میں نہ کوئی تغیر آیا اور نہ ہی کسی کو احساس تک ہوا۔

(روح البیان، جلد 5، صفحہ 125)

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح ہوتے ہی اس واقعہ کا ذکر اپنی پچازاد بہن ام ہانی سے فرمایا۔ انہوں نے عرض کی قریش سے اس کا تذکرہ نہ کیا جائے لوگ انکار کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حق بات ضرور کروں گا میرا رب سچا ہے اور جو کچھ میں نے دیکھا وہی سچ ہے۔ صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لائے۔ خانہ کعبہ کے آس پاس قریش کے بڑے بڑے رؤساء جمع تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام حجر میں بیٹھ گئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے واقعہ معراج بیان فرمایا۔ مخبر صادق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تذکرہ کو سن کر کفار و مشرکین ہنسنے لگے اور مذاق اڑانے لگے۔ ابو جہل بولا، کیا یہ بات آپ پوری قوم کے سامنے کہنے کے لئے تیار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک۔ ابو جہل نے کفار مکہ کو بلایا اور جب تمام قبائل جمع ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ کفار واقعہ سن کر تالیاں بجانے لگے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب کا مذاق اڑانے لگے۔ ان قبائل میں شام کے تاجر بھی تھے انہوں نے بیت المقدس کو کئی بار دیکھا تھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا، ہمیں معلوم ہے کہ آپ آج تک بیت المقدس نہیں گئے۔ بتائیے! اس کے ستون اور دروازے کتنے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ یکا یک بیت المقدس کی پوری

عمارت میرے سامنے آگئی وہ جو سوال کرتے میں جواب دیتا جاتا تھا مگر پھر بھی انہوں نے اس واقعہ کو سچا نہ مانا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد اقصیٰ کے بارے میں جواب دے چکے تو کفار مکہ حیران ہو کر کہنے لگے مسجد اقصیٰ کا نقشہ تو آپ نے ٹھیک ٹھیک بتا دیا لیکن ذرا یہ بتائیے کہ مسجد اقصیٰ جاتے یا آتے ہوئے ہمارا قافلہ آپ کو راستے میں ملا ہے یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک قافلہ مقام روحاء پر گزرا، ان کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا۔ وہ لوگ اسے تلاش کر رہے تھے اور ان کے پالان میں پانی کا بھرا ہوا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ مجھے پیاس لگی تو میں نے پیالہ اٹھا کر اس کا پانی پی لیا۔ پھر اس کی جگہ اس کو ویسے ہی رکھ دیا جیسے وہ رکھا ہوا تھا۔ جب وہ لوگ آئیں تو ان سے دریافت کرنا کہ جب وہ اپنا گم شدہ اونٹ تلاش کر کے پالان کی طرف واپس آئے تو کیا انہوں نے اس پیالہ میں پانی پایا تھا یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے یہ بہت بڑی نشانی ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں فلاں قافلے پر بھی گزرا۔ دو آدمی مقام ذی طویٰ میں ایک اونٹ پر سوار تھے ان کا اونٹ میری وجہ سے بدک کر بھاگا اور وہ دونوں سوار گر پڑے۔ ان میں فلاں شخص کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ جب وہ آئیں تو ان دونوں سے یہ بات پوچھ لینا۔ انہوں نے کہا اچھا یہ دوسری نشانی ہوئی۔

(تفسیر مظہری)

"اہل ایمان نے اس واقعے کی سچائی کو دل سے مانا اور اس کی تصدیق کی مگر ابو جہل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دوڑا دوڑا گیا اور کہنے لگا: اے ابو بکر! تو نے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا کہتے ہیں۔ کیا یہ بات تسلیم کی جاسکتی ہے کہ رات کو وہ بیت المقدس گئے اور آسمانوں کا سفر طے کر کے آ بھی گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تو ضرور سچ فرمایا ہے کیونکہ ان کی زبان پر جھوٹ نہیں آسکتا۔ میں اپنے نبی کی سچائی پر ایمان لاتا ہوں۔ کفار بولے۔ ابو بکر تم کھلم کھلا ایسی خلاف عقل بات کیوں صحیح سمجھتے ہو؟ اس عاشق صادق نے جواب دیا: میں تو اس سے بھی زیادہ خلاف عقل بات پر یقین رکھتا ہوں۔ (یعنی باری تعالیٰ پر) اسی دن سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دربار نبوت سے صدیق کا لقب ملا۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب ٹھر ٹھر کر اسے سارا قصہ سنارہے تھے۔۔۔ اور نینا بغور انہیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔ ان کے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ سچا ہے اس بات کی گواہی اس کا دل دے رہا تھا۔۔۔۔۔"

novels mania
www.urdu novels mania.com



Don't Copy Paste Without my Permission!!

Surprise Double Episode ❁❁

#ناول۔ سکون۔ قلب

#از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

#قسط۔ نمبر۔ 6۔ اور۔ 7



"کتنا حسین ہو گا نہ وہ منظر۔۔۔۔"

"نینا آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"بے حد حسین۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب مسکرائے۔۔۔۔۔"

"اللہ نے ان کے علاوہ کبھی کسی سے ملاقات نہیں کی۔۔۔۔؟"

"نینا نے پوچھا۔۔۔۔"

"اللہ نے اپنے محبوب سے عرش پر ملاقات کی اور محبوب کو تحفے میں نمازدی تاکہ محبوب کا ہر امتی اس سے ملاقات کر سکے محبوب کی عرش پر ملاقات ہوئی تو ان کی امت کی فرش پر۔۔۔۔ نماز اللہ پاک سے ملاقات کا واحد ذریعہ ہے۔۔۔۔۔ نماز کے وقت ہم اللہ کے بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔۔۔۔ جب کوئی فقیر کسی نیک بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے اور کچھ مانگتا ہے تو بادشاہ اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا یہ تو دنیا کا بادشاہ تھا۔۔۔۔ جسے اللہ نے یہ مقام دیا لیکن سوچو جو پوری کائنات کا بادشاہ ہے جس

بادشاہ نے سب کچھ بنایا ہے تم اس کے دربار میں حاضر ہو گے تو کیا وہ تمہیں خالی ہاتھ لوٹائے گا وہ بادشاہ جس کے لیے سب ممکن ہے جو ہر شے پر قادر ہے۔۔۔ جو ہم سے بہتر ہمیں جانتا ہے پھر بھی ہماری سنتا ہے۔۔۔ ہم کتنے ہی گناہ کر کے اس کی دربار میں جا کر کچھ مانگے دل سے مانگے تو وہ ہمیں سب دے دیتا ہے کیونکہ میرا رب بہت رحیم ہے اس نے کہا ہے کہ مانگو مجھ سے میں تمہیں دونگا۔۔۔ تم جانتی ہو وہ اس انسان کو بھی رزق دیتا اس کی بھی دعا سنتا ہے جو اس پر ایمان ہی نہیں رکھتا جو اس کو بھلا کر جھوٹے خداؤں کو مانتا ہے۔۔۔ تو پھر سوچو جو اس پر ایمان رکھتا ہے اس کی عبادت کرتا ہے وہ اس کو کس قدر نوازتا ہوگا۔۔۔"

"میرا اللہ بہت رحیم ہے پہاڑوں جتنے گناہ کر کے بھی تم اس کے پاس جا کر دو آنسو سچے دل سے بہا کر توبہ کرو گے نا وہ معاف کر دے گا۔۔۔ وہ معاف کر دے گا۔۔۔ کیونکہ میرا رب بہت رحیم ہے۔۔۔ وہ واحد ہے جو ہم گناہگاروں کے بھی لاڈ اٹھاتا ہے۔۔۔"

"اسحاق صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔"

"نینا کے دل کی کیفیت عجیب ہونے لگی تھی آنسو راونی سے بہنے لگے۔۔۔ دل موم ہونے لگا۔۔۔"

"نین کمرے سے نکلا تو نینا کو روتے دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔۔۔"

"م۔۔۔ میں چلتی ہوں۔۔۔ اذان بھی ہونے والی ہے۔۔۔"

"نینا آنکھوں کے کنارے صاف کرتی ہوئی اٹھی۔۔۔"

"نینا کا دل کیا کہ وہ کسی ایسی جگہ چلی جائے ابھی کہ جہاں کوئی نہ ہو۔۔۔ وہ اپنے دل کی کیفیت کو سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔ خود کو اور دل کو سمجھانے کے لیے ابھی اسے کچھ وقت درکار تھا۔۔۔"

"اللہ کے امان میں جاؤ۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔"

"نینا آنسو پیتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔"

"یہ روکیوں رہی تھی۔۔۔؟"

"نینا کے جاتے ہی نین اسحاق صاحب کے قریب آیا۔۔۔"

"دل کی سیاہی آنسوؤں سے ہی مٹی ہے۔۔۔ اور اللہ اس کے دل سے سیاہی مٹا رہا ہے۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے اٹھتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔"

"نین ان کی بات سن کر کچھ پل کے لیے تو حیران رہ گیا لیکن اگلے ہی پل اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔ پھر اس نے بارگاہِ الہی میں ہاتھ اٹھا کر نینا کے لیے دعا کی۔۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"کمرے میں داخل ہوتے ہی نینا کی نظر اپنی بنائی ہوئی تصویریں پر پڑی تو بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔"

"نینا نے جیکٹ کی پوکیٹ سے موبائل نکال کر بیڈ پر پھینکا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔"

"نینا شاور لے کر باہر آئی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔"

"تم جانتی ہو وہ اس انسان کو بھی رزق دیتا اس کی بھی دعا سنتا ہے جو اس پر ایمان ہی نہیں رکھتا جو اس کو بھلا کر جھوٹے خداؤں کو ماننا ہے۔۔۔۔ تو پھر سوچو جو اس پر ایمان رکھتا ہے اس کی عبادت کرتا ہے وہ اس کو کس قدر نوازتا ہوگا۔۔۔۔"

"میرا اللہ بہت رحیم ہے پہاڑوں جتنے گناہ کر کے بھی تم اس کے پاس جا کر دو آنسو سچے دل سے بہا کر توبہ کرو گے نا وہ معاف کر دے گا۔۔۔۔ وہ معاف کر دے گا۔۔۔۔ کیونکہ میرا رب بہت رحیم ہے۔۔۔۔ وہ واحد ہے جو ہم گناہگاروں کے بھی لاڈ اٹھاتا ہے۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب کی باتیں مسلسل اس کے ذہن میں گھوم رہی تھیں۔۔۔۔"

"جب میں تم سے پہلی بار ملا تھا نا میں سمجھ گیا تھا۔۔۔۔ کہ تمہیں بھی اللہ نے چن لیا ہے۔۔۔۔ میری ایک بات یاد رکھنا کہ اللہ جنہیں اپنی عبادت کے لیے چنتا ہے وہ لوگ نایاب ہوتے ہیں۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔"

کیا واقع اللہ نے مجھے چن لیا ہے۔۔۔۔؟

"نینا خود سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔"

"کیا واقع اللہ ہے۔۔۔۔؟۔۔۔۔ کیا واقع واحد ہے۔۔۔۔؟؟

"نینا الجھن کا شکار تھی۔۔۔۔"

"اپنے دل میں جھانکو۔۔۔"

"وہ تمہارے اندر ہے۔۔۔۔"

"اللہ دیکھتا نہیں ہے محسوس ہوتا ہے۔۔۔ وہ ایک خوبصورت احساس ہے اسے سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔ وہ تمہارے دل کی آواز ہے۔۔۔ اسے سننے کی کوشش کرو۔۔۔ آنکھیں بند کرو اور اسے محسوس کرو۔۔۔ وہ ہے تمہارے اندر تمہارے دل میں وہ ہر جگہ ہے ہر جگہ۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب کی باتیں اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔۔۔۔"

"نینا نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کا دل اس بات کی گواہی دے رہا ہو کہ وہ ہے وہ ہے اور واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ اس کے دل میں ہے وہ ایک احساس ہے ایک خوبصورت احساس۔۔۔۔"

"نینا کی آنکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہنے لگے۔۔۔۔ وہ اپنے رونے کی وجہ نہیں جانتی تھی آج کل وہ بے مقصد رونے لگتی تھی۔۔۔۔ وہ لڑکی جو کبھی نہیں روتی تھی۔۔۔۔"

"ایک گہری سانس لیتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولیں پوجا کا خیال آتے ہی اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔"

"اگلے دن نینا اسحاق صاحب کے گھر جا رہی تھی جب اسے راستے میں ایلا نظر آئی۔۔۔ ایلا کو دیکھ کر اس کے ذہن میں کئی سوال اٹھے تھے۔۔۔ خیر وہ سر جھٹکتی ہوئی اسحاق صاحب کے گھر کے لیے نکل گئی۔۔۔"

"نینا نے گھر کے باہر پہنچ کر بیل بجائی۔۔۔"

"مرجا۔۔۔"

"نین نے دروازہ کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"مرجا۔۔۔"

"نینا نے بھی جواباً مسکرا کر کہا۔۔۔"

"نین نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔"

"انکل کہاں ہیں۔۔۔؟"

"نینا اندر آتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔"

"وہ اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔"

"نین دروازہ بند کرتا ہوا بولا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

"نینا دھیمے لہجے میں بولی۔۔۔"

"آئیں میں آپ کو ان کے پاس لے کر چلتا ہوں۔۔۔"

"نین نے اسحاق صاحب کے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیے۔۔۔"

"نینا اس کے پیچھے چلی گئی۔۔۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"کیا ہوا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا۔۔۔؟"

"نینا نے اسحاق صاحب کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔"

"کچھ نہیں بیٹا بس عمر کا تقاضہ ہے۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔۔"

"آپ ایک بار ڈاکٹر سے چیک اپ کروالیں۔۔۔۔"

"نینا فکرمند ہوئی۔۔۔۔"

"بیٹا بیماری تو اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے اور بیماری بھی انسان کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہے کیونکہ جب انسان بیمار پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔۔۔ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان کو ایک کا نٹا بھی چبھ جائے نا تو اسے جو تکلیف محسوس ہوتی ہے نا اس کے بدلے میں اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔۔۔ بے شک وہ واحد ہے جو سب کو معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب کے چہرے پر ابھی بھی ایک اطمینان تھا۔۔ ایک سکون تھا۔۔ جو بخوبی محسوس کیا جاسکتا تھا۔۔۔۔"

"نینا ان کو دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر حیران ہو رہی تھی۔۔۔ اس کے ذہن میں یہی سوال بار بار آ رہا تھا کہ واقع آج بھی ایسے لوگ ہیں دنیا میں جو اپنے رب کی رضا میں راضی ہیں۔۔۔۔"

"آپ کو کچھ چاہیے۔۔۔؟"

"نین نے پوچھا۔۔۔"

"نہیں بیٹا بچے آگئے ہو گے تم جاؤ میں ٹھیک ہوں پریشان مت ہو۔۔۔"

"انہوں نے ہونٹوں پر نرم مسکراہٹ سجا کر کہا۔۔۔۔"

"نین اثبات میں سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔"

"تمہیں میں ایک قصہ سناتا ہوں حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش کا۔۔۔۔ یہ سننے کے بعد تم کوگی کہ میری آزمائش تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔"

"اسحاق نے مسکراتے ہوئے کہا تو نینا اپنی تمام توجہ ان کی طرف مرکوز کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔"

"حضرت ایوب علیہ السلام انبیاء کی جماعت میں سے وہ ہستی ہیں کہ اللہ نے صبر کے معاملے میں بطور خاص ذکر فرمایا ہے لوگوں کے لیے ایک مثال اور نمونہ ٹھہرایا ہے۔۔۔۔"

"حضرت ایوبؑ اسرائیلی نہ تھے بلکہ ابراہیم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں سے تھے جیسا کہ قرآن میں بیان ہوا ہے :

وَوَهَبْنَا لِهَٰذَا سُلْطٰنًا وَيَعْقُوبَ ۖ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَأَيُّوبَ ۚ وَيُوسُفَ ۚ وَمُوسٰى
وَهٰرُونَ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْحَسَنِينَ ۝۸۴

"اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا۔ (ان میں سے) ہر ایک کو اہم نے ہدایت دی، اور نوح کو ہم نے پہلے ہی ہدایت دی تھی، اور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔۔۔۔۔"

"آپ کا قیام سرزمین عوص میں تھا جو عرب کے شمال و مغرب میں اور فلسطین کی مشرقی سرحد سے متصل ہے۔۔۔۔"

إِنَّمَا أَوْفَيْنَا لَكَ مَا وَدَّعْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالْقَبِيلِ مِنْهُ ۖ وَأَوْفَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْنٰطَ وَعِيسَىٰ وَإِيلَاقَ وَيُوشَعَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَأَوْفَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا ۚ ١٦٣

(اے پیغمبر) ہم نے تمہارے پاس اسی طرح وحی بھیجی ہے جیسے نوح اور ان کے بعد دوسرے نبیوں کے پاس بھیجی تھی، اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد کے پاس، اور

عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کے پاس بھی وحی بھیجی تھی، اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی تھی۔ (سورۃ النساء 163)

"اللہ تعالیٰ نے ان سب انبیاء کی طرف وحی بھیجی حضرت ایوب علیہ السلام بھی ان رسولوں میں سے ایک ہیں۔ اللہ نے آپؑ کو قوم حوران کی طرف مبعوث فرمایا یہ قوم ملک شام میں رہائش پذیر تھی۔ آپؑ بہت زیادہ مالدار تھے اللہ نے آپؑ کو بہت زیادہ نعمتوں سے نوازا تھا۔ آپؑ علیہ السلام کے پاس بے شمار مویشی۔ لاتعداد، نوکر چاکر اور زرعی زمینیں تھیں۔۔۔۔۔ آپؑ تاجر بھی تھے۔ تجارت کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا اللہ نے آپؑ کو کثیر اولاد عطا فرمائی۔ آپؑ خود بھی سحت مند اور طاقتور تھے۔ اصحاب کی تعداد بھی کافی تھی۔ آپؑ کے صحیفے "سفر ایوب" میں ہے :

"آپؑ علیہ السلام امیر کبیر اور بڑے صاحب ثروت تھے عہد عتیق میں ہے عوص کی سر زمین میں ایوب نامی ایک شخص تھا اور وہ شخص کامل اور صادق تھا اور خدا سے ڈرنا اور بری سے دور رہتا تھا۔ اس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں اس کے مال میں سات ہزار بھیڑیں اور تین ہزار اونٹ اور پانچ سو جوڑے بیل اور پانچ سو گدھیاں تھیں اور اس کے نوکر چاکر بہت تھے ایسا کہ اہل مشرق میں ایسا مالدار کوئی نہ تھا۔" (ایوب : 1-2-10)

"حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش :-

"اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزمانا چاہا تاکہ بعد میں آنے والوں کے لیے آپ علیہ السلام صبر کی مثال بن جائیں۔۔۔۔۔ آخر آزمائش کا مرحلہ شروع ہوا۔۔۔۔۔ آپ علیہ السلام کا سب مال و متاع چھین گیا۔ تمام اولاد اللہ پیاری ہو گئی تمام مال مویشی پلاک ہو گئے آپ شدید مرض میں مبتلا ہو گئے بیماری اس قدر شدید تھی کہ آپ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے آپ کی آزمائش انتہاء کو پہنچ گئی آپ کے ملنے والے آپ کا ساتھ چھوڑ گئے صرف آپ کی بیوی خدمت کے لیے رہ گئیں وہ بہت وفادار تھیں ان تمام مصیبتوں مشکلات اور بیماریوں کے باوجود آپ نہایت صابر و شاکر رہے اور دن رات اللہ کا ذکر کرتے رہے۔۔۔۔۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام تیرہ برس تک مصائب کے امتحان میں مبتلا رہے۔۔۔۔۔

آپ کا تمام مال و متاع ختم ہو گیا تو آپ کی صالح بیوی اجرت پر لوگوں کا کام کر کے حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت کرتی رہیں۔۔۔۔۔"

"حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ انہیں کوئی سخت بیماری لاحق تھی لیکن وہ کیا بیماری تھی؟ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ علیہ السلام کی بیماری سے متعلق بہت سی روایتیں مشہور ہیں کہ آپ علیہ السلام کو ایسی بیماری تھی کہ لوگ آپ سے گھن کھانے لگے اور آپ کو کچرے میں بٹھا دیا یہ تمام باتیں مستند نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نبیوں میں کوئی عیب یا بیماری پیدا نہیں فرماتے جس سے لوگ دور بھاگے۔۔۔۔۔"

"شیطان آپ علیہ السلام کے صبر سے بہت حسد کرتا تھا بہت کوشش کے باوجود وہ آپ علیہ السلام کے صبر کو نہ تو رسکا آخر ایک دوہ آپ کی بیوی کے پاس انسانی شکل میں آیا حکیم کے روپ میں اور کہا کہ کیا تم نہیں چاہتی کہ تمہارا مرد صحت یاب ہو جائے میں اسے شفا دے سکتا ہوں۔ اگر کوئی پوچھے تو اسے کہنا کہ اسے میں (حکیم) نے شفا دی ہے۔ بیوی نے یہ بات حضرت ایوب علیہ السلام کو بتائی۔ آپ پریشان ہو گئے کہ شیطان ان کے گھر تک کیسے پہنچ گیا آپ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو ڈانٹا اور قسم کھائی جب میں صحت یاب ہو جاؤں گا تو تجھے سو کوڑے ماروں گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی :

وَاذْكُرْ عَبْدًا لَّيَّوْبَ ۚ اِذْ نَادٰى رَبَّهٖ اِنِّىۡ مَسْمُومٌ ۖ يُضْطَرُّۢ بِغَضَبٍ مِّنْ رَّبِّ ۚ وَعَذَابٍ مُّهِمٍّ ۚ (ص)

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو، جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ : شیطان مجھے دکھ اور آزار لگا گیا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بارگاہ الہی میں التجا :-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

"آپ کی بیماری میں تمام ملنے والے آپ کو چھوڑ گئے سوائے دوساتھی کے۔۔۔۔"

ایک مرتبہ وہ آپ کے پاس آئے اور ایک نے دوسرے سے کہا : "تو جانتا ہے کہ اللہ کی قسم! شاید

ایوب جیسا گناہ جہاں والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔۔۔۔"

ساتھی نے پوچھا: وہ کیا ہے؟

تو اس نے کہا: دیکھواتنے عرصے سے بیماری دور نہیں ہوئی اور اللہ نے رحم کیا اگر ایسی بات نہ ہوئی تو رب اس کی بیماریوں کو دور فرما دیتا۔ یہ بات جب حضرت ایوب علیہ السلام کو معلوم ہوئی تو آپؑ نے اللہ سے دعا کی۔۔۔۔۔"

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ 83

"اور ایوب کو دیکھو! جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ: مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے، اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔۔۔۔۔"

شفایابی:

أَرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ 42

(ہم نے ان سے کہا) اپنا پاؤں زمین پر مارو، لو! یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کے لیے بھی اور پینے کے لیے بھی۔۔۔۔۔"

"حضرت ایوب علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا: اپنا پاؤں زمین پر مارو۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے حکم کی تعمیل کی۔ ایک چشمہ جاری ہو گیا جس میں انہوں نے غسل کیا تو جسم کی ظاہری بیماری دور ہو گئی اس کے بعد دوبارہ پاؤں زمین پر مارا دو سر اچشمہ ابل پڑا اور انہوں نے اس کا پانی پیا تو جسم کے

اندر سے مرض دور ہو گیا اور آپ علیہ السلام مکمل صحت یاب ہو گئے۔ آپ اللہ کا شکر بجالائے۔ آپ علیہ السلام کی بیوی اس حالت میں دیکھ کر پہچان نہ سکی جب حقیقت آشکار ہوئی تو اللہ کا شکر بجالائیں۔۔۔۔۔"

النعامت ربانی :

وَوَهَبْنَا لَهُ إِهْلًا وَمَثَلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِبُأُولَى الْأَنْبَاءِ ۚ 43

اور (اس طرح) ہم نے انہیں ان کے گھر والے بھی عطا کر دیے۔ اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی۔ (۲۲) تاکہ ان پر ہماری رحمت ہو، اور عقل والوں کے لیے ایک یادگار نصیحت۔۔۔۔۔"

novels mania

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ایوب علیہ السلام غسل فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سونے کی چند ٹڈیاں ان پر برسائیں۔ ایوبؒ نے ان کو دیکھا تو مٹھی بھر کر کپڑے میں رکھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؒ کو پکارا: ایوب! کیا ہم نے تم کو یہ سب دولت دے کر غنی بنادیا؟ حضرت ایوبؒ نے کہا: کیوں نہیں میرے پروردگار مگر تیری برکتوں سے کب کوئی بے پرواہ ہو سکتا ہے۔ (بخاری کتاب الانبیاء)

حضرت ایوب علیہ السلام نے ہر آزمائش پر صبر کیا اور صرف اللہ سے ثواب کی توقع رکھی تو اللہ نے ان کی تمام پریشانیوں کو دور کر دیا بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ مال و دولت اور اہل و عیال سے نواز دیا۔۔۔۔۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اللہ نے ان کی بیوی کو وفاداری اور صبر کے صلے میں پہلے سے کہیں زیادہ جوانی عطا فرمائی یہاں تک کہ پھر ان سے حضرت ایوب علیہ السلام کے چھبیس لڑکے ہوئے۔۔۔۔۔"

فَاَسْتَجِیْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ اَهْلًا وَ مِثْلَهُمْ مَعْتَمِرًا رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرًا لِّلْعٰبِدِیْنَ ۝ 84

"پھر ہم نے ان کی دعا قبول کی، اور انہیں جو تکلیف لاحق تھی، اسے دور کر دیا اور ان کو ان کے گھر والے بھی دیے، اور ان کے ساتھ اتنے ہی لوگ اور بھی تاکہ ہماری طرف سے رحمت کا مظاہرہ ہو، اور عبادت کرنے والوں کو ایک یادگار سبق ملے۔۔۔۔۔"

قسم کا کفارہ :

وَ خُذْ بِیْدِكَ ضَعْفًا فَاضْرِبْ بِهٖ وَلَا تَخْشَفْ ۚ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۙ نُّعْمُ الْعٰبِدِیْنَ ۙ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝ 44

اور (ہم نے ان سے یہ بھی کہا کہ) اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھالو، اور اس سے مار دو، اور اپنی قسم مت توڑو۔ (۲۳) حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انہیں بڑا صبر کرنے والا پایا، وہ بہترین بندے تھے، واقعہ وہ اللہ سے خوب لو لگائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔"

"حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری کی حالت میں اپنی بیوی سے ناراض ہو کر قسم کھائی تھی کہ جب صحت یاب ہو جاؤں گا تو بیوی کو سو کوڑے ماروں گا۔ جب اللہ نے آپ علیہ السلام کو صحت یابی عطا فرمائی تو آپ پریشان ہوئے کہ اتنی وفا شعار بیوی کی وفاداری کا یہ صلہ دینا مناسب نہیں ہے۔ تب اللہ نے ان کے لیے آسانی کا راستہ کھول دیا اور قسم پورا کرنے کے لیے یہ ترکیب بتائی کہ ایک کھجور کا خوشہ لے جو جس میں سوشا خیں ہوں اور تمام کو اکٹھا مارو تو یہ کوڑوں کا بدل ہو جائے گا۔ اور قسم پوری ہو جائے گی۔۔۔۔۔"

(قصص الانبیاء ص 415)

urdu
novels mania

"بیٹا ضروری نہیں ہے یہ کہ اگر کوئی شخص بیماری میں مبتلا ہے تو وہ گناہگار ہے بیماری اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہوتی ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے طرح طرح کے طریقوں سے وہ اپنے بندے کا صبر دیکھنا چاہتا ہے اس کا اس پر توکل دیکھنا چاہتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام جب بیماری میں مبتلا ہوئے تو لوگوں نے ان سے ملنا چھوڑ دیا اور طرح طرح کی باتیں بنائی لیکن وہ صبر کرتے رہے۔۔۔۔۔ اور ان کا صبر دنیا والوں کے سامنے ایک مثال بن گیا۔۔۔ ایک بار جب آپ کی بیوی کو خدمت کرتے طویل زمانہ گزر گیا، تو ایک مرتبہ حضرت ایوب سے کہا "اگر آپ اپنے پروردگار

سے دُعا کریں، تو وہ آپ کو ان مصائب سے رہائی عطا فرمائے گا، اس پر آپ نے حیرت انگیز جواب دیا کہ ”میں ستر سال تک صحیح سالم رہا، تو کم از کم اللہ کے لیے ستر سال تو صبر کر لوں۔“ یہ سُن کر بیوی خاموش ہو گئیں اور خد مت جاری رکھی۔۔۔۔۔“

”ایسے ہی اللہ نے اپنے اور انبیاء کرام کو بھی آزمائش میں ڈالا تھا۔۔۔۔۔ مسلمان کے لیے یہ بات فخر کی ہونی چاہیے کہ اس کا رب اسے آزمائش کے قابل سمجھتا ہے۔۔۔۔۔“

”وہ ٹھٹھ کر بتا رہے تھے۔۔۔۔۔ ان کے چہرے پر ایک سکون تھا ایک ایسا سکون جس کی چاہ ہمیشہ سے نینا کو تھی۔۔۔۔۔ جب بھی وہ اللہ کا یا اس کے کسی نبی کا ذکر کرتے تھے تو کبھی تو ان کے چہرے سے مسکراہٹ نہیں جاتی تھی۔۔۔۔۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ ان کے ذکر میں ایک سکون محسوس کر رہے ہیں۔۔۔۔۔“

”آپ سے ایک پوچھوں۔۔۔۔۔؟“

”نینا نے اجازت چاہی۔۔۔۔۔“

”ضرور۔۔۔۔۔“

”وہ مسکرائے۔۔۔۔۔“

”آپ ہمیشہ اتنے پر سکون کیسے رہتے ہیں۔۔۔۔۔؟“

”نینا حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔“

”یہ تو میرے اللہ کی شان ہے کہ اس نے مجھے پر سکون رکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔ مجھے سکونِ قلب جیسی

نعمت سے نوازا ہوا ہے۔۔۔۔۔ یہ سب میرے رب کی شان ہے۔۔۔۔۔“

"اسحاق صاحب اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔۔"

"آپ دعا کریں نا پھر کہ وہ مجھے بھی اس نعمت سے نواز دے۔۔۔"

"نینا نم آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔"

"تم خود دعا کرو اس سے وہ ضرور تمہاری سنے گا۔۔۔"

"اسحاق صاحب نینا کو دیکھتے ہوئے بولے۔۔۔۔"

"وہ میری نہیں سنے گا۔۔۔ اسے سننی ہوتی تو بہت پہلے سن چکا ہوتا۔۔۔۔"

"نینا رونے کے قریب تھی۔۔۔۔"

"تم نے کبھی اس سے دعا کی۔۔۔۔؟"

"وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔"

"نینا خاموش ہو گئی کیونکہ اس نے تو کبھی یہ دعا ہی نہیں کی تھی کہ اسے سکون میسر ہو۔۔۔۔"

"تم نے کبھی اس سے ہی نہیں دعا کی ہوگی۔۔۔۔ میں نے کہا تھا نا تمہیں کہ وہ اس کی بھی سنتا ہے جو

اس پر ایمان نہیں رکھتا۔۔۔۔ تو پھر وہ تمہاری کیوں نہیں سنے گا بیٹا وہی تو ہے جس سب کی سنتا

ہے۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔۔"

"نینا خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔"

"کیا ہوا۔۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نے اسے خاموش پا کر پوچھا۔۔۔۔"

"کچھ نہیں۔۔۔ آپ آرام کریں۔۔۔ میں چلتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔"

"نینا کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔"

"اللہ کے امان میں جاؤ۔۔۔"

"انہوں نے اسے دعا دی۔۔۔"

"نینا مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔۔۔"

[LRI: ❤️] [PDI: LRI: ❤️] [PDI: LRI: ❤️] [PDI: LRI: ❤️]



urdu
novels mania

Don't Copy Paste Without my Permission!!

www.urdu novels mania.com

#ناول۔ سکون۔ قلب

#از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

#قسط۔ نمبر۔ 8



"نینا میری جان تمہیں کیا ہو گیا ہے تم ایسی تو نہیں تھی۔۔۔ نہ ہنستی ہو۔۔۔ نہ کچھ بولتی ہو۔۔۔ خود میں ہی کہیں کھوئی رہتی ہو کیا سوچتی رہتی ہو سارا دن پلیر شنیر کرو مجھ تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ پریشانی ہے کیا کوئی یا پھر طبعیت ٹھیک نہیں ہے تمہاری کچھ تو بتاؤ پلیر۔۔۔۔۔"

"پو جانینا کے ہاتھ تھامے پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔"

"تمہارے پاس میرے درد کی دوا ہی نہیں ہے میں تمہیں بتا کر کیا کرونگی۔۔۔۔۔"

"نینا نے سر اٹھا کر نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔"

"کس درد کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔ کچھ تو بتاؤ ہو سکتا ہے میں تمہارے کام آ جاؤں۔۔۔۔۔"

"پو جا اس کے جواب پر الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔"

"کچھ نہیں۔۔۔۔۔"

"نینا نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔۔۔ اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔"

"پو جا تا سرف سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"میں تمہیں کیا بتاؤں پو جا کہ میں ہر پل کا اذیت سے گزرتی ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے پاس میرے درد کی دوا نہیں ہے۔۔۔۔۔"

"نینا چھت کو تکتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

"تم نے کبھی اس سے ہی نہیں دعا کی ہوگی۔۔۔۔ میں نے کہا تھا نا تمہیں کہ وہ اس کی بھی سنتا ہے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا۔۔۔۔ تو پھر وہ تمہاری کیوں نہیں سنے گا بیٹا وہی تو ہے جس سب کی سنتا ہے۔۔۔۔"

"نینا کے کانوں میں اسحاق صاحب کی باتیں گونجنے لگی۔۔۔۔"

"نینا نے گہری سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔"

"یا اللہ مجھے سکونِ قلب عطا فرما۔۔۔۔"

"نینا کے لبوں نے حرکت کی اور بے اختیار آنسو اس کی آنکھوں سے تیزی سے بہنے لگے۔۔۔۔۔"

"مجھے سکونِ قلب عطاء فرما۔۔۔۔۔"

"آنسوؤں نے اور شدت اختیار کر لی۔۔۔۔"

"سکونِ قلب عطاء فرما۔۔۔۔۔"

"اب کی بار اس کی ہچکیوں بندھ چکی تھی۔۔۔۔۔"

"روتے روتے وہ کب سوئی اسے خبر نہیں ہوئی۔۔۔۔۔"

[LRI] ♥ [PDI] LRI ♥ [PDI] LRI ♥ [PDI] LRI

"اگلی صبح نینا کی آنکھ کھلی تو فجر کی اذان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔"

"گھڑی میں ٹائم دیکھا تو حیرت سے اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔۔۔ نینا حیران تھی۔۔۔ کہ نہ تو آج اسے کوئی برا خواب آیا تھا اور نہ ہی وہ چونک کر رات کے آخری پہاڑھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔"

"تم جانتی ہو وہ اس انسان کو بھی رزق دیتا اس کی بھی دعا سنتا ہے جو اس پر ایمان ہی نہیں رکھتا جو اس کو بھلا کر جھوٹے خداؤں کو مانتا ہے۔۔۔ تو پھر سوچو جو اس پر ایمان رکھتا ہے اس کی عبادت کرتا ہے وہ اس کو کس قدر نوازتا ہوگا۔۔۔۔"

"ابھی وہ اسی سوچ میں گھم تھی کہ اسحاق صاحب کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔"

"نینا کے لب بے اختیار مسکرا اٹھے تھے۔۔۔۔۔"

"اس میں اور اللہ میں اب کچھ ہی فاصلہ رہ گیا تھا۔۔۔ شاید اس نے اللہ کو ڈھونڈ لیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن کیا اس کی تلاش یہی پر ختم ہو گئی تھی یا پھر سفر ابھی باقی تھا۔۔۔۔۔"

"نینا خوشی سے جھومتی ہوئی اٹھی اور کھڑکی کھول کر صبح کی خوبصورتی دیکھنے لگی۔۔۔۔۔"

"آج سے خوبصورت صبح اسے کوئی نہیں لگی تھی۔۔۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

[LRI] ♥ [PDI] LRI ♥ [PDI] LRI ♥ [PDI]

"بابا کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟"

"ایلا نے پوچھا۔۔۔۔۔"

"بہتر ہے پہلے سے۔۔۔۔۔"

"ننن نے سادے سے انداز میں کہا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"

"اس نے گہری سانس لی۔۔۔"

"کیا تم ان سے ملنے نہیں آؤ گی۔۔۔؟"

"ننن نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ہمم آؤ گی۔۔۔ ٹائم ملا تو۔۔۔"

"وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔۔۔"

"ٹائم ملا تو۔۔۔؟"

"اس نے تعجب سے پوچھا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"

"ایلا دھیے لہجے میں بولی۔۔۔"

"وہ تمہیں کچھ غلط تو نہیں کہتے ایلا۔۔۔ تم انہیں کیوں نہیں سمجھتی۔۔۔؟"

"ننن دکھ سے پوچھنے لگا۔۔۔"

"مجھے کچھ کام ہے میں جاتی ہوں۔۔۔"

"وہ بات بدلتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔"

"ننن تاسف سے اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔"

"یہ آپ کے لیے۔۔۔۔"

"نینا نے تازے پھولوں کا گلہستہ اسحاق صاحب کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔۔۔ ویسے آج تو بڑی ہی خوش نظر آرہی ہو کیا وجہ ہے اس خوشی کی۔۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نے گلہستہ لیتے ہوئے نینا کے چہرے کو دیکھا جہاں خوشی کے کئی رنگ تھے۔۔۔"

"جی آج واقع میں بہت خوش ہوں آپ جانتے ہیں آج نہ تو میں نے کوئی برا خواب دیکھا اور نہ ہی میں رات کو چونک کر اٹھی اور جب میری صبح آنکھ کھلی تو اذان ہو رہی تھی۔۔۔ آپ جانتے ہیں آج کا دن

میرے لیے بہت خاص ہے۔۔۔۔۔"

"نینا خوشی سے انہیں بتانے لگی۔۔۔۔۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔ اس کا مطلب اللہ نے تمہاری دعا کو قبول کر لیا۔۔۔ کیا اب تم

www.urdu novels mania.com

پر سکون ہو۔۔۔۔؟"

"وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔۔۔"

"آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے کہ میں نے اللہ سے دعا کی تھی۔۔۔ کیا اللہ نے یہ بھی آپ کو بتا

دیا۔۔۔۔؟"

"وہ کسی معصوم بچے کی طرح سوال کر رہی تھی۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہے اللہ نے مجھے نہیں بتایا لیکن بس مجھے ایسا لگا کہ تم نے اللہ سے دعا مانگی۔۔۔"

"اسحاق صاحب اس کی بات سن کر مسکرا دیے۔۔۔۔"

"اچھا۔۔ مگر شاید ابھی میری دعا قبول نہیں ہوئی کیونکہ ابھی میں مکمل طور پر سکون نہیں ہوں لیکن میں خوش ہوں کیونکہ مجھے وہ برے خواب نہیں آنے کل رات آپ جانتے ہیں میں وہ خواب دیکھ کر کافی ڈر جایا کرتی تھی۔۔۔"

"وہ بچوں کی طرح بتانے لگی۔۔۔"

"ہر دعا کے قبولیت کا ایک وقت مقرر ہے تم اس وقت کا انتظار کرو دعا ضرور قبول ہوگی۔۔۔"

"انہوں نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"مجھے انتظار رہے گا اس وقت کا۔۔۔ اور آپ جانتے ہیں میں نے صبح تو کئی بار ہوتے دیکھی ہے لیکن اس صبح میں کچھ خاص تھا۔۔ پہلے تو چاروں طرف اندھیرا تھا اور پھر جب سورج طلوع ہونے لگا تو وہ آہستہ آہستہ اندھیرے کو مٹاتا جا رہا تھا میں ساکت سی کھڑی سب دیکھ رہی تھی اور آپ جانتے ہیں وہ دیکھ کر مجھے خیال آیا۔۔۔۔"

"نینا مسکراتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نے تعجب سے پوچھا۔۔۔"

"وہ دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ آپ بھی میری زندگی میں سورج کی طرح آئے اور مجھے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے۔۔۔۔۔ بلکل اسی طرح جیسے سورج جب طلوع ہوتا ہے تو آسمان سے سارے اندھیروں کو چھا دیتا ہے۔۔۔ میں آسمان تو نہیں ہوں لیکن آپ میری زندگی میں سورج کی وہ روشنی ہیں جیسے آپ نور کہتے ہیں۔۔۔ میں جانتی ہوں ابھی میں مکمل طور پر روشن نہیں ہوئی ہوں لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ ایک دن مجھے مکمل طور پر ان اندھیروں سے نکال لیں گے۔۔۔۔۔"

"نینا محبت سے بول رہی تھی اس کے ایک ایک لفظ میں اسحاق صاحب کے لیے احترام اور محبت تھی۔۔۔۔۔"

"تم مجھ پر اتنا بھروسہ کیوں کرتی ہو۔۔۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب تعجب سے پوچھنے لگے۔۔۔۔۔"

"میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔ لیکن مجھے لگتا ہے ایسا میرا دل کہتا ہے کہ آپ مجھے اندھیروں سے نکال کر

میری منزل تک پہنچا دیں گے۔۔۔۔۔"

"نینا پر مسرت لہجے میں بولی۔۔۔۔۔"

"خوش رہو۔۔۔۔۔"

"انہوں نے نینا کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔"

"اوہ میں تو پوچھنا ہی بھول گئی آپ کی طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔۔۔؟"

"نینا یاد آنے پر بولی۔۔۔۔۔"

"اللہ کا کرم ہے پہلے سے بہتر ہوں۔۔۔۔۔"

"وہ مسکرانے لگے۔۔۔۔"

"یہ کس نے لکھا ہے۔۔۔۔؟"

"نینا نے کمرے کی دیوار پر ایک کیلیگرافی لگی دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔ جس پر بڑے بڑے حروف میں اللہ لکھا ہوا تھا۔۔۔۔"

"یہ میری بیٹی ایلا اور اس کی ماں نے لکھا تھا۔۔۔۔۔"

"وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولے تھے جیسے ماضی کی کئی یادیں تازہ ہو گئی ہو۔۔۔"

"آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔۔؟"

"نینا نے انہیں بغور دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"ضرور۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب حال میں واپس آتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔۔"

"ایلا آپ کی بیٹی ہے لیکن آپ سے اتنی الگ کیوں ہے وہ۔۔۔۔؟"

"نینا نے پوچھا۔۔۔۔۔" www.urdu novelsmania.com

"تم اس سے ملی ہو کیا۔۔۔۔؟"

"انہوں نے اٹا سوال کیا۔۔۔۔"

"جی میری ملاقات ہوتی رہتی ہے ہم ایک ہی یونی میں ہیں۔۔۔۔"

"نینا نے بتایا۔۔۔۔"

"اچھا۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب سر ہلاتے ہوئے بولے ۔۔۔"

"آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔۔۔"

"نینا نے انہیں دیکھا جو خاموش بیٹھے تھے۔۔۔"

"بیٹا اللہ نے ہر ایک کی شخصیت کو دوسرے سے مختلف رکھا ہے ہر ایک کا نظریہ دوسرے بندے سے الگ ہوتا ہے۔۔۔ کوئی بھی مکمل طور پر کسی کے جیسا نہیں ہوتا۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے عادتاً دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔"

"لیکن پھر بھی وہ بالکل الگ ہے۔۔۔ آپ کو یاد ہے آپ نے مجھے کہا تھا کہ جانداروں کی تصویر بنانا

آپ کے مذہب میں حرام ہے اللہ کو یہ نہیں پسند لیکن ایلا کو میری بنائی ہوئی تصویریں بہت آئی تھیں۔۔۔ وہ ان سے بہت متاثر تھی اس کے علاوہ وہ کبھی بھی آپ کی طرح بات نہیں کرتی میں نے ہمیشہ آپ کو اللہ کی بات کرتے سنا ہے۔۔۔ اور ایلا کو کبھی نہیں جب کے میرا اور پوجا کا اکثر وقت ایلا کے ساتھ گزرتا ہے۔۔۔۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ وہ آپ کی بیٹی ہے تو بہت حیران ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ مکمل طور پر آپ سے الگ ہے۔۔۔"

"نینا دھیمے لہجے میں بولی۔۔۔۔"

"وہ پہلے ایسی نہیں تھی۔۔۔ اپنی ماں کے جانے کے بعد ایسی ہو گئی ہے۔۔۔ جب اس کی ماں اس دنیا سے گئی تو ایلا زیادہ بڑی نہیں تھی۔۔۔ اسے اپنی ماں کے جانے کا گہرا صدمہ پہنچا تھا۔۔۔ اسے لگتا ہے کہ اللہ نے اس کی ماں کو اس سے چھین لیا ہے۔۔۔ غلطی میری بھی ہے اس میں میں نے سوچا تھا کچی ہے ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ ابھی عقل نہیں ہے۔۔۔ لیکن میں غلط تھا۔۔۔ اگر میں اس وقت

اسے سنبھال لیتا تو بات اتنی آگے نہ بڑھتی۔۔۔۔ جب وہ اپنی حدود میں سے نکلنے لگی اللہ کی قائم کردہ حدود سے نکلنے لگی تو میں نے اسے سمجھایا کہ تم غلط کر رہی ہو یہ سب اچھا نہیں ہے اللہ نے عورت کو سات پردوں میں بنایا ہے اسے پردے میں رہنے کا کہا ہے۔۔۔۔ سر پر سے دوپٹے کو سر کئے مت دو یہ تمہاری حفاظت کرتا ہے یہ اللہ کا حکم ہے۔۔۔۔ لیکن وہ باغی ہو گئی اسے میری باتیں اچھی نہیں لگتی تھیں اسے میرا ٹوکنا پسند نہیں تھا وہ اپنی مرضی سے جینا چاہتی تھی اور پھر ایک وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔ کسی نے صحیح ہی کہا ہے کہ بچے چھوٹے ہوں تب ہی سے انہیں صحیح راستہ دیکھانا چاہیے کیونکہ چھوٹے بچے کسی نرم ٹہنی کے مانند ہوتے ہیں جیسے چاہو انہوں موڑ لو لیکن جب وہی ٹہنی شاخ بن جاتی ہے تو اسے موڑنے کی چاہ میں ہم اسے توڑ بیٹھتے ہیں۔۔۔۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ اللہ کو مانتی نہیں ہے مانتی ہے وہ بھی وہ جانتی ہے وہ ہے۔۔۔۔ لیکن وہ اس سے بدگمان ہو گئی اس کی بدگمانی نے اسے اللہ سے دور کر دیا ہے۔۔۔۔"

"تم جانتی ہو میں پہلے ایسا نہیں تھا میں بھی غافل لوگوں میں سے تھا۔۔۔۔ مجھے سیدھے راستے پر لانے کے لیے اللہ نے پاکیزہ کو وسیلہ بنایا۔۔۔۔ ایلہ کی ماں نے میری دنیا بدل دی مجھے اللہ سے ملوا دیا۔۔۔۔ وہ اپنے نام کی طرح پاکیزہ تھی۔۔۔۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں اس جیسی عورت سے نہیں ملا۔۔۔۔ اب بس دعا ہے جیسے تمہارے لیے اللہ نے مجھے وسیلہ بنایا ہے ایسے ہی میں چاہتا ہوں کہ اللہ میری بیٹی کے لیے بھی کوئی وسیلہ بنا دے ورنہ میں محشر میں پاکیزہ کو کیا جواب دوں گا وہ اسے میرے پاس چھوڑ کر گئی تھی اسے راستہ دیکھنا میرا کام تھا لیکن میری ایک غلطی نے اسے غلط راہ دیکھا دی۔۔۔۔"

"یہ بتاتے ہوئے اسحاق صاحب کی آنکھیں اشک بار تھیں۔۔۔"

"تمہیں یاد ہے میں نے کہا تھا کہ اللہ کسی کسی کو اپنی عبادت کے لیے چنتا ہے وہ ہر کسی کو ہدایت نہیں دیتا اب شاید تمہیں میری بات سمجھ آگئی ہوگی کہ میں نے یہ کیوں کہا تھا کیونکہ مثال تمہارے سامنے ہیں ایلا میری بیٹی ہے لیکن پھر بھی اللہ سے دور ہے میں اسے نہیں سمجھا سکا۔۔۔ یہ معاملات اللہ کے ہیں اگر وہ چاہے گا تو ضرور وہ بھی براہ راست پر آجائے گی اور مجھے اس دن کا انتظار ہے۔۔۔۔"

"نینا نے انہوں نے دیکھا جو باقی دنوں سے مختلف نظر آ رہے تھے۔۔۔۔"



Don't Copy Paste Without my Permission!!

Long Episode

www.urdu novelsmania.com

#ناول۔ سکون۔ قلب



#از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

#قسط۔ نمبر۔ 9



"سنو پوجا تمہارے پاس کوئی اسکارف ہے۔۔۔؟"

"اگلے دن یونی سے واپسی آ کر نینا پوجا کے کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولی۔۔۔"

"پتہ نہیں چیک کرتی ہوں۔۔۔"

"پوجا الماری کی طرف بڑھ گئی۔۔۔"

"یہ لو۔۔۔ ویسے تم ایک بات تو بتاؤ کہ تم یہ روز روز کہاں چلی جاتی ہو یونی سے واپس آ کر۔۔۔؟"

"پوجا تفتیش سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"کہیں نہیں بس۔۔۔۔"

"نینا نے اسکارف اس کے ہاتھ سے لیا اور اپنے کمرے میں آ گئی۔۔۔"

"نینا۔۔۔۔"

"پوجا اس کے پیچھے اسے آواز دیتی ہوئی اس کے کمرے میں آ گئی۔۔۔۔"

"یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟" www.urdu novelsmania.com

"پوجا نے حیرت سے نینا کو دیکھا جو اسکارف باندھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔"

"اسکارف پہن رہی ہوں۔۔۔"

"نینا نے مصروف انداز میں کہا۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔؟ اس سے پہلے تو کبھی نہیں پہنا تم نے۔۔۔۔؟"

"پوجا حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"اللہ نے عورت کو سات پردوں میں بنایا ہے اسے پردے میں رہنے کا کہا ہے۔۔۔ سر پر سے دوپٹے کو سر کئے مت دو یہ تمہاری حفاظت کرتا ہے یہ اللہ کا حکم ہے۔۔۔"

"نینا کو بے اختیار اسحاق صاحب کی بات آئی۔۔۔"

"نینا۔۔۔"

"پو جانے اسے آواز دی۔۔۔"

"بس دل کیا تو پہن لیا گناہ تھوڑی کر لیا ہے جو تم ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو۔۔۔"

"وہ ہوش میں آتے ہوئے بولی۔۔۔"

"خیر میں جا رہی ہو بائے۔۔۔"

"نینا نے اسکارف پن اپ کرتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔"

"پو جا حیران سی کھڑی اسے جاتا دیکھنے لگی جو کچھ دن سے الگ ہی نظر آ رہی تھی۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

LRI: PDI: LRI: PDI: LRI: PDI: LRI: PDI:

"آپ مسکرا کیوں رہے ہیں۔۔۔؟"

"نینا نے اسحاق صاحب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ماشاء اللہ آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"

"اسحاق صاحب کو نینا سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔۔"

"نینا مسکرا دی۔۔۔"

"آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔؟"

"نینا چائے کا کپ نیچے رکھتی ہوئی بولی۔۔۔"

"جی ضرور۔۔۔۔۔"

"آپ کل کچھ بتا رہے تھے میں اس بات کو تفصیل سے سننا چاہوں گی۔۔۔ کیا آپ مجھے بتائے گئیں۔۔۔؟"

"نینا نے پوچھا۔۔۔"

"کس بارے میں۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نے پوچھا۔۔۔۔"

"یہی کہ اللہ نے عورت کو سات پردوں میں بنایا ہے اسے پردے میں رہنے کا کہا۔۔۔۔ اسے خیال

رکھنا چاہیے کہ اس کے سر سے دوپٹہ نہ سر کے۔۔۔۔"

"نینا ان کی باتوں کو دہرانے لگی۔۔۔۔"

"بیٹا اللہ قرآن پاک کی سورۃ الاحزاب آیت نمبر 59 میں فرماتا ہے کہ!

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ آلِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَىٰ هُنَّ مِنْ جُلْبُسِهِنَّ ذَٰلِكَ
أَدْنَىٰ فَمَن يَؤْتِ رَفْعًا فَلَا يُوْزَنُ ۚ ذَٰلِكَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

"اے نبی، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلوٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔۔۔۔"

"جانتی ہو جب پردے کا حکم آیا تو دنیا کی سب سے پاک عورتوں نے دنیا کے سب سے پاک مردوں سے بھی پردہ کیا۔۔۔۔"

"اس حکم کے بعد ہی یہ بھی بتا دیا اللہ نے کہ ایسا حکم آیا کیوں؟ تاکہ وہ "پہچان لی جائیں"، مراد یہ ہے کہ ان کے لباس کو دیکھ کر ہر دیکھنے والا جان لے کہ وہ شریف اور باعصمت عورتیں ہیں اور کوئی ان کے متعلق غلط خیال دل میں نہ لائے، نہ ہی کسی غلط مقصد کے استعمال کے لیے اسے سوچے (اور یہ بھی کہ وہ پہچان لی جائیں کہ یہ مسلمان عورتیں ہیں، حجاب کو اللہ نے مسلمان عورتوں کی پہچان سے تشبیہ دی ہے! کتنی خوبصورت بات ہے نا ❀-) اور پھر اللہ نے کہا "اور نہ ستائی جائیں" یعنی کوئی ان کو ستائے نہ، ان سے تعرض نہ کیا جائے، وہ محفوظ رہیں۔ اللہ نے ہماری حفاظت کے لیے ہمیں حجاب (پردے) کا حکم دیا ہے۔۔۔۔"

"بیٹا اللہ نے عورت کو سات پردوں میں بنایا ہے۔۔۔۔ اسے پردے میں ہی رہنے کا حکم دیا اس کی خوبصورتی پر صرف اس کے شوہر کا حق رکھا۔۔۔۔ جانتی ہو عورت یہ حکم کیوں دیا گیا کہ وہ ہمیشہ اپنے

سر پر دوپٹہ رکھے یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ جب عورت کے سر سے دوپٹہ سرکتا ہے تو ساتھ ساتھ رحمت کے فرشتے اس کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں۔۔۔۔ اللہ فرماتا ہے کہ!

"اے نبی، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلوٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔۔۔۔"

سو جو اللہ کہہ رہا ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں ستائی نہ جائیں۔۔۔۔"

"نینا جس رب نے عورت کو تخلیق کیا ہے وہ کس طرح اس عورت کے بارے اس بندی کے بارے دوسرے انسانوں کے منہ سے اس کے جسم پر فقرے کستے سن سکتا ہے۔۔۔۔ جب ایک باپ یہ بات برداشت نہیں کر سکتا تو پھر جس رب نے اسے بنایا ہے وہ کیسے کریں گا کیا یہ بات تکلیف دہ نہیں ہے۔۔۔؟

"اسحاق صاحب اسے ٹھہر کر بتا رہے تھے۔۔۔۔"

"نینا یہ چادر ایک ڈھال ہے عورت کے لیے ایک ایسی ڈھال جو اسے محفوظ کرتی ہے شیطانوں سے اس دنیا میں گھومتے درندوں سے بس یہ بات سمجھنے کی ہے۔۔۔۔ جس کو سمجھ آ جاتی ہے وہ ان درندوں سے بچ جاتیں ہیں اور جس کو نہیں سمجھ آتی وہ ان درندوں کی حواس کا نشانہ بن جاتیں ہیں۔۔۔۔"

"جس طرح عورت خود کو سنوارنا خود کو نکھارنا اپنا فرض سمجھتی ہے اپنا حق سمجھتی ہے اسی طرح اس کی حفاظت کرنا بھی اس کا فرض ہے۔۔۔۔ اگر وہ اپنی مدد نہیں کریں گی تو پھر کوئی بھی نہیں کر سکے گا۔۔۔۔"

"ایسا نہیں کہ عورت کو ہی سارے حکم دیے گئے ہیں مرد کے لیے بھی حکم ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں اگر عورت پردے میں رہ کر اپنی حفاظت کریں اور مرد اپنی نگاہوں کو قابو میں رکھے تو آج بھی دنیا کا نظام بدل سکتا ہے کیونکہ میرے رب کو انسان کی ایک ادبھاگئی ناتو وہ اسے بخش دیتا ہے وہ انسانوں کی طرح نہیں کرتا ہے کہ ننانوے اچھے کام کرو لیکن ایک نہ کرو تو انسان ناراض ہو جاتا ہے لیکن اللہ کے کام نرالے ہیں اگر انسان ننانوے گناہ کریں اور صرف ایک اچھا کام کریں تو میرا رب اس سے راضی ہو جاتا ہے اس کا معاف کر دیتا ہے میرے رب کی شان بڑی نرالی ہے۔۔۔۔"

"نینا انسان کا سفر اللہ سے شروع ہے اور اللہ پر ہی ختم ہے انسان اسی کی طرف سے آیا ہے اور واپس بھی اسی کی طرف جانے گا۔۔۔۔"

"اللہ اور انسان کا رشتہ بڑا ہی خوبصورت ہے۔۔۔ اگر وہ سچے دل سے نبھایا جائے تو انسان عرش کی سیر کرتا ہے۔۔۔ اسے اللہ کے دوست ہونے کا اعزاز ملتا ہے اور یہ اعزاز بہت ہی نایاب ہوتا ہے۔۔۔ یہ اعزاز لاکھوں کروڑوں لوگوں میں سے کسی ایک کو ملتا ہے۔۔۔"

"اور تم جانتی ہو اللہ اپنی عبادت کے لیے بندے خود چنتا ہے جو اسے پسند آ جاتا ہے پھر وہ اسے سب کا پسندیدہ بنا دیتا ہے۔۔۔۔"

"وہ جیسے چاہے عزت دیتا ہے اور جیسے چاہے ذلت دیتا ہے کیونکہ میرا رب ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے۔۔۔۔"

"وہ ہر شے پر قادر ہے اس کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔۔۔ وہ لازوال ہے۔۔۔ وہ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ تم جانتی ہو کہ اگر کسی گناہگار کا ایک آنسو اللہ کے خوف سے کیا اللہ کی محبت میں بہ جائے نا تو وہ اس کا بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف کر دیتا ہے وہ اپنے بندے کے آنکھ سے نکلے ایک آنسو کو بھی رائیگاں نہیں جانے دیتا تو پھر سوچو کہ وہ ہم سے کس قدر محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب کے لب آہستہ آہستہ ہل رہے تھے اور آنکھوں سے اشک ٹوٹ ٹوٹ کر رخسار پر بہ رہے تھے۔۔۔۔۔"

"نینا ساکت سی انہیں سننے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے وقت کی خبر ہی نہ ہو سکی۔۔۔۔۔"

"تم جانتی ہو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مدینے ایک گانے گانے والا رہا کرتا تھا۔۔۔ اسی سے اس کی روزی روٹی چلتی تھی۔۔۔ لیکن جب اس کی عمر زیادہ ہو گئی تو اس کی آواز میں بھی تبدیلی آگئی پھر کسی کو اس کے گانے اچھے نہیں لگتے تھے۔۔۔ کوئی بھی اسے نہیں سنتا تھا۔۔۔ پھر ایک وقت آیا کہ اس کے گھر میں فاقے پڑنے لگے اور گھر کا سارا سامان بھی بک گیا تھا۔۔۔ پھر ایک دن تنگ آ کر وہ جنت البقیع میں گیا۔۔۔ اور اللہ پاک کو پکارنے لگا۔۔۔۔۔"

"یا اللہ! اب تو مجھے پکارنے کے سوا کوئی راستہ نہیں۔۔۔۔۔ مجھے بھوک ہے۔۔۔۔۔"

"میرے گھر والے پریشان ہیں۔۔۔۔۔"

"یا اللہ! اب مجھے کوئی نہیں سنتا۔۔۔"

"تو تو میری سن..!"

"تو تو میری سن..!"

"میں تنگ دست ہوں تیرے سوا میرے حال سے کوئی واقف نہیں۔۔۔۔"

"وہ وہاں جنت البقیع میں اللہ کو پکار رہا تھا اور یہاں حضرت عمر مسجد میں سو رہے تھے کہ

خواب میں آواز آئی اے عمر! اٹھو۔۔۔ میرا ایک بندہ مجھے بقیع میں پکار رہا

ہے۔۔۔ اس کی مدد کو پہنچو۔۔۔۔"

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو ننگے سر ننگے پیر جنت البقیع کی طرف

دوڑے۔۔۔۔"

"وہاں پہنچ کر دیکھتے ہیں کہ جھاڑیوں کے پیچھے ایک شخص دھاڑیں مار مار کر رو رہا

ہے۔۔۔۔"

"اس نے جب حضرت عمر کو آتے دیکھا تو بھاگنے لگا سمجھا کہ شاید حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کوڑا لے کر آرہے ہیں۔۔۔۔"

"حضرت عمر نے کہا کہ کہاں جا رہے ہو؟؟ میں تمہاری مدد کے لیے آیا ہوں۔۔۔۔"

"وہ حیرت میں بولا آپ کو کس نے بھیجا ہے؟

"حضرت عمر نے کہا جس سے لو لگائے بیٹھے ہو مجھے اس نے تمہاری مدد کے

لئے بھیجا ہے۔۔۔۔۔"

"یہ سننا تھا وہ شخص گٹھنوں کے بل گرا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا اور کہنے لگا۔۔۔"

یا اللہ!

"ساری زندگی تیری نافرمانی کی۔۔۔"

"تجھے بھلائے رکھا۔۔۔"

"یاد بھی کہا تو روٹی کے لیے۔۔۔"

"اور تو نے اس پر بھی "لیک" کہا۔۔۔"

"اور میری مدد کے لئے اپنے اتنے عظیم بندے کو بھیجا۔۔۔"

"میں تیرا مجرم ہوں۔۔۔"

"یا اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔"

"مجھے معاف کر دے۔۔۔"

"یہ کہتے کہتے وہ مر گیا۔۔۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی

اور اس کے گھر والوں کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر فرمایا۔۔۔،

بے شک اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔۔۔!!!

"سوچو پھر وہ رب کس قدر اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے وہ کس قدر انہیں چاہتا ہے اور کس قدر ان

سے رحم سے پیش آتا ہے۔۔۔"

"ایک گناہگار جس نے کبھی اسے یاد تک نہ کیا لیکن جب ایک بار بھی کیا تو اسے اچھا لگا اور معاف کر دیا اسے۔۔۔ جہاں پر ہماری سوچ ختم ہوتی ہے نا وہاں سے میرے رب کی شروع ہوتی ہے۔۔۔"

"نینا جس طرح میرا اللہ بہت رحیم و غفور ہے نا اسی طرح اس کا رسول بھی بہت رحم دل تھے۔۔۔ ان کے جیسا اخلاق والا آج تک کوئی نہیں آیا دنیا میں۔۔۔ اللہ نے انہیں بے مثال بنایا تھا وہ جیسے کہتے ہیں نا پرفیکٹ۔۔۔ میں تمہیں ان کی زندگی کا ایک قصہ سناتا ہے ویسے تو ان کے تمام معجزات اور تمام باتیں بے مثال تھیں لیکن مجھے ایک قصہ بہت پسند ہے جب میں نے وہ قصہ پڑھا تھا نا تو ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی تھی مجھ پر میں سوچ رہا تھا کہ اس وقت کے لوگ کتنے خوش نصیب تھے نا جنہیں کلمہ میرے نبی نے پڑھایا تھا۔۔۔"

"نینا کے آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔۔۔۔"

"ایک بار کا ذکر ہے ایک کفار عورت مکے میں رہتی تھی۔۔۔ اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بہت سی باتیں سنا کرتی تھی۔۔۔ کہ وہ جادو گر ہیں اور اپنی باتوں سے اپنے جادو سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں۔۔۔ وہ کہتا ہے خدا ایک ہے اس کی عبادت کرو۔۔۔ اور ایسی کئی باتیں وہ سنا کرتی تھی۔۔۔ لیکن اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا ہوتا۔۔۔ پہلے کے وقت میں کعبہ شریف میں کفاروں نے اپنے بت رکھے ہوتے تھے۔۔۔ تو وہ بوڑھی عورت کعبہ شریف میں جاتی ہے اور اپنے بت کے پیروں میں سر رکھ کر دعا کرتی ہے کہ میں نے ہمیشہ تیری عبادت کی ہے اور اب میں نہیں چاہتی ہوں کہ عمر کے آخری حصے میں میں تجھ

سے غافل ہو جاؤں غم یہ ہے مجھے کہ کوئی محمد ہے ہاشم گھرانے میں وہ کہتا ہے کہ خدا بس ایک ہے سارے زمانے میں میں چاہتی ہوں تو اس کی ہستی کو مٹا دے تاکہ پھر کوئی اس کا نام نہ لے۔۔۔۔۔"

"یہ دعا کر کے وہ اپنے گھر آ جاتی ہے۔۔۔ کافی دن گزر جاتے ہیں کچھ نہیں ہوتا تو پھر وہ سوچتی ہے کہ وہ یہ شہر ہی چھوڑ دے۔۔۔ یہ ارادہ کر کے وہ اپنا سامان ایک گٹھر میں باندھ لیتی ہے اور دروازے پر بیٹھ کر کسی کا انتظار کرنے لگتی کہ کوئی معذور ملے تو اس سے یہ گٹھا اٹھا کر میں یہاں سے چلی جاؤں۔۔۔۔۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کعبہ شریف جاتے تھے۔۔۔۔۔ جب ان کا اس بوڑھی عورت کے گھر کے پاس سے گزر ہوتا ہے تو وہ بوڑھی عورت انہیں دیکھ اپنے پاس بلاتی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی آواز سن کر ان کے پاس جاتے ہیں وہ پوچھتی کون ہو۔۔۔؟

"تو آپ کہتے ہیں معذور ہوں اماں۔۔۔۔۔۔۔"

"تو وہ کہتی کہ معذور ہو تو میری یہ گٹھری اٹھا کر مجھے میری منزل تک پہنچا دو میں تمہیں خوش کر دوں گی معذوری تمہاری دے کر۔۔۔۔۔"

"آپ گٹھری اٹھا لیتے ہیں اور چلنے لگتے ہیں سارے راستے وہ عورت اللہ کے نبی کے بارے نا جانے کیا کیا کہتی ہے لیکن آپ خاموشی سے سنتے جا رہے ہوتے ہیں منزل پر پہنچ کر بوڑھی عورت خوش ہوتے ہوئے کہتی ہے کہ دل میں جو تمنا تھی اب وہ پوری ہو گئی محمد تو محمد اس کے ساتھیوں سے بھی دور ہو گئی۔۔۔۔۔"

"پھر اس کے بعد وہ آپ کو معذوری دینے لگتی ہے تو آپ لینے سے انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی کام تھوڑی تھا جس کی میں معذوری لوں اگر کوئی اور خدمت میں تو بتائے میں وہ بھی کروں پوری۔۔۔۔"

"پھر اس کے بعد آپ جانے کے لیے اجازت مانگتے ہیں تو وہ بوڑھی عورت آپ کو روک لیتی ہے اور کہتی ہے کہ چلے جانا پہلے میری بات تو سنتے جاؤ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر روک جاتے ہیں۔۔۔ وہ بوڑھی عورت ان سے کہتی ہے کہ تم بہت معصوم ہو میں تمہیں ایک بات سے آگاہ کر رہی ہوں کہ مکے میں کوئی لڑکا ہے ہاشم گھرانے کا جس کا نام محمد ہے وہ اپنے باتوں سے لوگوں کو اپنا بنا لیتا ہے اس لیے تم اس سے بچ کر چلنا اس کی باتیں مت سننا بوڑھی عورت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصیحت کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔ میں وہ منظر سوچتا ہوں کہ جو سب نصیحت کیا کرتے تھے آج انہیں ایک بوڑھی عورت نصیحت کر رہی تھی انہیں کے بارے میں اور خاموش تھے پورے راستے خاموش ایک لفظ نہیں کہا۔۔۔۔ پھر اس کے وہ عورت پوچھتی ہے تم نے مجھے اپنے بارے میں نہیں بتایا کیا نام ہے تمہارا۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔ کیا کرتے ہو۔۔۔؟

"اور ایسے کئی سوال وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتی ہے۔۔۔۔"

"آپ سر ہو جھکا کر کہتے ہیں کہ میں کیا نام بتاؤں اور کیا کام بتاؤں میں بندہ ہوں خدا کا اور میں ہی محمد ہوں۔۔۔ اور میرا کام دنیا والوں کو یہ بتانا ہے کہ خدا واحد ہے اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔۔۔۔ بوڑھی عورت جب یہ سنتی ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ اور وہ اسی وقت آپ پر ایمان لے آتی ہے اور کلمہ پڑھ لیتی ہے۔۔۔۔"

"اسحاق صاحب ٹہر ٹہر کرتا رہے تھے آج بھی یہ واقعہ بتاتے ہوئے ان پر عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔۔۔ انکھوں سے آنسوؤں تیزی سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔"

"نینا ساکت سی انہیں سن رہی تھی۔۔۔ اس کا دل یکدم دھڑکنا بھول گیا تھا اس کو اپنا وجود محسوس نہیں ہو رہا تھا اشک بہہ بہہ کر رخسار کو بھگور رہے تھے۔۔۔۔ اسے اس کی روح کہیں اور ہی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ کافی دیر تک دونوں یوں ہی خاموش بیٹھے رہے کمرے میں صرف دونوں کے رونے کی آواز گونج تھی۔۔۔۔ کچھ دیر نینا وہاں بیٹھی اور اس کے بعد وہ اٹھ کر رسمی علیک سلیک کے بعد وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔"



Don't Copy Paste Without my Permission!!

Special Episode

www.urdu novelsmania.com

#ناول۔ سکون۔ قلب



#از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

#قسط۔ نمبر۔ 10



"نینا گھر آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔۔۔"

"کیا واقع اسلام سچا مذہب ہے۔۔۔؟"

"وہ خود سے سوال کرنے لگی۔۔۔"

"کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے موبائل اٹھایا اور کچھ ٹائپ کرنے لگی۔۔۔ کچھ ہی لمحوں کے بعد اسکرین پر کئی ویڈیوز نظر آنے لگی۔۔۔ نینا نے ایک ویڈیو اوپن کی دوسری کی تیسری کی اور کافی دیر تک وہ ان کو ویڈیوز کو دیکھتی رہی آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔ نینا موبائل بیڈ پر اچھال دیا اور شکست خور انداز میں بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی۔۔۔"

"کیا واقع یہ سب صحیح ہے جو میں کر رہی ہوں۔۔۔ یا وہ صحیح تو جو میں پہلے کرتی تھی۔۔۔؟"

"بابا صحیح کہتے تھے یا پھر اسحاق انکل ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔؟"

"اگر ہمارا مذہب ٹھیک ہے تو لوگ ہمارے مذہب کی طرف مائل کیوں نہیں ہوتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی طرف کیوں مائل ہوتے ہیں یہ سب لوگ جن کو سنائیں نے دیکھا میں نے انہوں نے اسلام مذہب ہی کیوں اختیار کیا۔۔۔ اگر ہم ٹھیک ہے تو وہ ہمارے طرف کیوں نہیں آئے کیوں ہندو، عیسائی، سب اسلام قبول کرتے ہیں کیوں۔۔۔؟"

"کیا واقع یہ بت ہمیں کچھ نہیں دیتے۔۔۔ کیا واقع ہمارا مذہب صحیح نہیں ہم غلط راہ پر ہیں۔۔۔۔؟"

"نینا تمہیں کیوں لگتا ہے کہ یہ بت پتھر کا ایک بت تمہیں سب دیتا ہے۔۔۔؟"

"ایسے ہی کئی سوال وہ خود سے کر رہی تھی۔۔۔ جب اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔۔۔"

"نینا کے ذہن میں ماضی کسی فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"کچھ سال پہلے۔۔۔"

"نویس دسویں جماعت کے امتحانات قریب تھے۔۔۔ نینا پوری توجہ سے اپنے پیپرز کی تیاری میں مشغول تھی۔۔۔"

"نینا تمہیں کیا لگتا ہے اس بار تمہاری کیا پوزیشن آئے گی۔۔۔؟"

"وہ لوگ اس وقت کالج کے عقبی حصے میں ایک بیچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ جب ماہانے نینا نے پوچھا۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ میری پوزیشن ہمیشہ کی طرح آگئی۔۔۔ فرسٹ۔۔۔ وہ فخریہ انداز میں بولی۔۔۔"

"تمہیں اتنا یقین کیسے ہے۔۔۔؟"

"ماہانے اس کے یقین پر حیرت سے پوچھا۔۔۔"

"کیونکہ میں نے بھگوان سے دعا کی ہے۔۔۔ وہ مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔"

"ایک بات کہوں برا نہ مانو تو۔۔۔؟" ماہانے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ہاں ضرور میں کیوں برا مانوں گی۔۔۔ اس نے شانے اچکائے۔۔۔"

"نینا تمہیں کیوں لگتا ہے یہ بت ایک پتھر کا بت تمہیں سب دیتا ہے۔۔۔؟"

"ماہمت جما کرتے ہوئے بولی وہ اس کے رد عمل سے واقف تھی شاید جبھی احتیاط برت رہی تھی۔۔۔"

"اب ایسا تو مت ہو یا ر اور میری بچپن سے لے کر اب تک کی تمام خواہشات پوری ہوئیں ہیں میں نے جو مانگا مجھے ملا ہے اور مانگا جب بھگوان سے تو دیا بھی تو انہوں نے ہی نا۔۔۔ نینا نے اس کے سوال پر حیرت سے اسے دیکھا اور پھر جواب دیا۔۔۔"

"ایسا نہیں ہے نینا۔۔۔ میں تمہیں ایک قصہ سناتی ہوں۔۔۔"

ماہاچند لمحے ٹہری اور پھر بولنا شروع کیا۔۔۔ تم جانتی ہو حضرت ابرہیم علیہ السلام ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوتے ہیں جہاں بت تیار کیے جاتے ہوتے ہیں۔۔۔ ان کا گھرانہ بت پرستی ہی کرتا ہوتا ہے۔۔۔ لیکن حضرت ابرہیم سوچتے ہوتے ہیں کہ جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ یہ سوال بار بار ان کے ذہن میں آتا تھا۔۔۔ اور ایک بار جب ان کے والد کی طبیعت خراب ہوئی تو ان کے کہنے پر وہ بت بیچنے چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ بت لے لو لیکن نہ تو یہ بولتا ہے نہ چلتا ہے نہ سنتا ہے لیکن پھر بھی یہ مجھ سے خرید لو۔۔۔ تو لوگ انہیں مارتے اور کہتے کہ تم کیا کہہ رہے ہو تو وہ کہتے ہیں سچ کہہ رہا ہوں کیا یہ بولتا ہے۔۔۔؟

"کیا سنتا ہے۔۔۔؟ یا پھر یہ چلتا ہے۔۔۔؟ وہ اس طرح کے کئی سوال سے کرتے ہیں اور لوگ نفی میں سر ہلاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں پھر کیسے یہ تمہاری خواہشات پورا کرے گا جو خود کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ ایک بار ایسا ہوتا ہے سب لوگ میلے پر جاتے ہیں تو آپ بت خانے میں جا کر بتوں کو توڑ

دیتے ہیں اور کھلاڑی کو بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیتے ہیں۔۔۔ جب لوگ واپس آتے ہیں تو دیکھتے ہیں بت ٹوٹے ہوئے ہیں اور کھلاڑی بڑے بت کے کندھے پر رکھی ہے۔۔۔ لوگ چوکیدار سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ شاید ابرہیم آیا تھا۔۔۔ لوگ آگ بگولا ہو جاتے اور آپ کو بلاتے ہیں اور پوچھتے ہیں یہ سب تم نے کیا۔۔۔؟

"تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ اس بڑے بت سے پوچھ لو۔۔۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیسے بول سکتے ہیں۔۔۔۔"

آپ کہتے ہیں ہو سکتا ہے سب کو انہوں نے ہی توڑا ہو دیکھو کھلاڑی ان کے کندھے پر ہے۔۔۔۔ لوگ کہتے ہیں تم پاگل ہو یہ چل نہیں سکتے۔۔۔ تو آپ مسکرانے لگتے ہیں اور کہتے ہیں یہی تو میں کہہ رہا ہوں اگر یہ بول نہیں سکتے چل نہیں سکتے سن نہیں سکتے تو کیسے یہ خدا ہو سکتے ہیں۔۔۔؟

"ماہا پہلی بار اس سے مذہب کے بارے میں بات کر رہی تھی۔۔۔ اور اسے کافی حد تک اندازہ تھا کہ نینا ناراض ہوگی لیکن وہ اپنی دوست کو صحیح راستے پر لانا چاہتی تھی۔۔۔"

"ماہا بس بہت ہو گیا یہ سب صرف کہانیاں ہے ایسا کچھ نہیں ہوا تھا میں کافی دیر سے تمہیں برداشت کر رہی ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم کچھ بھی کہو۔۔۔ کچھ لمحیں خاموش رہنے کے بعد وہ غصے سے بولی۔۔۔"

"نینا یہ کہانیاں نہیں ہے یہ سچ ہے وہ ہمارے نبی تھے۔۔۔ نینا تم غلط راہ پر ہو پلیز لوٹ آؤ اس کی طرف جس نے تمہیں بنایا ہے میں نہیں چاہتی تم جہنمی لوگوں سے ہو جاؤ۔۔۔ ماہا بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔"

"میں نے کبھی تمہارے مذہب کے بارے میں کچھ نہیں کہا تو تم کیوں کہہ رہی ہو اور (For Kind)

Your Information) کہ غلط راہ پر میں نہیں غلط راہ پر تم ہو۔۔۔" "نینا سختی سے بولی۔۔۔"

"میں کیسے سمجھاؤں تمہیں۔۔۔۔ ماہانے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔۔۔"

"کیسے بھی نہیں میں صحیح ہوں میں جانتی ہوں اور تم کون ہوتی ہو مجھے مذہب سیکھانے والی۔۔۔ میں نے

تمہیں اچھا دوست سمجھا اور تم۔۔۔۔"

"میں تمہاری دوست ہی ہوں اور ایک اچھے دوست ہونے کے ناطے میرا فرض ہے تمہیں صحیح

راستہ دیکھانا۔۔۔ ماہا اس کی بات کاٹتے ہوئے نرمی سے بولی۔۔۔۔"

"تم۔۔۔۔ مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی ہے میں جا رہی ہوں آئندہ کبھی مجھ سے بات مت

کرنا۔۔۔ نینا اپنی کتابیں سمیٹتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔"

"نینا تمہارے لیے اللہ سے دعا کروں گی کہ وہ تمہیں نیک راستے پر چلائے اور تمہیں ایمان نصیب

کریں۔۔۔"

"ماہا کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔۔"

"اس کے بعد نینا اور ماہا کی کبھی بات نہیں ہوئی تھی ماہا کو شش بھی کرتی تو نینا اس سے بات نہیں کرتی

اور اس کے بعد ماہا حیدر آباد شفٹ ہو گئی اور نینا اپنی زندگی میں مصروف ہو گئی اتنی کہ اسے یاد ہی نہیں

رہا کہ اس کی کوئی دوست ماہا بھی تھی۔۔۔۔"

"ماہا۔۔۔" "نینا کے آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔۔۔۔"

"کیا واقع ہمارا رب کوئی اور ہے۔۔۔؟"

"نینا خود سے ہمکلام تھی۔۔۔"

"کیوں میں بے سکون رہی ہو؟۔۔۔ کیوں اس فقیر نے کہا کہ اللہ کو تلاش کرو۔۔۔؟۔۔۔ اور

کیوں میں نے اس کی بات پر عمل کیا جب کہ میں تو اس پر یقین نہیں رکھتی تھی۔۔۔؟"

"کیوں میں اسحاق انکل کے گھر جاتی ہوں۔۔۔؟۔۔۔ کیوں ان کی باتیں مجھے سچ لگتی

ہیں۔۔۔؟۔۔۔ کیوں مجھے اپنا مذہب غلط لگنے لگا ہے۔۔۔؟۔۔۔ کیوں میرے ذہن میں مذہب کو

لے کر اتنے سوالات آتے ہیں۔۔۔؟۔۔۔ میں سب کیا کر رہی ہوں کیوں کر رہی ہوں یہاں اس

لیے تو نہیں آئی تھی۔۔۔؟ کیوں میں اتنی الجھ جاتی ہوں۔۔۔؟ کیوں اللہ اور اس کے رسول کے

بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔۔۔؟۔۔۔ کیوں سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر ایمان لے

آتے ہیں۔۔۔؟۔۔۔ کیوں وہ بوڑھی عورت ان کے صرف اس بات کے اقرار پر ایمان لے آئی کہ

وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔۔۔؟۔۔۔ ایسا کیا تھا ان میں جو سب ان کی طرف مائل ہو جاتے

تھے۔۔۔؟ اور ایسی کیا کشش ہے جو مجھے اسحاق صاحب کے گھر جانے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔۔؟۔۔۔؟

"کیا یہ کشش کافی نہیں کہ اسحاق صاحب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کرتے

ہیں ان کی بات کرتے ہیں۔۔۔؟"

"نینا خود میں ابھی خود سے بہت سے سوالات کر رہی تھی جب اس کے دل سے آواز آئی۔۔۔۔"

"وہ ٹھٹھک کر رہ گئی چند لمحے لگا کہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔ ان کے وجود کے اندر ایک عجیب ہی طوفان برپا تھا وہ ایک بھنور میں محسوس کر رہی تھی خود کو اور کافی جدوجہد کے بعد بھی اس بھنور سے نکل نہیں پار رہی تھی۔۔۔ وہ فیصلہ نہیں کر پار رہی تھی وہ جانتی تھی وہ راہ غلط ہے جس پر وہ چل رہی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ محمد کا رب بھی سچا ہے اور محمد بھی سچے ہیں۔۔۔ لیکن بس اعتراف کرنا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا کیونکہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرنا اس کے لیے اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔"

"کافی دیر تک وہ یونہی بے وجہ بیٹھی رہی اور روتی رہی روتے روتے اس کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں۔۔۔ لیکن وہ کوئی بھی فیصلہ نہیں کر پار رہی تھی۔۔۔ وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔"

[LRI] [PDI] [LRI] [PDI] [LRI] [PDI] [LRI] [PDI]

"اگلے کئی دن تک وہ یونیورسٹی نہیں گئی اور نہ ہی اسحاق صاحب کے گھر گئی۔۔۔ وہ بس اپنے کمرے میں خاموش گم سم سی بیٹھی رہتی اور ناجانے کیا سوچ سوچ کر روتی رہتی۔۔۔ پوچھا اسے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ اور اس کے گھر والوں کو اس بات سے مخفی رکھنا اسے ٹھیک نہیں لگا تو اس نے ویشال کمار کو کال کی اور ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا۔۔۔ انہوں نے جلد وہاں آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔ پوچھا کو لگا تھا کہ ویشال کمار اسے سنبھال لیں گے۔۔۔ وہ انہیں کچھ بتا دے گی۔۔۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ کہ ویشال کمار بھی اسے نہیں سنبھال سکتے تھے اب۔۔۔۔"



"نینا۔۔۔"

"نینا کو آج کافی دن بعد یونیورسٹی میں دیکھ کر ذوالقرنین اسے آواز دیتا ہوا اس کے قریب آگیا۔۔۔"

"جی۔۔۔ وہ پھکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔"

"آپ کہاں تھیں اتنے دن۔۔۔ گھر بھی نہیں آئی اور نہ ہی یونیورسٹی۔۔۔؟"

"ذوالقرنین نے اس کی سوچی ہوئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"بس طبعیت ٹھیک۔۔۔ نہیں تھی۔۔۔ کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے نظریں چراتے ہوئے

کہا۔۔۔"

"نینا انسان کے دل کا حال اس کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔۔۔ آپ کے چہرے اور آنکھوں

کو دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا ہے کہ آپ کسی الجھن میں مبتلا ہیں۔۔۔ اور وہ الجھن کیا ہے وہ شاید میں بھی

جانتا ہوں۔۔۔ نینا تم خود یہ بات جانتی ہو کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے۔۔۔ تم اپنی منزل کے بہت

قریب ہو۔۔۔ تمہیں بس اعتراف کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔ نینا کچھ لمحوں تنہائی میں بیٹھ کر آنکھیں

بند کر کے اپنے دل سے پوچھیے گا۔۔۔ کہ آپ کو کس راہ پر جانا ہے۔۔۔ کیا صحیح ہے کیا غلط۔۔۔ پھر دل

جو کہے وہ راہ چن لینا۔۔۔ اس طرح آپ کی الجھن اور پریشانی ختم ہو جائے گی۔۔۔ امید ہے میری بات

سمجھ آئی ہوگی۔۔۔ اب میں چلتا ہوں۔۔۔ وہ رسائیت سے بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔"

"نینا کافی دیر اس جگہ کو ساکت کھڑی دیکھتی رہی جہاں پر وہ کچھ دیر پہلے کھڑا تھا۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"گھر آ کر نینا نے وہی کیا جو اسے ذوالقرنین نے کہا تھا۔۔۔ وہ صحیح کہہ رہا تھا۔۔۔ جو فیصلہ وہ اتنے دن میں نہیں کر پائی تھی آج وہ فیصلہ اس نے چند لمحوں میں کر لیا تھا اور اب وہ اپنی تمام پینٹنگز کو ایک بیگ میں رکھ رہی تھی۔۔۔ جب پوجا کمرے میں آئی۔۔۔"

"تم کہاں لے جا رہی ہو ان کو۔۔۔؟"

"پوجا حیرت سے پوچھا۔۔۔"

"وہی جہاں انہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

"نینا نے بیگ دونوں ہاتھوں میں اٹھالیا۔۔۔ اور باہر آ گئی۔۔۔"

"لیکن کہاں۔۔۔؟"

"پوجا قدرے نا سمجھی سے بولتی ہوئی کمرے سے نکل آئی۔۔۔"

"جلانے۔۔۔ نینا اب ایک کالی چادر اپنے گرد لپیٹ رہی تھی۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔؟"

"پوجا کو شک ڈلگا۔۔۔۔"

"اگر نہ جلائیں تو ایک دن اس آگ میں ان کی جگہ میں ہوں گی۔۔۔ اور میں ایسا کبھی چاہتی۔۔۔ نینا نے بیگ اٹھایا اور گھر سے نکل گئی۔۔۔ پوجا حیرت سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔"



"اس وقت وہ اسحاق صاحب کے گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔ اسحاق صاحب اسے اس وقت دیکھ کر حیران ہوئے تھے کیونکہ وہ ہمیشہ ظہریا عصر کے بعد آتی تھی اور آج عشاء ہونے والی تھی۔۔۔ اسحاق صاحب کے مقابلے میں اتنا حیران نہیں ہوا تھا شاید وہ اس کے آنے کی وجہ سے واقف تھا یا اسے ایسا لگتا تھا۔۔۔ اسے آئے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی لیکن وہ جب سے آئی تھی خاموش بیٹھی تھی۔۔۔ اسحاق صاحب کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کرتے رہے لیکن جب وہ کچھ نہیں بولی تو اسحاق صاحب نے کچھ نا سمجھی کے عالم میں اسے دیکھا۔۔۔ نینا نے اسحاق صاحب کو اپنی طرف دیکھتے دیکھا تو اس نے اپنی بنا کچھ کہے اپنی بند مٹھی کھول دی۔۔۔ اسحاق صاحب کی نظر اس کے ہاتھ گئی جس میں کسی جلی ہوئی چیز کی راکھ تھوڑی سی راکھ رکھی ہوئی تھی۔۔۔ اسحاق صاحب ہے لب مسکرا اٹھے تھے۔۔۔"

"یہ دیکھ کر انہیں سمجھنے میں ایک لمحہ نہیں لگا تھا کہ وہ ان کے پاس کس لیے آئی ہے۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیں۔۔۔ اب صرف ان کے لب ہل رہے تھے۔۔۔ نینا کے کانوں میں بس اسحاق صاحب کے کلمہ پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔ اس نے ان کے ساتھ کلمے کو دہرانا شروع کر دیا۔۔۔ نینا نے جب یہ دیکھا تو اس کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر دوڑی

تھی۔۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کتنی خوبصورتی گواہی ہے نا "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

کتنی خوبصورت گواہی ہے نا کہ ایک غیر مسلم کو مسلم بنا دیتی ہے ایک بھٹکے ہوئے کو راہ دیکھ دیتی ہے۔۔۔۔۔ بس ایک گواہی اس کی پوری دنیا بدل دیتی ہے۔۔۔۔۔"



Don't Copy Paste Without my Permission!!



#ناول۔ سکون۔ قلب



#از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

#قسط۔ نمبر۔ 11



"ایک نئی زندگی مبارک ہو۔۔۔ اسحاق صاحب نے آنکھیں کھولتے ہوئے پر مسرت لہجے میں کہا۔۔۔"

"اللہ اپنی بات پر قائم رہتا ہے۔۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے مانگوں تمہیں عطا کرونگا۔۔ ماہا نے اللہ سے یسنا کے لیے ایمان مانگا تھا اس کو سیدھی راہ پر لانے کی دعا مانگی تھی اور آج اللہ نے اس کی دعا سن لی تھی۔۔ ہر دعا کا مقرر وقت ہے اور وہ اسی وقت پر قبول ہوتی ہے۔۔ کوئی بھی دعا اللہ رد نہیں کرتا بس انسان کو صحیح وقت کا انتظار کرنا چاہیے بے شک وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔۔"

"شکریہ۔۔۔ وہ نم آنکھوں سے مسکرا رہی تھی۔۔"

"کلمہ پڑھتے ہوئے جو سکون اسے نصیب ہوا تھا نا اسے لگایہ وہی سکون ہے جس کے لیے وہ اتنے سال ترستی آرہی تھی۔۔ خوشی سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔۔ اگر کوئی اس وقت اس سے پوچھتا کہ سکون کیسے پایا جاتا ہے تو یقیناً وہ کلمہ پڑھنے لگتی۔۔"

"میں نے کہا تھا نا تم سے کہ انسان کا سفر اللہ سے شروع ہے اور اللہ پر ہی ختم ہے۔۔ دیکھو تمہارا سفر اللہ کی تلاش سے شروع تھا اور اسی پر آکر ختم ہو گیا۔۔ یہ کلمہ اس بات کی گواہی ہے کہ تم نے اپنی منزل پالی۔۔ ان گمراہیوں سے بھرے راستے سے ان اندھیروں بھری راہوں سے نکلنے کے لیے اللہ نے تمہیں نور جیسی روشنی سے نوازا ہے۔۔ یہ نور تمہیں اندر ہے تمہارے دل میں تمہیں روح میں تمہارے ضمیر میں جو تمہیں اللہ کی طرف جانے کا راستہ دیکھاتا رہا ہے۔۔ یہ سب اللہ کی مرضی سے ہوتا آ رہا ہے۔۔ اس لیے آج سے تمہارا نام نور ہے نور العین۔۔ اسحاق صاحب نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا۔۔"

"نینا نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔۔ اس کے پاس لفظ نہیں تھے وہ کن لفظوں میں اللہ کا شکر ادا کرے کن لفظوں میں اسحاق صاحب کا شکر ادا کریں اور کن لفظوں میں وہ اپنی کیفیت کو بیان کریں۔۔۔ جو احساس وہ محسوس کر رہی تھی وہ احساس بہت ہی خوبصورت اور نایاب تھا۔۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"نینا اس وقت کہاں سے آرہی ہو تم۔۔۔ کہاں گئی تھیں اور ساری پینٹنگز کہاں ہیں۔۔۔؟"

"نور کے گھر واپس آتے ہی پوجا سوالوں کی برسات شروع کر دی۔۔۔"

"جہاں انہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ نور کا چہرہ ہر تاثر سے پاک تھا۔۔۔"

"لیکن کہاں۔۔۔؟"

"پوجا نے تعجب سے پوچھا۔۔۔"

"میں نے وہ اب پینٹنگز جلا دی ہیں۔۔۔ نور اطمینان سے کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔"

"کی۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ جلا دی۔۔۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے ناکیا ہوتا جا رہا ہے تمہیں۔۔۔ پوجا

صدے کی حالت میں بولتی ہوئی اس کے پیچھے کمرے میں آگئی۔۔۔"

"ٹھیک ہوں میں اور دماغ بھی اب ٹھیک ہو چکا ہے جیسا کیا ہے اور بہت سوچ سمجھ کر کیا

ہے۔۔۔ اس کے اطمینان میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔؟"

"پوجانے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"اگر میں ایسا نہیں کرتی تو ایک دن اس آگ میں وہ نہیں میں ہوتی۔۔ اور میں ایسا ہرگز نہیں

چاہتی۔۔۔ نور نے رک کر اسے دیکھا۔۔۔"

"کیا بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو تم۔۔۔ پوجا قدرے حیرانی سے بولی۔۔۔"

"تم نہیں سمجھو گی ابھی صبر رکھو آہستہ آہستہ سب سمجھ آ جائے گا۔۔۔ نور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔"

"کچھ پل پوجا اسے یونہی بے یقینی کے عالم میں دیکھتی رہی اور پھر کمرے سے نکل گئی۔۔۔"

LRI PDI LRI PDI LRI PDI

"اگلے دن وہ دونوں یونیورسٹی سے ساتھ واپس آرہے تھے جب نین نے اسے مخاطب کیا۔۔۔۔۔"

"مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے اپنے دل کی سنی اور صحیح راستے کا انتخاب کیا۔۔۔ نین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہم لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ نور بولی۔۔۔"

"کس سے اور کیوں۔۔۔؟"

"نین نے رک کر قدرے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ڈیڈ سے، اگر انہیں علم ہوا اس بات کا تو نجانے وہ کیساری ایٹ کریں گے۔۔۔ نور پریشانی سے بولی۔۔"

"نور تم نے اللہ کے اپنا سب قربان کیا ہے اور اللہ تمہاری اس قربانی کو رائیگاں نہیں جانے دے گا بس تم قائم رہنا اسلام پر۔۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اور اللہ کے سوا کسی کا خوف اپنے سے میں مت رکھنا۔۔ تمہیں یاد ہے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ کس طرح ان پر ظلم ڈھائے گئے تھے مگر وہ قائم رہے اور آج ان کا کیا رتبہ ہے یہ بھی تم جانتی ہو اسی طرح نبی بی آسیہ اللہ پر ایمان لائیں تو فرعون نے ان پر بہت ظلم کیا مگر وہ ظلم برداشت کرتی رہیں فرعون نے طرح طرح کے ظلم کیے انہوں شدید تکلیف پہنچائی انہیں مگر وہ قائم رہیں اور اللہ کی نظر سرخرو ہو گئی۔۔۔ تمہیں بھی بس قائم رہنا ہے اللہ پر اس کے رسول پر اس کے کلمے۔۔۔ یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اللہ تمہاری قربانی کو کچھی رائیگاں نہیں جانے دے گا تم جب اس سے مدد چاہو گی وہ کرے گا۔۔۔ ذوالقرنین رسائیت سے بولا۔۔"

"نور خاموشی سے سر ہلانے لگی۔۔"

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

"انکل پتہ نہیں اسے کیا ہوا ہے مجھے تو سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔۔۔ آپ جانتے ہیں اس نے اپنی پینٹنگز تک جلادی ہیں۔۔۔ پوجا پریشانی سے بولی۔۔۔"

"نہیں بیٹا وہ مزاق کر رہی ہوگی بس تم سے ورنہ تم تو جانتی ہو پینٹنگز اس کا عشق ہے وہ انہیں کیسے جلا سکتی ہے۔۔۔ ویشال صاحب ہولے سے مسکرائے۔۔"

"انکل پہلے مجھے بھی لگا تھا کہ وہ شاید مزاق کر رہی ہے مگر ایسا نہیں ہے اس نے سچ میں ایسا کیا ہے اور دن بہ دن عجیب ہوتی جا رہی ہے۔۔۔ آج بھی میرے ساتھ یونیورسٹی سے واپس نہیں آئی ہے وہ نجانے کہاں ہوتی ہے کس کے ساتھ ہوتی ہے میرے تو کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔ یونیورسٹی سے واپس آ کر وہ باہر چلی جاتی ہے اور آپ جانتے ہیں اس نے اسکا روف اور ہنا شروع کر دیا تھا کچھ دن پہلے اور اب اب وہ چادر اور ڈھنسنے لگی ہے۔۔ نہ وہ اسٹائلش کپڑے پہنتی ہے نہ کچھ اور پتہ نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے۔۔ پوجا تفصیل سے بولی۔۔"

"کب آتی ہے وہ۔۔۔؟"

"ویشال صاحب اس بار سنجیدگی سے بولے۔۔۔"

"جب اس کا دل کرتا ہے۔۔۔ پوجا نے شانے اچکائے۔۔۔"

"ڈیڈ آپ یہاں۔۔۔ آپ کب آئے۔۔۔؟؟"

"نور نے ویشال صاحب کو دیکھ کر قدرے حیرانی سے پوچھا۔۔۔"

"بس کچھ دیر پہلے ہی آیا ہوں۔۔۔ کیسی ہو تم۔۔۔؟"

"ویشال صاحب نے اس کی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا جو ایک کالے رنگ کی چادر کو اپنے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں آپ سنائیں آپ کیسے ہیں اور ماما کیسی ہیں۔۔ وہ نہیں آئیں آپ کے ساتھ۔۔۔؟"

"نور آگے بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔۔ مگر تمہیں کیا ہوا ہے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی۔۔ وہ خفگی سے بولے۔۔۔"

"پہلے انہوں پوجا کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا مگر جب خود انہوں نے اسے دیکھا تو حیران رہ گئے۔۔۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں ڈیڈ اور میری حالت کو کیا ہوا ہے۔۔۔ نور ہولے سے ہنسی۔۔۔"

"نینا تمہیں کیا ہوا ہے بیٹا۔۔۔ یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے اور پوجا بتا رہی ہے کہ تم نے اپنی پسینگڑ جلا دی ہیں۔۔۔ کیا یہ سچ ہے۔۔۔؟"

"وہ اب اسے پوچھ رہے تھے۔۔۔"

"جی سچ ہے۔۔۔ نور نے اپنا بیگ صوفے پر رکھا۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔۔؟"

"انہوں نے تعجب سے پوچھا۔۔۔"

"یہ بھی آپ پوجا سے پوچھ لیں اس کا بتایا تھا میں نے۔۔۔ نور نے پوجا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔۔۔ ویشال صاحب سنجیدگی سے بولے۔۔۔"

"کیونکہ۔۔۔۔ اللہ کو یہ کام پسند نہیں۔۔۔ نور کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد بولی۔۔۔"

"کیا کہا تم نے پھر سے کہنا۔۔۔ ویشال صاحب کو لگا انہوں نے غلط سنا ہے۔۔۔"

"اللہ کو پسند نہیں یہ کام اس لیے میں نے چھوڑ دیا۔۔۔ نور اطمینان سے بولی۔۔۔"

"تمہیں اندازہ ہے کیا کہہ رہی ہوں تم۔۔۔؟"

"وہ ضبط کرتے ہوئے بولے۔۔۔"

"جی مجھے اندازہ ہے۔۔۔ اور میں اپنے پورے ہوش و حواس میں ہوں۔۔۔ نور نے ہموار لہجے میں کہا۔۔۔"

"مجھے بتا سکتی ہو کس نے کہا تم سے یہ سب۔۔۔ اور یہ کیا باتیں کر رہی ہو تم نینا۔۔۔ اللہ کو نہیں پسند! کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا زرا سمجھاؤ گی مجھے۔۔۔؟؟"

"وہ اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولے۔۔۔"

"میری بات کا مطلب صاف ہے ڈیڈ اور اب میں نینا نہیں نور ہوں۔۔۔ نور العین۔۔۔ وہ ہمت جما کرتے ہوئے بولی۔۔۔"

"واٹ۔۔۔؟"

"ویشال صاحب بے یقینی کے عالم میں بولے۔۔۔"

"جی میں اسلام قبول کر چکی ہوں اور اب میرا نام نینا نہیں نور ہے۔۔۔ نور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔۔"

"چٹاخ۔خ۔خ۔خ۔۔۔"

"ایک زوردار آواز کے ساتھ انہوں نے نور کے منہ تھپڑ مارا۔۔۔"

"نور گال پر ہاتھ رکھتی ہوئی ایک طرف جھک گئی۔۔۔ بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔"

"پوچھا بے یقینی سے نور کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔ وہ مشتعل ہوئے۔۔۔"

"نور خاموشی سے آنسو بہاتی ہوئی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو غصے سے سرخ ہو چکے تھے۔۔۔"

"آج تک تم نے جو مانگا مجھ سے میں نے وہ تمہیں لا کر دیا۔ دنیا کہ ہر چیز تمہارے قدموں میں ڈال

دی۔۔۔ اور تم نے یہ صلہ دیا میری محبت کا۔۔۔؟

"وہ غصے سے پاگل ہو رہے تھے۔۔۔"

"ڈیڈ جس نے یہ دنیا بنائی ہے میں نے اس کا انتخاب کیا تو کیا غلط کیا۔۔۔؟

"نور آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔"

"تم غلط راہ پر نکل پڑی ہو۔۔۔ لوٹ آؤ ابھی بھی وقت ہے۔۔۔ اس بار وہ پہلے سے قدرے نرم لہجے

www.urdu novelsmania.com

میں بولے۔۔۔"

"غلط راہ پر تو پہلی تھی اب توفیق ہی اور صحیح راہ پر ہوں۔۔۔ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔"

"یہ چادر اوڑھ کر اور پیٹنگز جلا کر یہ سب بکواس کر کے تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ تم صحیح ہو اور ہم غلط

ہیں۔۔۔"

ویشال صاحب نے غصے و غم کے عالم میں اسے دیکھا۔۔۔"

"ڈیڈ میں کچھ نہیں ثابت کرنا چاہتی ہوں۔۔ اور آپ مجھے ایک بتائیں۔ کہ اگر کوئی میرا جسم دیکھے اس پر فقرے کسے تو کیا آپ کو اچھا لگے گا۔۔۔؟"

نہیں لگے گا اچھا تو پھر جس نے مجھے تخلیق کیا ہے جس نے بنایا ہے اسے کیسا لگتا ہوگا۔۔ اس نے تو مجھے سات پردوں میں بنایا ہے ڈیڈ۔۔ میں کیسے ان پردوں سے نکل سکتی ہوں۔۔ اپنے ہی ہاتھوں سے کیسے اپنی ہی بربادی کا سامان پیدا کر سکتی ہوں۔۔ ڈیڈ یہ ایک کالی چادر نہیں یہ ایک ڈھال ہے جو مجھے اس دنیا میں گھومتے درندوں سے اس دنیا میں گھومتے شیطانوں سے محفوظ رکھتی ہے۔۔ جو لوگوں کی بری نظروں سے مجھے محفوظ رکھتی ہے۔۔ کیا آپ مجھے محفوظ دیکھ کر خوش نہیں۔۔۔؟؟



Don't Copy Paste Without my Permission!!

www.urdu novelsmania.com

#ناول۔ سکون۔ قلب

#از قلم۔ اریبہ۔ شاہد

#قسط۔ نمبر۔ 12۔ سکینڈ۔ لاسٹ



"مجھے تمہاری ان فضول باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔ اور تم مجھے سمجھاؤ گی اب کہ کیا غلط ہے اور کیا صحیح۔۔۔ مجھے تم سے ہر گز یہ امید نہیں تھی۔ کہ تم یوں اس طرح میرے ارمانوں کا خون کرو گی۔۔۔ میری محبت کا یہ صلہ دو گی۔۔۔ کس دین کی بات کر رہی ہوں تم وہ لوگ خود غلط راہ پر ہیں اور ہمیں غلط کہتے ہیں۔۔۔ ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ہے واپس آ جاؤ ان گمراہیوں سے نکل کر یہ تمہارا جینا حرام کر دیں گیں۔۔۔ بھگوان تمہیں معاف نہیں کریں گے۔۔۔ نور جب بول چکی تو ویشال صاحب نے ایک بار پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔ وہ اپنی بیٹی کو کھونے سے ڈر رہے تھے۔۔۔"

"ڈیڈ گمراہیوں میں تو میں پہلے جی رہی تھی۔۔۔ آپ نے سچ کا کہا گمراہیوں میں جینا حرام ہے۔۔۔ آپ جانتے ہیں ان بائیس سالوں میں کل کی رات میں سکون سے سو سکی ہوں ان بائیس سالوں میں میں نے اتنا سکون کبھی محسوس نہیں کیا جتنا کل کیا ہے کیونکہ کل رات میں نے اس کا انتخاب کیا جو اس دنیا کا نظام چلا رہا ہے۔۔۔ اور اور رہی بھگوان کی بات تو وہ محض ایک پھتر ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔۔۔"

"نور ہے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔ ویشال صاحب نے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے ہی زینت بنا دیا۔۔۔"

"ایک لفظ نہیں۔۔۔ بہت سن لی تمہاری یہ بکواس اور نہیں۔۔۔ اگر یہی تمہارا آخری فیصلہ تو پھر چلی جاؤ یہاں سے اور کبھی اپنی شکل نے دیکھا نہ مجھے۔۔۔ جن سے سیکھ کر آئی ہو سب ان کے پاس جا کر رہو۔۔۔ بہت جلد تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گا لیکن جب وقت تمہارے ہاتھوں سے نکل چکا ہو گا۔۔۔ چلی جاؤ یہاں سے نینا آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔۔۔"

"نور بے یقینی کے عالم میں ویشال صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔ جن کا بس نہیں چل رہا تھا وہ نور کا قتل کر دیں۔۔۔"

"ڈیڈ آپ میری بات سمجھ۔۔۔"

"مجھے ڈیڈ کہنے کا حق اب تم کھوپ چکی ہو۔۔۔ وہ نور کی بات کاٹتے ہوئے درشتی سے بولے۔۔۔"

"آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔"

"اس گھر کی کسی چیز پر بھی اب تمہارا حق نہیں رہا۔۔۔"

"نور آنسو صاف کرتی ہوئی کمرے سے اپنا سامان لینے جا رہی تھی۔۔۔ جب ویشال صاحب کی پیچھے سے گرج دار آواز آئی۔۔۔"

"نور نے مڑ کر شکوہ کن نظروں سے انہیں دیکھا اور پھر آنسو پیتی ہوئی تیزی سے گھر سے نکل گئی۔۔۔"

"ویشال صاحب سر ہاتھوں میں گرا کر صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔ انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ انہیں اپنی زندگی میں کبھی کوئی ایسا دن دیکھنا پڑے گا۔۔۔"

LRI ❤️ PDI LRI ❤️ PDI LRI ❤️ PDI

"انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں انہوں ڈیڈ کسے کا حق کھو چکی ہوں۔۔ انہوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا اپنی بیٹی پر جس سے وہ سب سے زیادہ پیار کرتے تھے۔۔۔ میں نے ہمیشہ ان کی آنکھوں میں اپنے لیے

محبت پیار عزت دیکھی ہے لیکن آج ان کی آنکھوں میں بس نفرت تھی۔۔ ان کی نفرت مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔۔ میں کیسے سمجھاؤں کہ وہ غلط راہ پر ہیں۔۔ وہ نہیں سمجھ رہے ہیں میری بات کو انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا اور کہاں کبھی شکل نے دیکھا نہ کیا انہیں ان کا جھوٹا دین مجھ سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔؟

"نور کی ہچکیاں بندھ گئی۔۔۔"

"نور میری بات یاد ہے۔۔ میں نے کہا تھا اللہ اپنے پیارے بندوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔۔ اور وہ ہر ایک کو ہدایت نہیں دیتا بس وہ کچھ خاص ہوتے ہیں جن کو وہ چنتا ہے اپنی عبادت کے لیے۔۔ اور تم ہو وہ خاص۔۔ اسحاق صاحب نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔"

"تو کیا پھر اللہ میرے موم اینڈ ڈیڈ کو جہنم میں ڈال دیں گے۔۔۔ کیونکہ وہ تو ان کو نہیں مانتے۔۔۔ نور نے سر اٹھایا اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔"

"یہ تو اللہ کے کام ہیں اور وہی بہتر جانتا ہے یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔۔ اللہ پاک کو تمہارے ماں باپ کی کوئی بات پسند آجائے اور وہ انہیں بھی ایمان سے نواز دے۔۔ اسحاق صاحب ہولے سے مسکرائے۔۔۔"

"اگر ڈیڈ کی کوئی بات اللہ کو پسند نہیں آئی تو میں کہاں جاؤں گی۔۔ میرے پاس تو کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔۔ نور ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔"

"فکر مت کرو کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے اسے تسلی دی۔۔۔۔"

"نور کی اس بات پر وہ تھوڑے فکر مند ہو گئے تھے وہ نور کا یہاں کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور وہ اس کو اپنے گھر بھی نہیں رکھے سکتے تھے۔۔ کیونکہ ان کے گھر میں کوئی عورت نہیں تھی۔۔ اور انہیں ایسے رکھنا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔۔ روز کچھ دیر کے لیے آنے میں اور مستقل رہنے میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔ وہ اسی پریشانی میں مبتلا تھے جب نین نے انہیں مخاطب کیا۔۔۔"

"ماموں میری بات سنئیے گا زرا۔۔۔"

"چلو میں آ رہا ہوں۔۔ اسحاق صاحب نے کہا تو نین سر ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔"

"پریشان نہیں ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ انہوں نے نور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔ اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔"

"نور دل ہی دل میں اللہ سے مدد مانگنے لگی۔۔۔"

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

LRI LRI LRI LRI LRI LRI LRI LRI

"نکاح۔۔ کیا تم واقعہ سنجیدہ ہو۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نین کی بات پر حیران ہوئے۔۔۔"

"جی میں سنجیدہ ہوں۔۔ اور یہ میں کسی ہمدردی کی وجہ سے نہیں کر رہا۔۔۔"

"نین نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔"

"پھر۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نے پوچھا۔۔۔"

"میں محبت کرنے لگا ہوں اس سے اور بس ایک جائز طریقے سے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں

اسے۔۔۔ نین نے صاف گوئی سے کہا۔۔۔"

"کیا وہ واقف ہے اس بات سے۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب سنجیدگی سے بولے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نین نے جواب دیا۔۔۔"

"تم واقع سنجیدہ ہو۔۔۔؟"

"انہوں نے دل کی تسلی کے لیے پوچھا۔۔۔"

"جی۔۔۔ نین نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔"

"ٹھیک ہے میں بات کرونگا اس سے اگر وہ مان گئی تو ٹھیک ہے ورنہ میں زبردستی نہیں

کر سکتا۔۔۔ اسحاق صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ نین مسکرائے لگا۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

[LRI] ♥ [PDI] LRI ♥ [PDI] LRI ♥

"مجھے انگل نے بتایا آپ کی پیشکش کے بارے میں۔۔۔ اسحاق صاحب نے نور سے نکاح کے

بارے میں بات کی تو اس نے پہلے خود نین سے بات کرنا مناسب سمجھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ

نکاح وہ اس پر ترس کھا کر کرے۔۔۔"

"پھر آپ نے کیا سوچا۔۔۔؟"

"نین نے ایک نظر اسے دیکھا اور نظریں جھکا لیں۔۔۔"

"مجھے آپ سے پوچھنا تھا کہ آپ کہیں یہ سب مجھ پر ترس کھا کر تو۔۔۔ نہیں کر رہے کیونکہ میں نہیں

چاہتی آپ میری وجہ سے اپنی زندگی برباد کریں۔۔۔ نور بنا کسی تہید کے بولی۔۔۔"

"نہیں میں کوئی ترس کھا کر یا ہمدردی کر کے آپ سے نکاح نہیں کرنا چاہتا جو بات ہے میں وہ ماموں کو

بتا چکا ہوں اگر آپ چاہے تو میں آپ کو بھی بتا سکتا ہوں۔۔۔ نین نے آخری جملہ مسکراتے ہوئے

کہا۔۔۔"

"نہیں ابھی اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ نور تیزی سے بولی۔۔۔"

"نین مسکرائے لگا۔۔۔"

"پھر آپ نے کیا فیصلہ کیا۔۔۔؟"

"میری ممانی جان کہتی تھی کہ مشرقی لڑکیوں کی خاموشی کا مطلب ہاں ہوتا ہے۔۔۔ کیا میں آپ کی

خاموشی کو ہاں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ کچھ دیر جواب کا انتظار کرنے کے بعد نین نے مسکراتے ہوئے

کہا۔۔۔"

"نور ہنس دی۔۔۔"

[LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI]

"مبارک ہو۔۔۔ نکاح کے بعد نین کمرے میں داخل ہوتا ہوا بولا۔۔۔"

"آپ کو بھی۔۔۔ نور نے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔"

"نور میں ایک سیدھا سادہ سا انسان ہوں۔۔۔ اور تم سے پہلے میری زندگی میں کوئی نہیں آیا۔۔۔ کیونکہ میں سوچتا تھا کہ مجھ پر صرف اس کا حق ہوگا جس کو اللہ نے میرے لیے چن رکھا ہوگا۔ اور اللہ کا انتخاب تم ہو اور آج سے صرف تمہارا ہی حق ہے مجھ پر۔۔۔ نور رشتے نازک دور کی مانند ہوتے ہیں زرا سی غلط فہمی پر ٹوٹ جاتے ہیں۔۔۔ انہیں سنبھالنا مشکل ہے۔۔۔ کبھی بھی کوئی بھی بات ہو کوئی بھی تم سے کہے تو ایک بار مجھ سے اس بات کی تصدیق کر لینا کیونکہ اکثر وہ سب سچ نہیں ہوتا ہے جو ہم دیکھ رہے ہوتے ہیں یا ان رہے ہوتے ہیں۔۔۔ مجھے امید ہے تم اس دور کو ٹوٹنے نہیں دو گی۔۔۔ نین نے اس کا ہاتھ تھام کر قدرے نرم لہجے میں کہا۔۔۔"

"نور نے سر اثبات میں ہلادیا۔۔۔"

"میرے پاس تمہارے لیے کچھ ہے۔۔۔ نین کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔"

"نور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اب کمرے میں موجود الماری کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔"

"یہ تمہارے لیے۔۔۔ ایک بیگ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔"

"اس میں کیا ہے۔۔۔؟۔۔۔ نور نے پوچھا۔۔۔"

"خود دیکھ لو۔۔۔ نین مسکرایا۔۔۔"

"نور نے وہ بیگ کھولا تو اس میں ایک سیاہ رنگ کا عبا یا تھا اور ایک مہرون کمر کے غلاف میں

خوبصورت سا قرآن پاک لپیٹا ہوا رکھا تھا۔۔۔"

"نین یہ بہت پیارا ہے۔۔۔ نور خوشی سے بولی۔۔۔"

"مجھے اس سے بہتر تحفہ نہیں ملا تمہارے لیے۔۔۔ نین محبت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔ واقعہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔ نور اب قرآن پاک کھول کر دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"شکریہ کہ ضرورت نہیں۔۔۔ نین بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔"

"مگر مجھے یہ پڑھنا نہیں آتا۔۔۔ نور ادا اس ہوئی۔۔۔"

"میں ہوں نا۔۔۔ تو فکر کیسی۔۔۔ نین نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"نور دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ اللہ نے اسے ایک بہترین ساتھی سے نوازا بے شک جب وہ کچھ لیتا ہے تو اس سے بہتر چیز سے نوازتا ہے۔۔۔"



"نینا۔۔۔"

"نینا نہیں نور العین۔۔۔ نور نے پوجا کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا۔۔۔"

"تم کرنا کیا چاہتی ہو یا تم جانتی بھی ہو انکل آنٹی تمہیں لے کر کتنے پریشان ہیں۔۔۔ میں نے انکل کو کل سے زیادہ پریشان کبھی نہیں دیکھا پلیز سمجھو تم ایک ایسی چیز کے پیچھے جا رہی ہو جس کو وجود ہی نہیں ہے۔۔۔ پوجا تیز لہجے میں بولی۔۔۔"

"اس کا وجود ہے بس تمہارے پاس وہ آنکھ نہیں ہے وہ دل نہیں ہے جس سے تم اسے دیکھ سکو اور محسوس کر سکو۔۔۔۔۔ نور ترکی بہ ترکی بولی۔۔۔۔۔"

"تم خود کو برباد کر رہی ہو۔۔۔۔۔ پوجا کی آواز بلند تھی۔۔۔۔۔"

"میں خود کو برباد نہیں آباد کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ نور نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔"

"نکل آؤ اس سب سے وہاں گھٹن ہے بہت تم نہیں رہ سکو گی۔۔۔۔۔ پوجا نے پھر سے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔"

"گھٹن نہیں ہے وہاں اللہ ہے۔۔۔۔۔ نور کے ہونٹوں پر ہلکی سے مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ اچھا یا ر آنٹی سے بات کر لو وہ پریشان ہیں بہت۔۔۔۔۔ پوجا جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔۔"

"یہ لو۔۔۔۔۔ کال ایڈنڈ کر لی ہے انہوں نے۔۔۔۔۔ پوجا نے فون اس کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔"

"پوجا میں کیا سن رہی ہوں۔۔۔۔۔ سندھیا بیگم تیز لہجے میں بولیں۔۔۔۔۔"

"جوسنا ہے آپ نے سب سچ ہے۔۔۔۔۔ نور اطمینان سے بولی۔۔۔۔۔"

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے پاگل ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ وہ چلائیں۔۔۔۔۔"

"نہیں میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے ماما آپ لوگ میری بات کو سمجھے آپ جس راہ پر ہیں وہ غلط ہے۔۔۔۔۔ نور انہیں سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔"

"اب تم ہمیں سمجھاؤ گی کیا غلط ہے اور کیا صحیح۔۔۔۔۔ خود کو برباد مت کرو۔۔۔۔۔ اگر یونہی چلتا رہا تو تم خود کو برباد کر لو گی۔۔۔۔۔ کچھ نہیں رہے گا تمہارے پاس یہ دنیا بہت ظالم ہے اکیلی لڑکی کا جینا مشکل ہے یہاں

سنبھل جاؤ۔۔۔ ورنہ تمہارے ڈیڈی تمہیں جانیدا سے عاق کر دیں گے۔ انہوں نے اسے ڈرانا چاہا۔۔۔"

"میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گی۔۔۔ کر دیں جو کرنا ہے مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔ اور میں اکیلی نہیں ہوں۔۔۔ نور مستحکم لہجے میں بولی۔۔۔"

"کیا مطلب اکیلی نہیں ہو۔۔۔؟۔۔۔ سندھیا بیگم نا سمجھی سے بولیں۔۔۔"

"مطلب کہ میں نے نکاح کر لیا ہے اور سب سے بڑھ کر میرا اللہ میرے ساتھ ہے دعا ہے وہ آپ کو بھی ہدایت دے اور نیک راہ پر چلائے۔۔۔ نور نے اطمینان سے کہا۔۔۔"

"ٹھیک ہے پھر مرچکی ہو تم آج سے ہمارے لیے اور ہم تمہارے لئے آئندہ رابطے کی کوشش نے کرنا جو ہمارے مذہب کا نہیں وہ ہمارا نہیں۔۔۔ سندھیا بیگم نے غصے سے فون بند کر دیا۔۔۔"

"نور کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔۔"

"تمہیں زرا بھی افسوس نہیں ہے جو تم کر رہی ہو یا جو کر چکی ہو اور کس سے نکاح کر لیا تم نے اتنی جلدی۔۔۔ تم مزاق کر رہی ہو۔۔۔؟"

"پو جا حیران ہوئی۔۔۔"

"نہیں ہے افسوس اور میں کوئی مزاق نہیں کر رہی۔۔۔ نور نے آنکھوں کی نمی کو چھپاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔"

"کس سے نکاح کیا تم نے۔۔۔؟"

"پو جا حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"ذالقرنین سے۔۔۔ نور نے اطمینان سے جواب دیا۔۔۔"

"ایلا کا کز۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ پوجا کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے جواب دے دیا۔۔۔ اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔"

"پوجا حیرت سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔"

"نکاح۔۔۔ نین۔۔۔ کے ساتھ۔۔۔ ایلا وہاں سے گزر رہی تھی جب اس کے کانوں سے نور کی آواز

ٹکرائی۔۔۔ اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔۔۔"

"ایلا۔۔۔ تم کیا ہوا ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔۔ کچھ ہوا ہے۔۔۔؟"

"پوجا نے ایلا کو دیکھا تو بے اختیار پوچھ بیٹھی۔۔۔"

"ٹھیک ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ ایلا چونک کر بولی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔"

"نجانے کیا ہو گیا ہے سب کو۔۔۔؟۔۔۔ پوجا نے شانے اچکائے اور کلاس میں چلی گئی۔۔۔"


www.urdu novelsmania.com

[LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI] [LRI] ❤️ [PDI]

Don't Copy Paste Without my Permission!!

Long Episode 🎭🎭🎭

ناول۔ سکون۔ قلب

از قلم۔ اریبہ۔ شاہد 

قسط۔ نمبر۔ 13۔ آخری



"نین میں یہ کیا سن رہی ہوں تم نے۔۔۔ نینا سے شادی کر لی ہے۔۔۔ آریو میڈ۔۔۔ ایلا نین پر برس پڑی۔۔۔"

"آئی ایم ناٹ میڈ۔۔۔ اور تم نے صحیح سنا ہے۔۔۔ نین۔ نے اطمینان سے کہا۔۔۔"

"مگر کیوں تم جانتے نہیں وہ۔۔۔"

"وہ اسلام قبول کر چکی ہے۔۔۔ اور اب اس کا نام نور ہے۔۔۔ نین نے اس کے جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی جواب دے دیا۔۔۔"

"مگر کب۔۔۔؟"

"ایلا حیران ہوئی۔۔۔"

"کافی دن ہو گئے ہیں۔۔۔ نین نے جواب دیا۔۔۔"

"مگر نین تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔ تم تو مجھ سے۔۔۔"

"واٹ ڈیوین میں تمہارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔ نین اس کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولا۔۔"

"تم۔۔ تم۔۔ تو مجھ سے محبت۔۔۔"

"ایلا میں تمہارے ساتھ ہوتا ہوں اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں میں نے کبھی کہا تم سے ایسا۔۔ نہیں نا تو پھر میں نے سوچا بھی نہیں کبھی ایسا تمہارے بارے میں میں تو۔۔ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ نین آخری کے جملے میں زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"نور سے۔۔۔ ایلا ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی۔۔۔"

"یو نو تم سب ایک جیسے ہوتے ہو۔۔۔ جہاں خوبصورت لڑکی دیکھی نہیں دل دے بیٹھتے ہو۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ جنونی انداز میں بولی۔۔۔"

"فارگا ڈسک ایلا کہاں کی بات کہاں لے کر جا رہی ہو تم۔۔۔ تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔ اور اگر اس کی خوبصورتی سے مجھے محبت ہوتی تو مجھے اس سے پہلی نظر میں ہی محبت ہو جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا۔۔۔ مجھے اس سے اس لیے محبت ہے کیونکہ وہ اللہ سے محبت کرتی ہے۔۔۔ اس لیے محبت ہے کیونکہ اس نے اللہ کے لیے اپنا عیش و آرام چھوڑا ہے۔۔۔ اس کا دل اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔ نور کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ایک عجب سی مسکراہٹ تھی۔۔۔"

"مطلب تم اس سے محبت کرتے ہو اور میں سمجھتی رہی۔۔۔ کہ تم مجھ سے۔۔۔ اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔"

ہاں تو مطلب اب تم بھی مجھے چھوڑ رہے ہو سب کی طرح۔۔۔؟

"ایلا کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔"

"تم کیا کہہ رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے ایلا تمہیں کسی نے نہیں چھوڑا بلکہ تم نے خود سب کو چھوڑا ہے تم جانتی ہو ایلا تم بہت خود غرض ہو تمہیں صرف خود سے مطلب ہے نہ کہ کسی اور سے۔۔۔ تم صرف خود کو چاہتی ہو۔۔۔ تم آج تک صرف اس لیے اس طرح جیتی آئی ہو کہ تمہیں لگتا ہے اللہ نے تم سے تمہاری ماں چھین لی۔ ایلا کیا تم بھول گئی کہ اللہ پاک نے اپنی مقدس کتاب میں کیا فرمایا ہے۔۔۔ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔۔۔ انہیں کل نہیں تو آج اس دنیا سے جانا تھا کوئی بھی یہاں ہمیشہ کے لیے نہیں آیا نہ تم نہ میں اور نہ ہی وہ آئی تھیں۔۔۔ اللہ کی چیز تھی اس نے واپس لے لی۔۔۔ لیکن تم تو سچ بھول گئی ہو نا یہ نعمتیں جو دی ہیں اللہ نے تمہیں سب کیا تم نے کبھی شکر ادا کیا تھا جب وہ تمہارے پاس تھیں نہیں نا تو پھر ان کے جانے پر ایسا کیوں کر رہی ہو۔۔۔ تمہیں تو کوئی فرق نہیں پڑا نا کیونکہ تم بہت خود غرض ہو کر سوچنے لگی ہو۔۔۔ تم نے گھر چھوڑنے سے پہلے ایک بار بھی ماموں جان کے بارے میں سوچا۔۔۔؟ نہیں سوچا نا سوچتی بھی کیوں تمہیں صرف اپنی پرواہ تھی۔۔۔ تم نے نہیں دیکھا میں نے دیکھا ہے کہ وہ تمہیں یاد کر کے کس طرح روتے ہیں۔۔۔ کس طرح راتوں کو جاگ جاگ کر دعا کرتے ہیں لیکن کیا تمہیں فکر ہے اس بات کی۔۔۔ ایلا خدا کے واسطے خود کو برباد مت کرو ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔۔۔ نین نے آخری جملہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ایلا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔"

"میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا ایلا۔۔۔ تم میری ایک بہترین دوست ہو۔۔ اور تم خود سوچو کیا ممانی جان خوش ہوں گی تمہیں اس طرح دیکھ کر وہ ایسا تو نہیں چاہتی تھیں۔۔۔ لوٹ آؤ ایلاماں آج بھی تمہارے انتظار میں ہیں۔۔ امید کرتا ہوں تمہیں میری باتیں سمجھ آئیں ہوں گی۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

"اس بار اس نے قدرے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔"

"ایلا وہی پرگر گئی اور رونے لگی۔۔۔ وہ آج اسے اس کا اصل چہرہ دیکھا کر چلا گیا تھا حقیقت سے روشناس کروا کے گیا تھا۔۔۔"

[LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI]



"نور رو کیوں رہی ہو کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

"نین نور کو روتا ہوا دیکھ کر تیزی سے اس کے پاس آیا۔۔۔"

"ماما کی کال آئی تھی۔۔۔ نور روتے ہوئے بولی اور ساری بات نین کے گوش گزار دی۔۔۔"

"سب ٹھیک ہو جائے گا ان شاء اللہ تم فکر نہیں کرو۔۔۔ تم صحیح صرف یہ بات ذہن میں رکھو۔۔۔ نین نے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ ان شاء اللہ۔۔۔ نور نے گہری سانس لی۔۔۔"

"میں جب عبادت کرتی ہوں تو دھیان نہیں لگا پاتی ایسا کیوں ہے میں جب پوجا کرتی تھی تب تو ایسا نہیں ہوتا تھا میرے دھیان کہیں اور نہیں بھٹکتا تھا لیکن اب کیوں ایسا ہوتا ہے میں بار بار بھٹک جاتی ہوں۔۔۔"

"نور کچھ پریشان نظر آرہی تھی۔۔۔"

"ایمان اور محبت کی بات ہے بیٹا پہلے تمہارے پاس ایمان نہیں تھا تو شیطان کا وہاں کام نہیں تھا لیکن اب تمہارے پاس ایمان ہے تو پھر شیطان تو ایمان والوں کو ہی بھٹکاتا ہے ناجس کے پاس ایمان نہیں جس کے دل میں اللہ کے لیے محبت نہیں تو پھر شیطان کا وہاں کیا کام۔۔۔ اسحاق صاحب نے پیار سے سمجھایا۔۔۔"

"اس کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے اب۔۔۔ نور معصومیت سے پوچھنے لگی۔۔۔"

"تم جانتی ہو جو اللہ کے قریب ہوتے ہیں شیطان ان کو زیادہ بھٹکاتا ہے تاکہ وہ شخص اللہ سے دور ہو جائے۔۔۔ اب اللہ سے دور تو نہیں ہونا چاہو گی نا تم۔۔۔؟"

"اسحاق صاحب نے پوچھا تو نور نے زور سے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔"

"ہاں تو پھر شیطان کو ہرانے کی کوشش جاری رکھو اللہ کو کوشش پسند آگئی تو وہ بہت خوش

ہوگا۔۔۔ اسحاق صاحب نے شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا۔۔۔"

"نور مسکرا دی۔۔۔"

"باباجان۔۔۔ ایلا کی آواز پر انہوں نے چونک کر سامنے دیکھا۔۔۔"

"اسحاق صاحب خاموشی سے اسے دیکھنے لگے جواب قریب آکر ان کے پیروں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔"

"باباجان آئی ایم سوری میں نے آپ کو بہت تنگ کیا ہے مجھے معاف کر دیں میں نے ہمیشہ آپ کی

بات کو رد کیا پلیز مجھے معاف کر دیں میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ ایلا کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ

رہے تھے۔۔۔"

"بیٹا میں تم سے ناراض ہی نہیں ہوں۔۔۔ تمہاری اس حالت کا فہم میں بھی ہوں۔۔۔ معافی تم اللہ سے

مانگو۔۔۔ مجھ سے نہیں۔۔۔ اسحاق صاحب نے اسے اٹھا کر صوفے پر بیٹھایا۔۔۔"

"باباجان اللہ مجھ سے ناراض ہے وہ مجھ سے بہت ناراض ہے۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔ ایلا نے

روتے ہوئے کہا۔۔۔"

"بیٹا اللہ کو منانا اتنا مشکل تو نہیں۔۔۔ اسحاق صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔"

"لیکن جب وہ سخت ناراض ہو تو اتنا آسان بھی نہیں۔۔۔ ایلا نے بھرائی ہوئی آواز میں جواب

www.urdu novelsmania.com

دیا۔۔۔"

"اسحاق صاحب نے نور کی طرف دیکھا تو اس نے سر اثبات میں ہلایا اور ایلا کو لے کر کمرے میں

آگئی۔۔۔"

"ایلا تم ایک بہت اچھی لڑکی ہو۔۔۔ تمہیں کیوں نہیں لگتا اللہ پاک تمہیں معاف نہیں کریں

گے۔۔۔ انکل مجھے کہتے ہیں وہ اپنے بندوں سے بہت پیار کرتے ہیں اور تم مجھے ہی دیکھ لو کیا کچھ نہیں

کیا میں نے لیکن آج میں سکون میں ہوں۔۔۔ نور اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔"

"نور تمہارے اور میرے حالات بالکل الگ ہیں۔۔۔ تم جانتی ہو میں نے کبھی وہ اذیت محسوس نہیں کی جو کل رات کی مجھے پتہ ہی نہیں چل سکا کب کیسے میں اللہ سے اتنی دور ہو گئی لیکن جب معلوم ہوا تو وہ بہت خفا ہو چکا تھا مجھ سے نور اللہ سے دوری کی اذایت بہت بری اذایت ہوتی ہے۔۔۔ جب اللہ اتنا ناراض ہو جائے کہ ہم سے ہر طرح کا اختیار چھین لے تو بہت اذایت محسوس ہوتی ہے۔۔۔ نماز پڑھو تو بھی نہیں لگتا کہ اللہ سے ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہو تو لفظ نہیں ملتے رونا چاہو تو آنسو ساتھ نہیں دیتے اور جب دعا کے لئے ہاتھ تو سر شرم سے سجدے میں گر جاتا ہے۔۔۔"

بہت اذایت محسوس ہوتی ہے جب اللہ ناراض ہو اور ہم چاہ کر بھی اسے منانہ سکے۔۔۔۔۔ ایلا پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔"

"نوریہ آنسو میرے سجدے میں نہیں گرتے اب میں معافی مانگنا چاہتی ہوں مگر مجھے لفظ نہیں ملتے ہیں میں کیا کروں۔۔۔ وہ مجھے معاف نہیں کرنا چاہتا میں نے اسے بہت دکھ دیے ہیں وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔ میں نے بابا جان کا نین کا سب کا دل دکھایا ہے۔۔۔ ایلا کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔۔۔"

"ایلا میں زیادہ کچھ نہیں جانتی بس یہ جانتی ہوں کہ اللہ اپنے بندوں سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔ اور ایک دن انہیں ضرور معاف کر دیتا ہے ایلا میں نے سنا ہے اللہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے۔۔۔ تم سوچو اگر آٹھ ہوتی اور تم کوئی غلطی کر دیتی پھر جب معافی مانگتی تو وہ ناراض ہوتیں کیونکہ ناراض ہونا ان کا حق ہے لیکن وہ معاف بھی کر دیتی کیونکہ وہ زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہ سکتیں اسی

طرح اللہ ہے وہ بھی نہیں رہتا ہے ناراض۔۔۔ تم اسے منانے کی کوشش جاری رکھو وہ پسند کرے گا تمہاری اس کوشش کو۔۔۔ نور دھیے لہجے میں بولی۔۔۔

"نور۔۔۔ تم بہت اچھی ہو۔۔۔ نین خوش قسمت ہے واقع۔۔۔ ایلا نے اسے گلے لگایا۔۔۔"

"نور مسکرا دی۔۔۔"

[LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI]

"بابا جان ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ اللہ نے ہمیں معاف کر دیا ہے اور وہ ہم سے ناراض نہیں ہے اب۔۔۔؟"

"ایلا نے اسحاق صاحب سے پوچھا۔۔۔"

"بیٹا جب تمہارے دل کو قرار آ جائے دل سکون اور ایک عجب سی خوشی محسوس کرے تو سمجھو اب اللہ ناراض نہیں کیونکہ اللہ کی ناراضگی دل کو بے سکون اور بے چین کر دیتی ہے۔۔۔ اسحاق صاحب نے قدرے نرم لہجے میں جواب دیا۔۔۔"

"ایلا سوچ میں پڑ گئی۔۔۔"

[LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI] [LRI] ♥ [PDI]

"میرے پاس تمہارے لیے کچھ ہے۔۔۔ نین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"نور نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"یہ تمہارے لیے۔۔۔ نین نے ایک بیگ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔"

"اس میں کیا ہے۔۔۔؟"

"نور نے پوچھا۔۔۔"

"نین نے شانے اچکائے۔۔۔"

"نور نے بیگ کھولا تو اس میں ہر قسم کے کلرز تھے۔۔۔"

"نین آپ جانتے ہیں میں یہ سب چھوڑ چکی ہوں۔۔۔ اس نے بیگ بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"جانتا ہوں لیکن میں نے یہ اس لیے تو نہیں دیے یہ تو کسی اور کام کے لیے ہیں۔۔۔ نین نے جواب دیا۔۔۔"

"نور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔"

"چلو میرے ساتھ۔۔۔ نین اس کا ہاتھ تھام کر اسے ایک کمرے میں لے آیا۔۔۔ وہاں بہت سی کینوس رکھے ہوئے تھے۔۔۔ اور دیواروں پر خوبصورت خوبصورت کیلیگرافی لگی ہوئی تھی۔۔۔"

"واؤ نین یہ سب آپ نے بنائی ہیں۔۔۔؟"

"نور کیلیگرافیز دیکھنے لگی۔۔۔"

"جی۔۔۔ تھوڑی بہت کر لیتا ہوں کیلیگرافی۔۔۔ نین نے شانے اچکائے۔۔۔"

"بہت خوبصورت ہے۔۔۔ نور مسکرائی۔۔۔"

"آپ سے تم بھی یہی کرنا۔۔ اللہ کا نام لکھنا اس سے تمہیں بھی خوشی ملے گی اور اللہ کو بھی۔۔۔ نین نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔"

"آپ نے یہ کام کس سیکھا۔۔۔؟"

"نور مڑتے ہوئے بولی۔۔۔"

"ممافی جان سے۔۔ انہیں بہت شوق تھا۔۔ وہ اکثر لکھا کرتی تھیں اللہ کا نام۔۔ اور جب وہ لکھتی میں اور ایلا ان کے پاس جا کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔۔ اس طرح پوچھ پوچھ کر دیکھ دیکھ کر آگئی تھوڑی بہت۔۔۔ یہ کچھ نہیں ہیں وہ کیلیگرافی دیکھ رہی ہو سامنے والی وہ ممافی جان نے کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔۔۔ نین نے سامنے کی اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔"

"بہت خوبصورت ہے۔۔۔ اس کا مطلب کیا ہے۔۔۔؟"

"نور نے کیلیگرافی کو چھوتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"اور ہم تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔۔۔"

"نین اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔"

"نین آپ جانتے اس آیت نے میری زندگی بدل دی ہے۔۔۔ یہ آیت میرے لیے بہت خاص ہے۔۔۔ نور مڑتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔"

"میرے لیے بھی۔۔۔ نین نے مسکراتے ہوئے اپنے دونوں بازو اس کے گرد لپیٹ لیے۔۔۔"

"نور اس کے حصار میں خود کو محفوظ محسوس کر کے مسکرا دی۔۔۔"



"ایلا۔۔۔ مجھے خوشی ہوئی کہ تمہیں دیکھ کر دیر سے ہی صحیح تمہیں سمجھ تو آئی۔۔۔ نین نے کہا۔۔۔"

"نین مجھے معاف کر دینا اس دن میں نے تمہارے ساتھ بہت برابر تاؤ کیا ناجانے کیا کیا کہہ دیا۔۔۔ ایلا شرمندگی سے بولی۔۔۔"

"معافی کی ضرورت نہیں ایلا غلطی میری بھی تھی۔۔۔ نین نرمی سے بولا۔۔۔"

"نین تم اور نور واقعہ ساتھ میں بہت اچھے لگتے ہو۔۔۔ آج مجھے یقین ہو گیا کہ جوڑے واقعہ آسمانوں پر بنتے ہیں۔۔۔ ایلا مسکرائی۔۔۔"

"بے شک۔۔۔ نین مسکرایا۔۔۔"

"فخر نہیں کرو تمہارے لیے بھی اللہ پاک نے کسی کو سنبھال کر رکھا ہوگا جو صرف تمہارا ہوگا۔۔۔ تم سے سچی محبت کرے گا۔۔۔ نین اسے خاموش پا کر مسکرا کر بولا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ ایلا مسکرا دی۔۔۔"



"کچھ دن بعد۔۔۔"

"میرے پاس آپ سب کے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔۔ سب شام کی چائے سے لطف اندوز

ہو رہے تھے۔۔۔ جب نین نے پرجوش انداز میں کہا۔۔۔"

"کیسا سرپرائز۔۔۔؟۔۔۔ ایلا نے پوچھا۔۔۔"

"اس رمضان ہم سب عمرے پر جا رہے ہیں۔۔۔ نین نے خوشی سے بتایا۔۔۔"

"واقع۔۔۔؟۔۔۔ نور کو لگا اس نے غلط سنا ہے۔۔۔"

"سچ میں۔۔۔ نین نے جواب دیا۔۔۔"

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔۔۔ اسحاق صاحب نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔۔۔"

{LRI} {PDI} {LRI} {PDI} {LRI} {PDI} {LRI} {PDI}



"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔ تو نے میری تمام دعائیں قبول کر لیں۔۔۔ تیرا شکر یہ میرے اللہ تم بہت رحیم ہے۔۔۔ تو نے ایلا کو میرے پاس واپس بھیج دیا میرے اللہ اس کے نصیب اچھے کرنا۔۔۔ اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمانا۔۔۔ یا اللہ میں نے سوچا نہیں تھا کہ کبھی میں یہاں کھڑا ہو کر تجھ سے گفتگو کر سکوں گا۔۔۔ لیکن آج میں ہوں یہاں میرا یقین کرنا مشکل ہے لیکن بے شک تو وہ کرتا ہے جو انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ اسحاق صاحب صحن حرم میں اللہ سے محو گفتگو تھے۔۔۔"

"یا اللہ مجھے معاف کر دے بے شک تو بڑا رحیم و غفور ہے۔۔ میں نے اپنی آدھی زندگی تجھ سے غافل رہ کر گزار دی مجھے معاف کر دینا۔۔ یا اللہ آج میں وہ سکون وہ قرار محسوس کر رہی ہوں۔۔ جو شاید تیری ناراضگی دور ہو جانے پر ملتا ہے۔۔ یا اللہ میں نے نہیں سوچا تھا تو مجھ جیسی بندی کو بھی اس بڑی نعمت سے نوازے گا میری لاکھ برائیوں کو نظر انداز کر کے تو نے مجھے اس جگہ کی دید بخشی ہے۔۔ میں بہت خوش ہوں اتنی خوش کے میرے پاس وہ لفظ نہیں کہ اپنی خوشی کو بیان کروں۔۔ یا اللہ مجھے اپنی پناہ میں رکھنا۔۔ ایلا کعبے کے سامنے کھڑی روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی۔۔"

"یا اللہ تیری شان بہت زالی ہے۔۔ جس چیز کا انسان کو وہم و گمان تک نہیں ہوتا وہ سوچتا ہے کہ شاید یہ ممکن نہیں مگر تو اس چیز کو ممکن بنا دیتا ہے۔۔ مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کو تو نے پورا کر دیا۔۔ اور مجھے نور العین جیسا تحفہ دیا یا اللہ تیرا یہ تحفہ مجھے بہت عزیز ہے تو ہم سب کے دلوں میں اپنی محبت ڈال دے۔۔ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرما۔۔ ذالقرنین آنکھیں بند کیے اس جگہ کے سکون کو محسوس کرتے ہوئے دعا کرنے میں لگن تھا۔۔"

www.urdu novelsmania.com

"یا اللہ کبھی سوچا نہیں تھا تو مجھے اتنی بڑی سعادت نصیب فرمائے گا۔۔ یہاں آنا تو ہر مسلمان کی خواہش ہے۔۔ لیکن سنا ہے یہاں پر بہت خوش نصیب لوگوں کو آنا نصیب ہوتا ہے۔۔ یا اللہ آج مجھے واقع لگ رہا ہے کہ میں خوش نصیب ہوں اور مجھے ناز ہے اس خوش نصیبی پر۔۔ یا اللہ میں تیری شکر گزار ہوں کہ تو نے اس گناہگار سی بندی کو اس سعادت سے نوازا۔۔ یا اللہ میں نے نہیں سوچا تھا کہ میری زندگی یوں کچھ پل میں بدل جائے گی۔۔ تو نے ذالقرنین کے روپ میں مجھے دنیا کا بہت

خوبصورت تحفہ دیا ہے۔۔۔ یا اللہ میری تیرا احسان کبھی نہیں اتار سکتی۔۔۔ یا اللہ ہم سب کو نیک راہ پر چلا میرے ماں باپ اور تمام لوگ جو راہ سے غافل ہیں ان سب کو سیدھی راہ دیکھا۔۔۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔۔۔ اللہ پاک سنا ہے تیرے لیے سب ممکن ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں ایک بار ماہا سے ملنا چاہوں گی مجھے راہ پر لانے میں بہت بڑا ہاتھ اس کا بھی ہے۔۔۔ یا اللہ میری اس دعا کو قبول فرما آمین۔۔۔ نور العین اللہ سے محو گفتگو تھی جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔"

"نور پیچھے مڑی تو اس کی نظر ایک خوبصورت سی لڑکی پر پڑی جو اس وقت سیاہ عبائے میں ملبوس کھڑی مسکراتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔"

"تمہیں یہاں دیکھ کر خوشی ہوئی۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ماہا۔۔۔؟۔۔۔ نور کچھ پل خاموش رہنے کے بعد حیرت سے بولی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے سر سے اثبات میں ہلایا۔۔۔"

"نور کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اللہ یوں بھی دعائیں قبول کر لیتا ہے۔۔۔ بے اختیار اس کی آنکھوں سے

تیزی سے آنسوؤں بہنے لگے۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔۔۔"

"ماہمجھے معاف کر دینا میں نے تمہارا بہت دل دکھایا ہے۔۔۔ اور تمہارا بے حد شکریہ تم نہ ہوتیں تو

شاید میں کبھی صحیح فیصلہ نہیں کر پاتی تمہاری ایک بات نے میری زندگی بدل دی ہے۔۔۔ شکریہ

تمہارا۔۔۔ نور اس سے الگ ہوتی ہوئی روتے ہوئے بولی۔۔۔"

"تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔۔ اور شکر یہ اللہ کا کرو۔۔ میں تو ایک وسیلہ تھی۔۔ میں بہت خوش ہوں سچ میں تمہیں یہاں دیکھ کر۔۔۔ ماہانے محبت سے کہا۔۔۔"

"یا اللہ تیرا تیرا شکر یہ تو نے مجھ گناہگار سی بندی کو سکونِ قلب جیسی نعمت سے نوازا۔۔۔ نور نے سر آسمان کی جانب اٹھایا اور نرم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔"

ختم۔ شد

